روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السّلام

جلد ۲

پرانی تحریریں - سُرمہ چشم آریہ
شحنۂ حق - سبز اشتہار

دیباچہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصانیف اس سے قبل رُوحانی خزائن کے نام سے ایک سیٹ کی صورت میں طبع ہو چکی ہیں لیکن ایک عرصہ سے نایاب ہونے کی وجہ سے اس بات کی شدّت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اس رُوحانی مائدہ کو دوبارہ شائع کر کے تشنہ روحوں کی سیرابی کا سامان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ اسکی دی ہوئی توفیق سے خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اب ان کتب کو دوبارہ سیٹ کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ کتب اکثر چونکہ اُردو زبان میں ہیں اور اُردو دان طبقہ کی اکثریت پاکستان میں ہے اس لئے مناسب تو یہ تھا کہ ان کتب کی اشاعت بھی پاکستان میں ہوتی۔ لیکن ناگزیر مشکلات کی وجہ سے مجبوراً بیرون پاکستان سے ہی ان کی اشاعت کا فیصلہ کرنا پڑا۔

اس ایڈیشن کے سلسلہ میں چند امور قابل ذکر ہیں۔

ا۔ قرآنی آیات کے حوالے موجودہ طرز پر (نام سورۃ : نمبر آیت) نیچے حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔

ب۔ سابقہ ایڈیشن سے محض کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔

ج۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی انگریزی عبارات کو صاف TYPE میں پیش کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو ان رُوحانی خزائن کے ذریعہ راہِ ہدایت نصیب فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کو قبولیت بخشے۔ آمین

خاکسار

الناشر

۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء

مبارک احمد ساقی ایڈیشنل ناظر اشاعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسّی تالیفات جو سیٹ کی صورت میں ۲۳ جلدوں میں شائع ہو رہی ہیں۔ اس سیٹ کی یہ دوسری جلد ہے۔ جو حضرت اقدس کی تالیفات میں سے "پرانی تحریریں"، "سرمہ چشم آریہ"، "شحنۂ حق"۔ اور "سبز اشتہار" پر مشتمل ہے۔ پرانی تحریریں ۱۸۷۹ء کی اور سرمہ چشم آریہ ۱۸۸۶ء کی اور شحنۂ حق ۱۸۸۷ء کی۔ اور سبز اشتہار ۱۸۸۸ء کی تالیف ہے۔

یہ وہ زمانہ تھا جبکہ پنجاب و ہندوستان میں آریہ سماج کی تحریک پورے شباب پر تھی۔ اور قرآن مجید اور بانئے اسلام پر بنگالہ کی بارش کے قطروں کی مانند اعتراضات ہو رہے تھے۔ علاوہ ازیں برہمو سماج اور عیسائیوں کی تحریکوں کا سارا زور بھی مسلمانوں کے خلاف صرف ہو رہا تھا اور مسلمان مخالفینِ اسلام کے حملوں کے آگے بے دست و پا شخص کی مانند تھے۔ اور وہ چند خواص جن کے دل میں اسلام کو ہدفِ مصائب و آلام دیکھ کر ٹیس اُٹھتی تھی وہ بھی ملّتِ اسلامیہ کی خستہ حالی اور بے بسی دیکھ کر شکوہ کر کے خاموش ہو جاتے تھے اور اسکی نشأۃِ ثانیہ سے قطعاً نا اُمید اور اس کی دوبارہ زندگی سے مایوس ہو چکے تھے۔ چنانچہ ۱۸۷۹ء میں مولانا حالی مرحوم نے مسدّس لکھی اور بطور ضمیمہ ایک عرضِ حال بصورت نظم تحریر فرمائی۔ اس میں آپ دینِ اسلام اور ملّتِ اسلامیہ کے متعلق فرماتے ہیں ؎

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے — پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے
جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کسریٰ — خود آج وہ مہمان سرائے فقراء ہے
وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے چراغاں — اب اس کی مجالس میں نہ بتّی نہ دیا ہے

جس دین کی حجّت سے سب ادیان تھے مغلوب — اب معترض اس دیں پہ ہر ہرزہ سرا ہے
ہے دین ترا اب بھی وہی چشمۂ صافی — دیندار وں میں پر آب ہے باقی نہ صفا ہے
عالم ہے سو بے عقل ہے جاہل ہے سو وحشی — منعم ہے سو مغرور ہے مفلس سو گدا ہے
وہ قوم کہ آفاق میں جو سر بفلک تھی — وہ یاد میں اسلاف کے اب رو بقضا ہے

بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکم قضا ہے

لیکن ایک مؤلف تھا جس کا دل اسلام کے لئے درد سے بھرپور اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس کا ذرّہ ذرّہ بزبانِ حال پکار پکار کر اپنے رب سے ملتجی تھا ؎

اے خداوند آؤ برما ابرِ نصرت ہا ببار — یا مرا بردار یارب زیں مقامِ آتشیں
ایں دو فکرِ دینِ احمدؐ مغزِ جانِ ما گداخت — کثرتِ اعدائے ملّت قلّتِ انصارِ دیں

لیکن ساتھ ہی اُسے کامل یقین تھا کہ قادرِ خدا اس کی مدد فرمائے گا اور اسے کامیابی بخشیگا اور روضۂ ملّت از سرِ نو سبز و شاداب ہوگا ؎

چوں مرا بخشیدۂ صدق اندریں سوز و گداز
نیست امیدم کہ ناکامم بمیرانی دریں

اور اس نے بہ بانگِ دہل یہ اعلان کیا کہ :۔

"خداوند تعالیٰ نے اس احقر عباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقّۂ قرآنی کو ہر قوم اور ہر مُلک میں شائع اور رائج فرمائے۔ اور اپنی حجّت ان پر پوری کرے۔۔۔۔ اور ہر ایک مخالف اپنے مغلوب اور لاجواب ہونے کا آپ گواہ ہو جائے"

(براہین احمدیہ حاشیہ ص۵۲۴)

اِس جلد میں جو کتب شائع کی جا رہی ہیں ان کے مطالعہ سے قارئین کرام پر واضح ہو جائے گا کہ

مؤلف مذہبی مباحثات کے میدان میں شیر ببر کی طرح گرجے اور تمام مخالفینِ اسلام کو مقابلہ کے لئے للکارا۔ اور بار بار چیلنج دیا کہ آؤ اور اپنی اپنی الہامی کتابوں کا قرآن مجید سے مقابلہ کرلو۔ اور بصورتِ مغلوبیت آپ نے ہزار ہا روپے دینے کا وعدہ بھی کیا۔ لیکن کسی کو آپ کے مقابلے پر آنے کا یارا نہ ہوا۔

اب ہم مندرجہ بالا کتب کے متعلق مختصر طور پر چند تعارفی کلمات لکھتے ہیں:۔

پُرانی تحریریں

یہ تحریریں ۱۸۷۹ء کی ہیں۔ اور ان میں اُس وقت کے اہم مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ یعنی ضرورتِ الہام۔ اور روح و مادہ حادث ہیں یا خدا تعالیٰ کی طرح قدیم اور انادی؟ اور ابطال مسئلہ تناسخ اور وید و قرآن مجید کا مقابلہ۔ اور یہ تحریریں اسی زمانہ میں مختلف رسائل اور اخبارات میں شائع ہوگئی تھیں لیکن کتابی صورت میں انہیں پہلی بار مرحوم و مغفور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الکبیر الاسدی رضی اللہ عنہ نے ۱۸۹۹ء میں شائع کیا۔ پھر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے ۱۹۲۵ء میں اسے دوبارہ شائع کیا۔ مؤخر الذکر ایڈیشن سے الشرکۃ الاسلامیہ نے کتابت کروائی ہے۔

سُرمہ چشم آریہ

مؤلف کتاب پسر موعود کے متعلق ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی شائع کرکے ابھی ہوشیارپور میں ہی مقیم تھے کہ لالہ مرلیدھر ڈرائنگ ماسٹر جو آریہ سماج ہوشیارپور کے رکن اور مدارالمہام تھے اُن کے اور مؤلف کتاب کے مابین ۱۱ر اور ۱۴ر مارچ ۱۸۸۶ء دو دن کے لئے مذہبی مباحثہ قرار پا گیا۔ جس کی شرائط اور مختصر روئیداد کتاب سُرمہ چشم آریہ کے از صفحہ ۴ تا ۹ میں درج ہے۔ اس کتاب میں معجزہ شق القمر۔ نجات دائمی ہے یا محدود۔ روح و مادہ حادث ہیں یا انادی اور مقابلہ تعلیمات وید و قرآن پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب کی اشاعت پر مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈووکیٹ اہل حدیث نے اپنے رسالہ اشاعۃ السُّنۃ میں جو تبصرہ لکھا تھا وہ

درج ذیل ہے:۔

سُرمہ چشم آریہ پر تبصرہ

"یہ کتاب لاجواب مؤلّف براہین احمدیہ میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کی تصنیف ہے۔ اس میں جناب مصنّف کا ایک ممبر آریہ سماج سے مباحثہ شائع ہوا ہے جو معجزہ شق القمر اور تعلیم وید پر بمقام ہوشیارپور ہوا تھا۔ اس مباحثہ میں جناب مصنّف نے تاریخی واقعات اور عقلی وجوہات سے معجزہ شق القمر ثابت کیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں آریہ سماج کی کتاب (وید) اور اسکی تعلیمات وعقائد (تناسخ وغیرہ) کا کافی دلائل سے ابطال کیا ہے۔ ہم بجائے تحریر ریویو اس کتاب کے بعض مطالب بہ نقل اصل عبارت ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں وہ مطالب بحکم "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" خود شہادت دینگے کہ وہ کتاب کیسی ہے۔ اور ہمارے ریویو لکھنے کی حاجت باقی نہ رہنے دیں گے ...... اور حمیت وحمایت اسلام تو اس میں ہے کہ ایک ایک مسلمان اس کتاب کے دس دس بیس بیس نسخے خرید کر ہندو مسلمانوں میں تقسیم کرے۔ اس میں ایک فائدہ تو یہ ہے کہ اصول اسلام کی خوبی اور اصول مذہب آریہ کی برائی زیادہ شیوع پائے گی۔ اور اس سے آریہ سماج کی ان مخالفانہ کارروائیوں کو جو اسلام کے مقابلہ میں کرتے ہیں روک ہوگی۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس کتاب کی قیمت سے دوسری تصانیف مرزا صاحب (سراج منیر وغیرہ) کے جلد چھپنے اور شائع ہونے کی ایک صورت پیدا ہوگی۔ ہم نے سنا ہے کہ اس وقت تک سراج منیر کا طبع ہونا عدم موجودگی زر کے سبب معرضِ التواء میں ہے۔ اور اس کے مصارف طبع کے لئے آمد قیمت سرمہ چشم آریہ کا انتظار ہے۔ یہ بات صحیح ہے تو مسلمانوں کی حالت پر کمال افسوس ہے کہ ایک شخص اسلام کی حمایت میں تمام جہان کے

اہل مذہب سے مقابلہ کے لئے وقف اور فدا ہو رہا۔ پھر اہلِ اسلام کا اس کام کی مالی معاونت میں یہ حال ہے۔"

(اشاعۃ السنۃ جلد ۹ نمبر ۵-۶ صفحہ ۱۴۵ تا ۱۵۸)

ہم نے اس کتاب سُرمہ چشم آریہ کی کتابت اس کے طبع اوّل مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر سے صفحہ بصفحہ کروائی ہے۔

شحنۂ حق

یہ کتاب مؤلف نے آریوں کے ایک رسالہ جس کا نام تھا "سُرمہ چشم آریہ کی حقیقت اور فن فریب غلام احمد کی کیفیت" کے ردّ میں لکھی۔ جو نہایت گندہ اور دل آزار اور سخت کلامی سے پُر تھا۔ جو چند قادیان کے ہندوؤں کی طرف سے باِمداد و اعانت لیکھرام پشاوری چشمہ نور امرتسر میں چھپا تھا۔ اور مؤلّف نے اس کا نام شحنہ حق رکھنے کی یہ وجہ بیان فرمائی ہے۔

"چُونکہ ہمارے اس رسالہ میں ان کی بے جا نکتہ چینیوں پر تنبیہ کا تازیانہ جڑنا اور الزام ملامت کا ہنٹر تاڑ تاڑ مارنا قرین مصلحت سمجھا گیا ہے اسلئے اس رسالہ کا نام بھی شحنہ حق رکھا گیا ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ آریوں کے آوارہ طبع لوگوں کے سیدھا کرنے کے لئے شحنہ کا حکم رکھتا ہے۔ اور ظریفانہ طور پر اس رسالہ کا ایک اور نام بھی رکھا گیا ہے اور وہ یہ ہے۔

آریوں کی کسی قدر خدمت

اور

ان کے ویدوں اور نکتہ چینیوں کی کچھ ماہیّت

الشرکۃ الاسلامیہ نے اس رسالہ کی کتابت بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان کے ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۲۳ء سے کروائی اور پروفوں کی تصحیح کے وقت اس کا مقابلہ شحنہ حق بار دوم سے کیا گیا۔ بکڈپو تالیف کے شائع کردہ رسالہ میں حاشیہ متعلق صفحہ ۴۲ شحنہ حق

جس میں ہندو و آریہ نام کا بیان" مضمون شائع ہوا ہے۔ رسالہ کے آخر میں لگایا گیا ہے۔ اور شحنہ حق بار دوم میں یہی حاشیہ اصل مقام پر صفحہ ۳۰ تا ۳۵ میں درج ہے اسیطرح تاریخ طبع مصنف بار دوم میں حاشیہ متعلق صفحہ ۴۶ سے پہلے درج ہے اور بار دوم کے صفحات حاشیہ پر دے دیئے گئے ہیں۔

سبز اشتہار

یہ اشتہار مؤلف نے ان نکتہ چینیوں کے جواب میں لکھا۔ جو بعض مخالفین نے بشیر اوّل کی وفات پر کیں۔ مثلاً کہ یہ وہی بچہ تھا۔ جس کی نسبت اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء اور ۸ اپریل ۱۸۸۶ء اور ۷ اگست ۱۸۸۷ء میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اور اس میں مصلح موعود کے نام اور اس سے متعلقہ پیشگوئی کی وضاحت کی گئی۔ ہم نے اس کی کتابت مطبوعہ بار اوّل سے صفحہ بہ صفحہ کرائی ہے۔ جس پر مرحوم و مغفور پیر منظور محمدؓ رضی اللہ عنہ نے اپنے قلم سے لکھا ہے "یہ اصل اشتہار ہے جسکی کاپی اور پروف خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے پڑھے"۔

اس اشتہار کا اصل نام "حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر" ہے لیکن اس کے سبز کاغذ پر طبع ہونےکی وجہ سے سبز اشتہار کے نام سے مشہور ہو گیا۔

خاکسار
جلال الدین شمس

اِنڈیکس مضامین

مختصر انڈکس مضامین

(مرتبہ:- جلال الدین شمس)

پرانی تحریریں

الف

اللہ:-

اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے دیکھو زیر (خ)

اللہ تعالیٰ القہار ہے - " " (ق)

اللہ تعالیٰ کی صفات " " (ص)

آریہ سماج:-

۱- آریہ سماج کا پہلا اصول جو مدارِ تناسخ ہے یہ ہے کہ دنیا کا کوئی پیدا کرنیوالا نہیں اور سب ارواح مثل پرمیشر کے قدیم اور انادی ہیں - ص۶

۲- آریہ سماج کا یہ اصول ہے کہ ہر نئی دنیا میں تمام وہ ارواح جو سرشٹی گذشتہ میں مکتی پانے سے رہ گئے تھے - وہ تمام کے تمام اپنے کرموں کا پھل بھوگنے کے واسطے جنم لیتے ہیں - ص۳۹

آیاتِ قرآنیہ:-

۱- اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (رعد ع۲) ص۶

۲- اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (البقرہ ع۳۴) ص۱۶

۳- اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النور ع۵) ص۱۹

۴- اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ — الیٰ — الْمُصَيْطِرُوْنَ (الطور ع۲) ص۹

۵- لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا (الفرقان ع۱) ص۸

۶- هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى (الحشر ع۳) ص۱۱

۷- يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ

خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ (الزمر) ص۱۳

ارواح:- دیکھو (روح)

اشتہار واعلان:-

متعلقہ مضمون ابطال تناسخ ومقابلہ وید و فرقان مع اشتہار پانسو روپیہ انعام۔ ص۳

باعث اعلان۔ پنڈت کھڑک سنگھ کا قادیان آکر مستدعی بحث ہونا ص۳

الہام:-

۱- الہام کی بحث پر خط وکتابت ص۲
۲- الہام کی تعریف ص۲۰
۳- الہام جو منجانب اللہ اعلام لذیذ ہے اسے نفث فی الروع اور وحی بھی کہتے ہیں۔ ص۲۰
۴- الہام کی ضرورت پر دلیل لمی۔ ص۲۰
۵- شیو نرائن اگنی ہوتری کا جواب ضرورت الہام کی تردید میں۔ ص۲۱
۶- شیو نرائن کا جواب کہ الہام کی ضرورت نیچرل ضروریات۔ جیسے ہوا۔ پانی غذا کی طرح نہیں ہیں ص۲۷
۷- اور یہ کہ الہام کا عقیدہ انسانی ترقی میں روک ثابت ہوا ہے۔ ص۲۸
۸- حضرت مسیح موعود کا جواب پنڈت شیو نرائن کے جواب میں۔ ص۲۸
۹- جواب الجواب از پنڈت شیو نرائن صاحب۔ ص۳۰
۱۰- جواب الجواب کا جواب از حضرت مسیح موعود علیہ السلام ص۳۲
۱۱- الہام پر بحث کے لئے شرائط منجملہ دو ثالثوں کی شرط کہ جن میں سے ایک انگریز ہو اور ایک برہم سماج سے۔ ص۳۳

انعام

فروری ۱۸۷۸ء میں جو انعام پانسو روپیہ کا ابطال تناسخ کے مضمون کا رد لکھنے والے کے لئے مقرر کیا گیا تھا وہ پنڈت کھڑک سنگھ اور دوسروں کے لئے بھی مقرر ہے ص۵

ب

الباری:- ارواح اور اجسام کو عدم سے وجود بخشنے والا۔ ص۱۱

باوانرائن سنگھ:-
سیکرٹری آریہ سماج امرتسر کے
مضمون کا جواب۔ ص ۳۴

بحث:- دیکھو (مباحثہ)

بو علی سینا:-
شیخ محقق بو علی سینا نے نمط
سابع اشارات میں لکھا ہے کہ نفس
ناطقہ انسانی بذاتہ ادراک جزئیات
کا نہیں کرسکتا۔ ص ۹

پ

پرانی تحریریں:-
کتاب ہذا کا موضوع:-
اس میں تین قابل قدر مضامین ہیں۔
(۱) ابطال تناسخ ومقابلۂ وید
وفرقان۔ ص ۳
ضرورت خالقیت باری تعالے پر
قرآن مجید سے متعلق دلائل۔
ص ۶-۱۶
(۲) الہام کی حقیقت اور ضرورت
الہام کے دلائل اور پنڈت شیو
نرائن اگنی ہوتری کا جواب اور
اس کا رد۔ ص ۲۰-۳۳
(۳) آریوں کے مسئلہ قدامت
ارواح کا ابطال اور اللہ تعالیٰ
کے خالق ارواح ہونے کا اثبات
ص ۳۴-۴۶

پنڈت:-
پنڈت کھڑک سنگھ دیکھو زیر (ک)
پنڈت شیو نرائن اگنی ہوتری۔
دیکھو زیر (ش)

ت

تناسخ:-
ابطال تناسخ پر قرآن مجید سے
دلائل کا مضمون اور پنڈت
کھڑک سنگھ صاحب سے وید
سے اثبات تناسخ پر شرتیاں پیش
کرنے کا مطالبہ ص ۳
اور اس کا عاجز آنا۔ ص ۳-۴
تناسخ پر تحریری مباحثہ کی شرائط
اور اس کے چار فوائد کا ذکر۔
ص ۴-۵
مدار تناسخ:- آریہ سماج کا یہ
اصول ہے کہ دنیا کا کوئی پیدا
کرنے والا نہیں اور سب ارواح
مثل پرمیشر قدیم اور انادی ہیں۔
ص ۶

مضمون ابطال تناسخ ومقابلہ
وید و قرآن کا رد لکھنے کے لئے
جنہیں بلایا گیا۔ ان کے اسماء
صـ۶

ث

ثالث :۔
(۱) مسئلہ ابطال تناسخ ومقابلہ
وید و فرقان پر تحریری بحث کیلئے
دو ثالثوں کے تقرر کی شرط۔ صـ۴
(۲) مسئلہ الہام کی ضرورت پر
تحریری بحث میں دو ثالثوں کی شرط
جن میں سے ایک انگریز ہے اور
ایک برہم سماج ہے۔ صـ۳۳

ح

حَکَم :۔
۱۔ تحریری مباحثہ بر مسئلہ ابطال
تناسخ ومقابلہ وید و قرآن میں حَکَم
کی شرط صـ۴
۲۔ مسئلہ ضرورت الہام پر بحث
کی صورت میں حکم کی شرط صـ۳۳

الحی :۔ کے معنے ہیں زندہ ازلی ابدی
صـ۱۷

خ

خالق
ضرورت خالقیت باری تعالیٰ
پر چھ منطقی دلائل قرآن کریم سے
۱۔ برہان لِمّی جو علت سے معلول
کی طرف دلیل گئی ہو۔ جو آیت
اللّٰہ خالق کل شیٔ وھو
الواحد القہار میں بیان کی
گئی ہے۔ صـ۶
اللہ تعالیٰ کو خالق ارواح نہ ماننے
سے دو طور کا شرک لازم آتا ہے
صـ۷
۲۔ برہان اِنّی یعنی معلول سے
علت کی طرف دلیل لی گئی ہے۔
یہ آیت لم یکن لہ شریك
فی الملك وخلق کل شیٔ
فقدرہ تقدیرًا میں بیان
کی گئی ہے۔ صـ۸
۳۔ قیاس الخلف جس میں اثبات
مطلوب کا بذریعہ ابطال نقیض
اس کے کیا جاتا ہے۔ جو آیت
ام خلقوا من غیر شیٔ ام

المصیطرون میں بیان کیا گیا ہے۔ ص۹

۴۔ **قیاس اقترانی**۔ جس میں عین نتیجہ کا یا نقیض اس کی بالفعل مذکور نہ ہو بلکہ بالقوہ پائی جائے اور اقترانی اس جہت سے کہتے ہیں کہ حدود اسکے یعنی اصغر اور اوسط اور اکبر مقترن ہوتی ہے۔ یہ دلیل آیت ھو اللّٰہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنیٰ میں بیان ہوئی ہے۔ ص۱۱

۵۔ پانچویں دلیل قیاس استثنائی کی صورت میں قائم کی گئی ہے۔ قیاس استثنائی میں عین نتیجہ یا نقیض اس کی بالفعل موجود ہوتی ہے۔ اور دو مقدموں یا ایک شرطیہ اور ایک وضعیہ سے مرکب ہوتا ہے۔ یہ آیت یخلقکم فی بطون امّھاتکم خلقًا من بعد خلقٍ فی ظلمٰتٍ ثلاث میں بیان کی گئی ہے۔ ص۱۳

۶۔ چھٹی دلیل بصورت قیاس مرکب قائم کی گئی ہے۔ اور یہ آیت اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم میں مذکور ہے۔ ص۱۶

خالقیت کے معنے ہیں کہ وجود خالق کا وجود مخلوق کے لئے علت ہے۔ ص۱۹

د

دیانند (پنڈت)

پنڈت دیانند کا عقیدہ جیسا کہ ستیارتھ پرکاش میں بحوالہ وید لکھا ہے یہ ہے کہ سب ارواح اپنی بقاء اور حیات میں بالکل پرمیشر سے بے غرض ہیں۔ اور پرمیشر کو مخلوقات سے وہی نسبت ہے جو بڑھئی کو چوکی سے اور کمہار کو گھڑے سے ہے۔ ص۱۸

ر

ربوبیت:۔

ربوبیت تامہ عدم سے وجود اور وجود سے کمال وجود بخشنے کو کہتے ہیں۔ ص۱۴

رسالہ جات و اخبارات:۔

(۱) آریہ درپن ص۳ (۲) برادر ہند ص۳ (۳) سفیر ہند۔ ص۲

سفیر ہند۔ مورخہ ۱۲ فروری ۱۸۷۹ء میں خدا

کے خالق ہونے کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ص۳۵

اور سفیر ہند مؤرخہ ۹ و ۱۶ فروری ۱۸۷۹ء میں روحوں کے محدود ہونے پر ۱۴ پختہ دلائل۔ ص۳۷

رُوح :-

روح مخلوق ہے یا انادی پر بحث ص۳۴

۱۔ اس بات کا ثبوت کہ خدا روحوں کا خالق ہے اور انکو پیدا کر سکتا ہے۔ ص۳۴

۲۔ اس شبہ کا جواب کہ پرمیشر جو اپنی نظیر نہیں پیدا کر سکتا شاید اس طرح وہ ارواح کے پیدا کرنے پر بھی قادر نہ ہو ص۳۵

۳۔ اس سوال کا جواب کہ خدا نے روح کہاں سے پیدا کیے۔ ص۳۵

۴۔ عدم علم سے عدم شئ لازم نہیں آتا۔ ص۳۶

۵۔ روحوں کے پیدا کرنے کو دوسرے خدا کی پیدائش پر قیاس کرنا خیال فاسد ہے۔ کیونکہ دوسرا خدا پیدا کرنا صفتِ وحدت ذاتی کے برخلاف ہے۔ لیکن پیدائش ارواح کی صورت میں کسی صفت واجب الوجود کا ابطال نہیں بلکہ نہ پیدا کرنے میں ازالہ ہے۔ ص۳۶-۳۷

۶۔ ارواح غیر مخلوق اور بے انت مانے جائیں تو وہ خدا سے شریک ہوجائیں گے۔ ص۳۷

۷۔ کیا ارواح بے انت ہیں؟ ص۳۷

۸۔ ارواح کے بے انت نہ ہونے پر ۱۴ پختہ دلائل۔ سفیر ہند مؤرخہ ۹ و ۱۶ فروری ۱۸۷۹ء میں لکھ چکے ہیں۔ ص۳۷

۹۔ زمین کے علاوہ سورج، چاند اور سب ستاروں میں جانوروں کی آبادی ماننے سے ارواح بے انت ثابت نہیں ہوسکتے۔ ص۴۱

۱۰۔ اس سوال کا جواب کہ کسی نے آجتک روحوں کی تعداد نہیں کی۔ اسلئے لاتعداد ہیں۔ ص۴۲

۱۱۔ اس سوال کا جواب کہ جمع تفریق کا قاعدہ تب صادق آئیگا اگر روحوں کی تعداد ہمیں معلوم ہو۔ ص۴۳

۱۲۔ اس سوال کا جواب کہ علم خدا غیر محدود ہے اور رُوح بھی غیر محدود ہیں اس لئے خدا کو روحوں کی تعداد معلوم نہیں۔ ص۴۳

ارواح کے محدود ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ خدا کو جو ارواح موجود کا علم ہے وہ اس کے علوم غیر متناہیہ کا جزو ہے یا کُل - اگر کُل ہو اس سے لازم آئے گا کہ خدا کو سوا روحوں کے اور کسی چیز کی خبر نہ ہو - اگر جزو ہے تو محدود ہو گیا - ص۳۲

س

سفیر ہند - دیکھو رسالہ

ش

شیو نرائن اگنی ہوتری (پنڈت) دیکھو مباحثہ -

ص

صفاتِ الٰہیہ :-

البارى دیکھو زیر (ب)
الحق ،، ،، (ح)
خالق ،، ،، (خ)
القادر ،، ،، (ق)
القہّار ،، ،، ،،
القیّوم ،، ،، ،،

المصوّر دیکھو زیر (م)

صفاتِ ذاتِ الٰہی اس کے خصائص ہیں جن میں کوئی چیز شریک سہیم ذات باری کے نہیں ہو سکتی - ص۴۴-۴۵

ق

القادر - قدرت تو حقیقت میں اسی بات کا نام ہے جو داغ احتیاج اسباب سے منزہ اور پاک اور ادراک انسانی سے برتر ہو - ص۳۶

القہّار - صفتِ قہار کے یہ معنے ہیں کہ دوسرے کو اپنے ماتحت کر لینا اور ان پر قابض اور متصرف ہو جانا - ص۷

القیّوم - یعنی قیام اور بقا ہر چیز کا اسی کے بقا اور قیام سے ہے اور وہی ہر چیز کو ہر دم تھامے ہوئے ہے - ص۱۷

ک

کھڑک سنگھ (پنڈت) آریہ سماج امرتسر کے ممبر تھے - قادیان آکر مدعی بحث ہوئے - ص۳

اثبات تناسخ پر وید سے دلائل پیش کرنے سے عاجز آئے۔ ص۴

بغیر سوچے سمجھے پنڈت دیانند کے مقلد تھے۔ ص۱۸

کیشیب چندر برہم سماجی

مسئلہ ضرورت الہام کی تحریری بحث میں ان کا نام بطور ثالث پیش کرنا۔ ص۳۳

مباحثہ:۔

۱۔ پنڈت کھڑک سنگھ صاحب کا مستدعی بحث ہونا۔ ص۳

۲۔ شرائط مباحثہ تحریری میں دو ثالثوں اور منصفوں کے تقرر کی شرط۔ ص۴

۳۔ حکم یا ثالث بنانے کے لئے پادری رجب علی صاحب اور پنڈت شو نرائن کے نام پیش کرنا۔ ص۴

۴۔ مجوزہ تحریری بحث کے چار فوائد کا ذکر۔ ص۴-۵

المصوّر:۔ صورت جسمیہ اور صورت نوعیہ عطا کرنے والا۔ ص۱۱

ن

نجات کے حصول کا طریق۔

ہماری نجات عقائد حقہ اور اخلاق صحیحہ اور اعمال حسنہ کے دریافت کرنے پر موقوف ہے جن میں امور باطلہ کی ہرگز آمیزش نہ ہو۔ تو اس صورت میں ہم بجز اس کے کہ ہمارے علوم دینیہ اور معارف شرعیہ ایسے طریق سے محفوظ کر لئے گئے ہوں جو دخل مفاسد اور منکرات سے بکلی معصوم ہو۔ اور کسی طریق سے نجات نہیں پا سکتے۔ ص۲۸

نرائن سنگھ (باوا) سیکرٹری آریہ سماج امرتسر کے ایک مضمون دربارہ روح مخلوق ہیں یا انادی کا جواب۔ ص۳۴

و

واجب الوجود۔ جو چیزیں اپنی ذات میں قدیم اور غیر مخلوق ہیں وہ بالضرورت اپنی ذات میں واجب الوجود ہیں اسلئے کہ اپنے تحقق وجود میں دوسری کسی علت کے محتاج نہیں۔ ص۷

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ــــ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

انڈکس سُرمہ چشم آریہ

الف

اللہ تعالیٰ

۱۔ اللہ تعالیٰ کی مدح وثناء میں قصیدہ بزبان فارسی۔ ص ۱-۲

۲۔ اللہ تعالیٰ کی مدح وثناء اور اظہار قدرت بصورت نظم بزبان اردو۔ ص ۲

۳۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کی حمد و مدح اور بعض صفاتِ کاملہ کا ذکر اور ان کا مخلوق سے تعلق۔ ص ۲، ۳ و ۹۶

۴۔ اللہ تعالیٰ کے وجود کی گواہی ہر ایک چیز کے اندر چھپی ہوئی ہے۔ ص ۳

۵۔ روح وجسم دونوں حکیم مطلق کے وجود کو ثابت کر رہے ہیں۔ ص ۳

۶۔ موجود بوجود حقیقی وہی ایک رب العالمین ہے۔ ص ۳

۷۔ اللہ تعالیٰ غیر معقول بات پر ایمان لانے کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ ص ۳۲

۸۔ اللہ تعالیٰ بوجہ استغناء ذاتی کے انہیں لوگوں پر توجہ رحمت کرتا ہے جن کا صدق ظاہر ہوتا ہے۔ ص ۳۳

۹۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی ازلی ابدی صفات کے موافق کام کرتا ہے۔ ص ۳۴

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کی غیر محدود حکمتوں اور قدرتوں کو سمجھنے کے لئے ایک راہ۔ ص ۵۳

۱۱۔ خدا تعالیٰ کے عالم کو پیدا کرنے کی غرض۔

(۱) تا وہ اپنی خالقیت کی صفت سے شناخت کیا جائے (۲) پھر پیدا کرنے کے بعد رحم اور کرم کی بارشیں کیں تا وہ رحیمی و کریمی صفت سے شناخت کیا جائے (۳) ایسا ہی اس نے سزا جزا دی تا اس کا منتقم اور منعم ہونا شناخت کیا جائے۔ وہ اپنے سب عجیب کاموں سے یہی مدعا رکھتا ہے کہ وہ پہچانا جائے اور شناخت کیا جائے۔ ص ۲۱۸-۲۱۹

۱۲- خداتعالیٰ کا علم تمام اقسام علم سے اشد و اقویٰ و اتم و اکمل ہے۔ اور اس کی دلیل۔ حاشیہ ص۱۷۳

۱۳- اور یہ اعلیٰ درجہ کا علم اسی وقت ہوسکتا ہے جب وہ سب معلوم چیزیں اس کی دستِ قدرت سے نکلی ہوں۔
حاشیہ ص۱۷۵

۱۴- خداتعالیٰ اگر خالق الاشیاء نہیں تو ناقص العلم ٹھیرے گا۔ حاشیہ ص۱۷۵

آریہ:-

۱- کشف و الہام سے جو امور غیبیہ اور خوارق اعجازیہ پر مشتمل ہو۔ منکر ہیں۔

۲- ان کے نزدیک وید خداتعالےٰ کی پیشگوئیوں سے بکلی خالی اقتداری نشانوں سے بکلی تہیدست ہے۔

۳- الہام الٰہی کو وید پر ہی ختم مانتے ہیں۔

۴- صرف چار آدمیوں کو الہام الٰہی کا مورد مانتے ہیں۔ ص۴۲

۵- ان کے اکثر عقائد میں شناعت عقلی پائی جاتی ہے۔ ایک طرف انکے اعتقادات خلاف عقل دوسری طرف خلاف قدرت و عظمت الٰہی ہیں۔

مثلاً روحوں کو انادی ماننا۔ ص۶۲

۶- قانون قدرت ماننے سے آریہ سماج کے مذہب کا تار و پود ٹوٹ جاتا ہے۔
ص۸۲

۷- آریوں کا قرآن مجید اور اسلام پر اعتراض کرنا علم قوافی سے ایک محض جاہل کے سعدی اور حافظ شیرازی و فردوسی و طوسی وغیرہ پر اعتراض کرنے کی طرح ہے۔ کہ وہ سخن گوئی و سخن فہمی سے محروم مطلق تھے اس دلیل سے کہ وہ ان کے اشعار نہیں سمجھ سکتا۔ ص۱۴۸

۸- آریوں کے عقیدہ کہ پرمیشر کا کام جوڑنا جاڑنا ہے۔ اس سے پرمیشر اور انسان میں علم کی کمی بیشی کا فرق رہ جاتا ہے۔ یورپین لوگوں کی ایجادوں اور صنائع کی مثالیں۔
ص۱۵۲-۱۵۳ مع حاشیہ

۹- آریہ دراصل دہریوں کے مددگار ہیں۔ کیونکہ وہ بھی اشیائے عالم کا کوئی خالق نہیں مانتے۔ ص۱۵۸

آخرت:-

۱- عالم خواب عالم آخرت کے لئے

اس عکسی آئینہ کی طرح ہے جو ہوبہو
فوٹو اتار دے۔ ص۱۱۱

۲- عالم آخرت میں روح و جسم دونو
ہوں گے۔ ص۱۱۱

آیات قرآنیہ:-

اعلموا انّ اللہ یحی الارض بعد موتہا ص۲۴۳

الا لہ الخلق والامر ص۱۲۸

الحمد للہ ربّ العٰلمین ص۱۰۷

الست بربّکم قالوا بلیٰ ص۱۲۰

انّ الابرار یشربون من کاسٍ - الی - تفجیرًا ص۱۰۹

انّ الّذین یبایعونک انّما یبایعون اللہ الآیۃ ص۲۲۷ حاشیہ

ثمّ دنیٰ فتدلّٰی۔ حاشیہ ص۲۱۶

سبحانک لاعلم لنا الّا ما علّمتنا۔ ص۵۵

صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ ص۲۳۷ حاشیہ

فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم او اشدّ ذکرًا ص۲۱۱ حاشیہ

قل لئن اجتمعت الانس والجنّ - الی - ظہیرًا ص۱۳ حاشیہ و ص۲۲۶

قل یا عبادی الّذین اسرفوا علی انفسہم حاشیہ ص۲۲۸

کلمۃ طیّبۃ کشجرۃ طیّبۃ ص۱۰۹

لایسمعون فیہا لغوًا و لا تاثیمًا ص۱۰۹

لوانزلنا ھٰذا القراٰن علی جبلٍ الآیۃ ص۱۵ حاشیہ

ما فرّطنا فی الکتٰب من شیٔ ص۱۳ حاشیہ

و امّا من خاف مقام ربّہ ونھی النفس عن الھوٰی فانّ الجنّۃ ھی الماْوٰی۔ ص۹۵

وان کنتم فی ریبٍ ممّا نزّلنا علی عبدنا - الی - اعدّت للکٰفرین ص۱۴ حاشیہ

وان من اُمّۃ الّا خلا فیہا نذیر۔ ص۲۴۳

وایّدھم بروح منہ۔ حاشیہ ص۲۳۴

وجوہٌ یومئذٍ ناضرۃ الیٰ ربّہا ناظرۃ ص۱۰۹

ورفع بعضہم درجات۔ ص۱۸۶ و ۲۱۴ حاشیہ

وسقاھم ربّہم شرابًا طہورًا۔ ص۱۰۸

وقل جاء الحق وزھق الباطل۔ حاشیہ ص۲۳

وکأس من معین لایصدعون عنھا۔ ص۱۰۸

والذین جاھدوا فینا
لنھدینھم سبلنا — حاشیہ ص۱۲۷

ومن کان فی ھذہٖ اعمٰی
فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی — ص۱۰۹

ونزلنا علیک الکتاب
تبیاناً لکل شیءٍ — حاشیہ ص۱۳

ویسئلونک عن الروح
قل الروح من امر ربی — ص۱۲۳

یتلوا صحفاً مطھرۃ
فیھا کتب قیمۃ — حاشیہ ص۱۳

یذکرون اللہ قیاماً و
قعوداً ویتفکرون
فی خلق السمٰوٰت و
الارض ربنا ما خلقت
ھٰذا باطلاً۔ — ص۱۳۳

یؤتی الحکمۃ من یشاء
ومن یؤت الحکمۃ
فقد اوتی خیراً کثیراً — ص۱۲۴

ابوبکر۔ با اخلاص اور یک رنگ دلی دوست کے سوا اور کوئی ہجرت میں آنحضرتؐ کے ہمراہ نہ تھا۔ حاشیہ ص۱۶

اجزاء لاتتجزٰی۔ دیکھو جزو

اخبار۔ اخبار "وکیل ہند" میں مؤلف نے مشتہر کیا تھا۔ کیا پرمیشر بھی روحوں کی تعداد جانتا ہے یا نہیں۔ آریوں نے جواب دیا نہیں جانتا۔ حاشیہ ص۲۷

اسلام:-

۱۔ مؤلف کے نزدیک عقائد حقہ اسلام پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ معترض جسے اعتراض کی صورت میں دیکھتا ہے وہ درحقیقت ایک بھاری درجہ کی صداقت اور ایک عالی مرتبہ حکمت ہوتی ہے۔ ص۵

۲۔ اس اعتراض کا جواب کہ اسلام نے نہ مادہ کی کیفیت کو سمجھا نہ مادی دنیا کو۔ زمین سورج چاند۔ کرۂ زمین کی حقیقت اور گردش کشش وغیرہ سارے مسائل اسلام ان کے خلاف ہیں۔ ص۱۳۵

اسماء حاضرین مباحثہ۔ حاشیہ ص۶-۷

اشتہار:-

۱۔ اشتہار انعامی پانسو روپیہ سرمہ چشم آریہ کا رد لکھنے والے کو۔ اگر کوئی ثالث پادری یا برہمو یا منشی جیونداس سیکرٹری آریہ سماج لاہور ایک مجمع میں مجوزہ قسم کھالیں تو اسے یہ رقم انعام دی جائیگی۔ ٹائیٹل پیج آخری صفحات ص۲۶۲

۲۔ اشتہار صداقت انوار بغرض دعوت
مقابلہ چہل روزہ ۔ پادری صاحبان
و آریہ صاحبان کو بغرض اتمام حجت ۔
منشی جیونداس ۔ لالہ مرلیدھر اور منشی
اندرمن آریوں میں سے ۔ اور
مسٹر عبداللہ آتھم رئیس امرتسر
پادری عماد الدین اور پادری ٹھاکرداس
مؤلف کتاب اظہار عیسوی کو اس میں
خاص طور پر مخاطب کیا گیا ہے ۔ اگر
چالیس دن میں کوئی خارق عادت پیشگوئی
ظاہر نہ ہو یا جھوٹی نکلے تو پانسو روپیہ
دیا جائے گا۔ بصورت دیگر انہیں اسلام
لانا ہوگا۔ صفحہ ۲۵۹-۲۶۰

۳۔ اشتہار مباہلہ ۔ دیکھو زیر مباہلہ

۴۔ اشتہار محک اخیار و اشرار ۔ اشتہار
۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں مندرجہ پیشگوئی
دربارہ پسر موعود کے بعض فقرات
پر مخالفوں کے اعتراضات کے جوابات
اور ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار
میں تولد فرزند موعود کے لئے نو برس
کی میعاد کا ذکر اور پہلے لڑکی ہونے
میں حکمت ۔ اور ۲ فروری ۱۸۸۶ء
کو راجہ دلیپ سنگھ کے ارادہ سکونت
پنجاب میں ناکامی کے متعلق پیشگوئی
صفحہ ۳۱۵

۵۔ اشتہار واجب الاظہار متعلق قیمت
سرمہ چشم آریہ اور خواص سے امداد کیلئے
اپیل ۔ اور توقف طبع براہین احمدیہ پر
معترضین کو فسخ بیع کی اجازت باخذ
کتاب قیمت واپس ۔ تین سو جزو تک
حجم کتاب کی منسوخی کا اعلان ۔
ٹائیٹل پیج صفحہ ۲

اطمینان کا مرتبہ جسے دوسرے لفظوں میں
حق الیقین اور فلاح اور نجات سے
تعبیر کیا جاتا ہے کیا چیز ہے ۔ صفحہ ۲۹

اظلال و آثار مخلوقات کلمات الٰہی کے
اظلال و آثار ہیں ۔ حاشیہ صفحہ ۱۲۵

اعتراضات و جوابات :-
۱۔ اسلام پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا
صفحہ ۵
۲۔ اس اعتراض کا جواب کہ اسلام کے
مسائل علمی ہیئت کے خلاف ہیں ۔ صفحہ ۱۳۵
۳۔ اس اعتراض کا جواب کہ انجیل برنباس
میں "محمد" نام کسی مسلمان نے درج کر دیا
ہے ۔ صفحہ ۲۳۹-۲۴۲ حاشیہ
۴۔ اس سوال کا جواب کہ جب خدا تعالیٰ

اپنی ہستی اور عالم مجازات وغیرہ کا
پورا ثبوت دے سکتا تھا تو اس نے
ایسا کیوں نہ کیا۔ ص ۳۴-۳۵

۵- آریوں کے قرآن مجید پر اعتراض
کرنے کی مثال۔ ص ۱۴۸

۶- آریوں کے عقیدہ کہ پرمیشر صرف
جوڑتا جاڑتا ہے پر اعتراض۔
ص ۱۵۲-۱۵۳ حاشیہ

۷- برہمن کے گائے کی جون میں آنے اور
سخت سزا دیئے جانے پر اعتراض۔
ص ۱۴۰-۱۴۱

۸- بہشت پر اعتراض کا جواب۔ کہ اس میں
حوریں اور شراب وغیرہ کی نہریں
جاری ہوں گی جو یہاں ممنوع ہے۔
ص ۱۰۲-۱۰۹

۹- توقف طبع براہین کے معترضین کو جواب
ٹائیٹل پیج ص ۲

۱۰- پسر موعود کی پیشگوئی پر اعتراض کا
جواب کہ وہ صحیح نہیں نکلی۔
اشتہار محک اخیار و اشرار ص ۳۱۵

۱۱- پیدائش پسر موعود کی پیشگوئی پر لیکھرام
کا اعتراض اور اس کا جواب ص ۱۸۹-۱۹۰

۱۲- دلیپ سنگھ سے متعلقہ پیشگوئی پر
ایک اعتراض کا جواب۔ ص ۱۸۹

۱۳- روحوں کے انادی اور محدود نجات پر
مؤلف کا اعتراض۔ ص ۹۱

۱۴- پنڈت دیانند کے اس نظریہ پر اعتراض
کہ روح شبنم کی طرح گھاس پات پر
پڑتی اور اسے کوئی عورت کھا لیتی ہے
تو بچہ پیدا ہوتا ہے۔ ص ۶۴-۶۷ و
حاشیہ ص ۴۳ و ص ۱۳۶

۱۵- اس اعتراض کا جواب کہ اگر روحیں
معدوم تھیں تو نیست سے ہست ہوئیں
جو محال ہے۔ ص ۱۱۵-۱۱۹

۱۶- اس اعتراض کا جواب کہ روحانی امر
کیونکر شراب کے طور پر نظر آئے گا۔
ص ۱۰۹-۱۱۱

۱۷- پنڈت دیانند کے اس عقیدہ پر کہ روح
جسم ہے اعتراض کہ اس سے انقسام
روح لازم آتا ہے۔ ص ۱۳۴

۱۸- اس اعتراض کا جواب کہ مسلمانوں کو
چاند وغیرہ کی حقیقت معلوم نہیں کہ
کب نکلتا اور کب چھپتا ہے۔ عید آئے
تو سب مسلمان شبہ میں پڑ جاتے ہیں ص ۱۳۷

۱۹- اس اعتراض کا جواب کہ مسلمان علوم
ہیئت طبعی وغیرہ نہیں جانتے۔ ص ۱۴۳-۱۴۴

۲۰- اس اعتراض کا جواب کہ خداوند کریم کا بھی کوئی موجد ہونا چاہیئے۔ حاشیہ ص۱۶۳

۲۱- اس سوال کا جواب کہ کیا خدا تعالیٰ اپنی ذات کا آپ خالق ہے یا اپنی شل بنانے پر قادر ہے۔ ص۱۸۲ حاشیہ

۲۲- اس اعتراض کا جواب کہ خدا تعالیٰ کی وہی قدرت قابلِ تسلیم ہے جو ہماری سمجھ میں آئے۔ ص۱۱۷

۲۳- شق القمر۔ اعتراض بر معجزہ شق القمر اور اس کا جواب۔ ص۱۱-۱۵ و ۴۳ و ۶۰-۶۴، ۶۸، ۷۰ و ۷۳ و ۷۹ و ۸۱ و ۲۲۹۔

۲۴- معجزہ شق القمر پر اعتراض از طرف ماسٹر مرلیدھر۔ ص۶۰

۲۵- اگر شق القمر نہیں ہوا تھا تو اس زمانہ کے لوگوں نے کیوں اعتراض نہ کیا۔ ص۷۵

۲۶- اس اعتراض کا جواب کہ امرِ خلاف قانونِ قدرت پر خدا کے قادرِ مطلق ہونے کی وجہ سے یقین کرنا درست نہیں ص۸۲

۲۷- اس اعتراض کا جواب کہ آریہ سماج کے اصولوں کے مطابق مکتی خانہ کوئی علیحدہ عمارت نہیں۔ ص۱۰۱

۲۸- دائمی مکتی یا نجات نہ ماننے پر اعتراض ص۹۴ و ۱۰۰

۲۹- دائمی نجات پر اس اعتراض کا جواب کہ محدود اعمال کی غیر محدود جزاء کیونکر ہو سکتی ہے۔ ص۹۴

اقلیدس- علم اقلیدس سے اس امر کا ثبوت کہ اگر کسی طرف محیط کے کئی نقاط فرض کر کے قطب دائرہ تک خطوط مستقیم عمودی حالت میں کھینچے جائیں۔ تو سب سے بڑا وہ خطِ مستقیم ہوگا۔ جو نقطۂ مرکز تک پہنچیگا۔

حاشیہ در حاشیہ ص۲۴۶

الٰہی بخش (مولوی) وکیل ہوشیارپور نے ماسٹر مرلیدھر کو بہت سمجھایا کہ ۱۱ مارچ کی بحث کے متعلق سوال پیش کرنا درست نہیں۔ مگر وہ نہ مانتے۔

حاشیہ ص۶۶

الزامی جواب کی غرض اور ضرورت ص۸۳

الہام:-

۱- انسان کی فطرت میں الہام کے پانے کی قوت مخفی ہے۔ ص۳۹-۴۰

۲- جہاں عقل عاجز آجاتی ہے۔ اس جگہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو الہام اور کشف سے دستگیری فرماتا ہے۔ صـ۳۰

۳- ضرورتِ الہام اور الہام کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھلا ہے اور الہام پانے کے لئے صراطِ مستقیم پر ہونا شرط ہے۔ صـ۱۲۸، ۱۶۷ حاشیہ و صـ۱۹۱

امام الدین (مرزا) جو راقم رسالہ کی برادری سے ہے اور دین اسلام سے مرتد اور آریہ سماج میں داخل ہوگیا ہے اس کی نسبت پیشگوئی۔ صـ۱۹۰

امر اور خلق میں فرق۔ دیکھو خلق

اُمّی - ایک اُمّی محض کا ان علوم کو ایسے طور سے بیان کرنا جس پر کوئی فلسفی سبقت نہ لیجا سکے خارق عادت اور معجزہ ہے۔ حاشیہ صـ۲۸

انجیل:-

۱- انجیل کی تعلیم کا اضافی طور پر ناقص ہونا اس وجہ سے ہے کہ حضرت مسیح اضافی طور پر بوجہ ابن ہونے کے ناقص تھے اور قرآنی تعلیم کا الہامی تعلیموں سے اکمل و اتم ہونا آنحضرتؐ کے مظہر اتم الوہیت ہونے کی بناء پر ہے۔ حاشیہ صـ۲۲۶

۲- انجیل برنباس میں صریح نام آنحضرتؐ کا محمدؐ درج ہے۔ اور اس عذر کا تحقیقی جواب کہ مسلمانوں نے کسی زمانہ میں نام محمدؐ کا کتاب برنباس میں درج کر دیا ہوگا۔ حاشیہ صـ۲۳۹-۲۴۲

۳- انجیل متی باب سوم میں یوحنا کی پیشگوئی کہ جو میرے بعد آتا ہے کا مصداق حضرت مسیح نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ صـ۲۳۷

انسان:-

۱- انسان کی طاقت نہیں کہ خدا تعالےٰ کے عجائب قدرتوں اور حکمتوں کی حد بست کر سکے۔ صـ۱۹-۲۰

۲- انسان مکلف بوجہ عقل ہے۔ کوئی نامعقول بات اللہ تعالیٰ نہیں منواتا۔ صـ۳۲

۳- کوئی آدمی ایسا نہیں کہ خدا کی ہستی یا عالم مجازات کا پورا پورا ثبوت مل جانے پر منکر رہے۔ صـ۳۲

۴- انسان کی فطرت میں مبادی امور کے کسی قدر سمجھنے کی ایک قوتِ عقلی رکھی ہے۔ اسی طرح انسان میں کشف اور الہام کے پانے کی بھی قوت مخفی

ہے۔ ص۳۹-۴۱

۵۔ انسان تمام خواص نیچر پر محیط نہیں۔ ص۴۶

۶۔ انسان کے سوا دوسری نوع کی چیزوں میں بھی کوئی نہ کوئی خاصہ نادر ظہور میں آجاتا ہے اور اس کی مثالیں۔ ص۵۰

۷۔ انسان کی تبدیلی حالات سے خدا بھی نئی تجلیات سے ظہور کرتا ہے۔ ص۵۸-۵۹

۸۔ گناہ اور انسان۔ ص۱۰۵-۱۰۶

۹۔ آریوں کا پرمیشر بتعلق گناہ انسان۔ ص۱۰۶-۱۰۷

۱۰۔ انسان ترقیات غیر متناہیہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ص۱۱۱

۱۱۔ روح بغیر جسم کے انسانی کمالات اور لوازم کا مظہر و مصداق نہیں ہو سکتی۔ ص۱۱۲

۱۲۔ صدور افعال کاملہ انسانیت کے لئے ترکیب جسم مع الروح ضروری ہے۔ ص۱۱۳

۱۳۔ عقل انسانی اسرار قدرت ربّانی تک نہیں پہنچ سکتی۔ ص۱۱۸

۱۴۔ صنعت الٰہی اور صنعت انسانی میں امتیاز۔ ص۱۲۹

۱۵۔ انسان کی ابتدائی پیدائش بروئے وید۔ ص۲۳۶

۱۶۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اور دائرۂ انسانیت میں بہت سے متفاوت اور کم و بیش استعدادیں پائی جاتی ہیں اور اس امر کا ثبوت کہ ان بیشمار مخلوقات میں سے صرف ایک ہی شخص کو مرتبہ کاملہ خلافتِ تامہ حقّہ کا جو ظلِ مرتبۂ الوہیت ہے حاصل ہو سکتا ہے۔ حاشیہ ص۱۸۵-۱۹۲

۱۷۔ انسان کامل کا جو روحانی آفتاب ہے بے شمار مخلوقات سے اس کی تعیین کرنا انسان کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اس کا ذریعہ الہامی کتب ہیں اور بائیبل میں وہ انسان کامل جو آفتاب روحانی ہے جس سے نقطہ ارتفاع کا پورا ہوا جو دیوارِ نبوّت کی آخری اینٹ ہے وہ حضرت محمّد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حاشیہ ص۱۹۷-۱۹۸

۱۸۔ انسان کامل خدا تعالیٰ کی ذات کا نمونہ ہے۔ مگر دوسرا خدا پیدا کرنا صفتِ احدیّت کے مخالف ہے۔ اس اپنی صفاتِ کمالیہ کا نمونہ پیدا کرتا ہے اور اسلئے اس انتہائی وجود باجود کو خدا تعالیٰ

کی کتابوں میں مظہر تام الوہیت قرار
دیا گیا ہے۔ حاشیہ صفحہ ۱۹۹

انگریزی حکومت کے عہد میں مسلمانوں کو جو
بنی اسرائیل کی طرح ہندوؤں اور
سکھوں سے عذاب برداشت کر رہے
تھے مخلصی ہوئی۔ صفحہ ۱۳۸

ایقان یا علم الیقین یہ ہے کہ ایک خبر کی صحت
پر وجوہ کاملہ قیاسیہ اور دلائل کافیہ عقلیہ
مل جائیں۔ صفحہ ۲۶

ایمان کیا چیز ہے۔ اور اس پر ثواب مترتب
ہونے کی کیوں امید کی جاتی ہے۔
صفحہ ۲۵ و ۲۸

ایمان کی ابتدائی حالت میں انکار سے
بچنا چاہیئے۔ صفحہ ۳۲

ایمانی امور من وجہ ظاہر اور من وجہ مخفی
ہوتے ہیں۔ صفحہ ۳۳ و حاشیہ صفحہ ۳۷

ایمانیات کو پردۂ غیب میں رکھنے کی
حکمت۔ صفحہ ۳۳ و ۳۵

ایمان بالغیب:-

۱۔ ایمان بالغیب سے ثواب اور درجات
اُخروی ملتے ہیں۔ ورنہ ایمان ایمان
نہیں رہتا۔ صفحہ ۳۵-۳۹

۲۔ جب خدا تعالیٰ اپنی ہستی اور عالم مجازات
وغیرہ کا پورا پورا ثبوت دے سکتا
تھا تا فلسفہ کے ظنی و وہمی دلائل کی حاجت
نہ رہتی۔ تو اس نے ایسا کیوں نہ کیا۔
صفحہ ۳۴-۳۵

ب

باوا نانک:-

۱۔ سب پوران اور شاستروں کو وید کی
طرح خدا کا کلام جانتے تھے۔ صفحہ ۱۳۹

۲۔ وید کی مخالفت کی اسلامی عقائد کو پسند
کیا۔ ایک گرنتھ خوان نرائن سنگھ
نے ہمارے روبرو ایک مجمع میں بیان
کیا۔ نماز پڑھ لیتے۔ در پردہ اسلام
قبول کرنے کو تیار تھے۔ ان کے اقوال
توحید اور روحوں کے مخلوق ہونے کے
متعلق۔ صفحہ ۱۶۹-۱۷۱

بُت پرستی وید کے ذریعہ پھیلی۔ صفحہ ۱۶۵-۱۶۷-۱۶۸

براہین احمدیہ:-

۱۔ توقف طبع براہین احمدیہ کی وجہ۔
ٹائیٹل پیج صفحہ ۲

۲۔ توقف طبع براہین پر معترضین کو فسخ
بیع کی اجازت باخذ کتب قیمت واپس
دی جائے گی۔ صفحہ ۲

۳- تین سو جُزو کی شرط ضروری نہ رہنا اور اس کی وجہ۔ صـ۲

۴- براہین احمدیہ میں معرفت حقانی کی براہین کا ذکر۔ صـ۲۷ حاشیہ

۵- کتاب براہین احمدیہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور و ملہم ہو کر بغرض اصلاح و تجدید دین تالیف کی ہے۔ اس کتاب میں دین اسلام کی سچائی دو طرح پر ثابت کی گئی ہے۔ اشتہار ملحقہ آخر سرمہ چشم آریہ۔ صـ۳۱۹

برکات:-

۱- قرآن مجید اپنی برکات و تنویرات کی رو سے اعجاز آفریں ہے۔ صـ۱۲

۲- قرآن مجید کی برکات روحانیہ یا اعجازی تاثیر کا ذکر۔ صـ۲۸ حاشیہ و صـ۱۴۷

۳- قرآن مجید کی اتباع سے برکاتِ النبیہ کا دل پر نازل ہونا۔ صـ۳۱ حاشیہ

۴- دوسرے کسی دین میں یہ برکتیں ہرگز نہیں۔ حاشیہ صـ۳۱

۵- رویت کی برکات۔ صـ۱۴۴-۱۴۵

۶- وید برکاتِ روحانیہ سے قاصر عاجز ہے۔ صـ۲۳۵

برہمن:-

۱- برہمنوں کی تعظیم اور ان کے اور شودروں کے متعلق منوسمرتی میں مختلف احکام۔ صـ۱۳۹-۱۴۱

۲- برہمنی کا گائے کی جون اور سخت سزا دینے پر اعتراض۔ صـ۱۴۰-۱۴۱

۳- برہمنی کو گائے کی منحوس جون سے نجات دلانے کے لئے ایک تجویز کہ سب بیل اور گائیں ماردی جائیں پھر ہندوؤں کا پرمیشر برہمنی کو ایسی سخت سزا دینے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ صـ۱۴۱

بقراط الحکیم، کا ان بیماروں کی شفاء کا ذکر کرنا جو قواعد طبی اور تجربہ کی رُو سے بالکل لا علاج تھے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ شفا بعض نادر تاثیرات ارضی یا سماوی سے ہے۔ صـ۵

بکرا:- دودھ دینے والا بکرا۔ صـ۱۵

بہشت:-

۱- مرلیدھر کے بہشت کے متعلق اس اعتراض کا جواب کہ اس میں عورتیں اور شراب کی جو اس دنیا میں ممنوع ہے نہریں ہوں گی۔ صـ۱۰۲

۲- بہشت کی نعمتیں رُوحانی و جسمانی دونو طور کی ہوں گی۔ صـ۱۰۳

۳- قرآن مجید کے بہشت اور وید کے مکتی خانہ

کا مقابلہ۔ ص ۱۱۳

بہشتی :-

۱۔ بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہوتی ہے۔ ص ۹۳

۲۔ بہشتی شراب دنیوی شراب سے بالکل مباین و مخالف ہے۔ اس پر آیات قرآنیہ۔ ص ۱۰۸-۱۰۹

۳۔ بہشتی شراب کا تخم محبت اور معرفت الٰہی ہے۔ ص ۱۰۹

بے باپ ولادت کا امکان اور اس کے دلائل

۱۔ علامہ شارح قانون کے نزدیک طبی قواعد کی رُو سے بے باپ ولادت ممکن ہے۔ ص ۴۸ و ۴۹

۲۔ بعض عورتیں جو بہت نادر الوجود ہیں۔ بباعث غلبہ رجولیت اس لائق ہوتی ہیں کہ ان کی منی دونوں طور قوت فاعلی وانفعالی رکھتی ہو۔ اور کسی سخت تحریک خیال شہوت سے جنبش میں آ کر خود بخود حمل ٹھہرنے کا موجب ہو جائے۔ ص ۴۸

پ

پرمیشر :-

۱۔ اگر خالق نہیں تو روح کی حقیقت سے بھی اسے اطلاع ہونا ضروری نہیں۔ ص ۱۷۸-۱۸۲ حاشیہ

۲۔ تناسخ کے ماننے سے تو پرمیشر ہاتھ سے گیا۔ دوسرے حرام و حلال میں گڑبڑ پڑ گئی۔ ص ۸۹

پنڈت :- دیکھو دیانند

پیدائش :- دیکھو خلق

۱۔ بن باپ پیدائش کے واقعات اور اس کا امکان۔ ص ۴۸-۴۹

۲۔ نئی پیدائش جب عشق الٰہی بقدر معرفت جوش مارتا ہے۔ اور جب محبت ذاتیہ پیدا ہو جاتی ہے۔ تو وہی دن نئی پیدائش کا پہلا دن ہوتا ہے۔ اور وہی ساعت نئے عالم کی پہلی ساعت ہوتی ہے۔ ص ۲۳۳

پیدائش عالم کی غرض دیکھو (اللہ تعالیٰ)

پیدائش کے دو طریق خلق اور امر دیکھو خلق۔ بعض رشی غیر طبعی طور پر پیدا ہوئے۔ ص ۱۳۶

پیدائش پسر موعود کی پیشگوئی پر لیکھرام کا اعتراض اور اس کا جواب۔ ص ۱۸۹ و ۱۹۰

نیز دیکھو اشتہار محک اخیار و اشرار

پیدائش انسانی کی ابتداء بروئے وید ص ۲۳۶

پیشگوئیاں :-

۱۔ راقم رسالہ کی ستر پیشگوئیوں کے گواہ تو خود قادیان کے آریہ سماجی ہیں۔ ص ۱۸۶

۲۔ دلیپ سنگھ کے پنجاب میں پہنچنے کی ناکامی کی پیشگوئی اور اس پر ایک اعتراض کا جواب۔ ص ۱۸۶-۱۸۹ و اشتہار محک اخیار و

اشرار . ص۱۸۸

۳- پیشگوئی مندرجہ اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء پر لیکھرام کے ایک اعتراض کا جواب۔ ص۱۸۹

۴- مرزا امام الدین کے بارہ میں ۳ر اگست ۱۸۸۵ء کو پیشگوئی کہ اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کی بے راہیوں کا وبال جلد تر اسے پیش ہے۔ اور معمولی رنج نہ ہوگا۔ ص۱۹۰-۱۹۱

۵- زمانہ حال کے لوگ وید کے پنجہ سے آزاد ہوجائیں گے۔ دیکھو (زمانہ)

۶- محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائبل میں پیشگوئیاں۔ حاشیہ ص۲۳۲-۲۳۶-۲۳۹

ت

تاثیر۔ قرآن مجید کی اعجازی تاثیر کا ذکر اور اس سے وید کی تعلیم و تاثیر کا مقابلہ۔ حاشیہ ص۲۸-۲۹

تاریخ :۔ شق القمر کا ذکر مہابھارت اور تاریخ فرشتہ میں۔ ص۷۸، ۷۹، ۲۳۱

تجلیات :۔ تجلیات الٰہی کا ایک دقیق راز۔ انسان کی تبدیلی حالات سے خدا بھی نئی تجلیات سے ظہور کرتا ہے ص۸۹

تصرفات خارجیہ کی انواع دیکھو (معجزات)

تصنیف :۔ وجہ تصنیف کتاب سرمہ چشم آریہ۔ ص۲-۶

تفسیر آیات قرآنیہ :۔

۱- وقودھا الناس والحجارۃ۔ یعنی بت اور مشرک اور نافرمان لوگ ہی اس آگ کے بھڑکنے کا موجب ہو رہے ہیں۔ حاشیہ ص۱۱۰

۲- سبحانک لا علم لنا الّا ما علّمتنا کی لطیف تفسیر۔ ص۵۶

۳- اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا اٰیۃ یعرضوا کی لطیف تفسیر اور معجزہ شق القمر کے ظہور کا ثبوت ص۶۳، ۷۱

۴- واما من خاف مقام ربّہ ونھی النفس عن الھوٰی کی لطیف تفسیر ص۹۵

۵- تفسیر آیات (۱) وسقاھم ربّھم شرابًا طھورًا (۲) انّ الابرار یشربون من کأسٍ کان مزاجھا کافورًا (۳) کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ (۴) وکأس من معین لایصدعون عنھا ولا ینزفون۔ (۵) وجوہٌ یومئذ ناضرۃ (۶) مَن کان فی ھذہٖ اعمٰی فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی ص۱۰۰، ۱۰۹

۶- قل الروح من امر ربّی کی لطیف تفسیر۔ ص۱۱۰، ۱۲۳

۷- الست بربکم قالوا بلیٰ - صـ۱۲۱

۸- الا له الخلق والامر - صـ۱۲۵

۹- یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً - الیٰ - ماخلقت ھذا باطلاً - صـ۱۴۳

۱۰- نحن اقرب الیہ من حبل الورید میں اللہ تعالیٰ کے انسان سے تعلق تام کی طرف اشارہ ہے - صـ۱۷۶ حاشیہ

۱۱- ھوالحیّ القیوم - صـ۱۷۶ حاشیہ

۱۲- رفع بعضھم درجات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں صـ۱۸۶و۲۰۳ حاشیہ

۱۳- والذین اٰمنوا اشد حبًّا للہ - حاشیہ صـ۲۰۵

۱۴- فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم اواشد ذکراً صـ۲۱۱ حاشیہ

۱۵- ثم دنیٰ فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ - صـ۲۱۷-۲۲۶ حاشیہ

۱۶- ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ - صـ۲۲۷ حاشیہ

۱۷- قل یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم (یہ سخن مقام جمع میں ہے) صـ۲۲۸ حاشیہ

۱۸- وقل جاء الحق وزھق الباطل میں حق سے مراد اللہ تعالیٰ - قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور باطل سے مراد شیطان اور اس کا گروہ اور شیطانی تعلیمیں ہیں - صـ۲۳۰ حاشیہ

تقویٰ: تمام کمال مدار ثواب اور استحقاق قرب و وصل الٰہی تقویٰ پر ہے اور تقویٰ کی حقیقت ایمان ہے - صـ۳۶ حاشیہ

تقلید:- فلسفی تقلید کے پھیلنے کا طریق صـ۵۱

تکبر:- خودبینی خدا اور بندے میں بہت جلد جدائی ڈالتی ہے - صـ۵۵

تمثّل:-

۱- روحانی امور بہشت میں جسمانی طور پر متمثل ہوں گے تسبیح و تقدیس الٰہی پھل دار درختوں کی طرح اور نیک اعمال پاک اور صاف نہروں کی صورت میں - صـ۱۰۹-۱۱۰

۲- عالم رؤیا میں معقولات کا محسوسات کے پیرایہ میں متمثل ہونا ظاہر ہے - اور اس کی مثالیں - صـ۱۱۰-۱۱۱

تناسخ:-

۱- تناسخ ماننے سے تمام خدائی باطل ہو جاتی ہے - صـ۶۳

۲- تناسخ قانون قدرت کے کلی طور پر منافی ہے - صـ۸۳

۳- تناسخ کی بناء۔ ص۸۵

۴- اس شبہ کا جواب کہ آریہ تو روح کے بطور تناسخ سورج، چاند، زمین سے تعلق پکڑلینے کے قائل ہیں۔ ص۸۵ حاشیہ

۵- تناسخ ماننے سے دنیا کی حوائج ضروریہ اور آرام و آسائش بدکاریوں سے ہی میسّر آسکتی ہیں۔ ص۸۶-۸۷

۶- تناسخ ماننے سے آریوں سے ایک تو خدا ہاتھ سے گیا۔ دوسرے حرام و حلال میں گڑبڑ پڑگئی۔ ص۸۹

توحید کے معنے۔ ص۹۷

تورات:- توریت میں آنحضرتؐ کے متعلق پیشگوئی کہ خدا سینا سے آیا سعیر سے طلوع ہوا۔ اور فاران کے پہاڑ سے چمکا۔ حاشیہ ص۲۳۲

ج

جارج سیل:- دیکھو سیل

جارج پورٹ:- یورپ میں علوم عربوں کے ذریعہ پھیلے اور ان کی علوم میں ترقی بحوالہ کتاب جان پورٹ۔ ص۱۴۵-۱۴۶

۲- فضائل قرآن بحوالہ جان پورٹ ص۱۴۷

جزء لایتجزیٰ ہندی میں پرکرتی کہتے ہیں۔ ان میں خاصیت کشش اتصال پائی جاتی ہے۔ اسی طرح روحوں میں بھی اجسام کی کشش اتصال رکھی ہے ص۱۵۹

جسم:-

۱- جسم اور روح کا آپس میں تعلق۔ ص۱۱۲

۲- اختلال جسمانی اختلال روحانی کا موجب ہوجاتا ہے۔ ص۱۱۳

۳- صدور افعال کاملہ انسانیت کے لئے ترکّب جسم مع الروح ہونا ضروری ہے ص۱۱۳

۴- بہشتی جسم ایک لطیف اور نورانی بدن ہوگا۔ ص۱۱۳

جنّت:- جنت دائمی ہے جس کی نہریں اسی دنیوی حیات میں جوش مارنی شروع کرتی ہیں۔ جس کے درخت اسی جگہ کی آبپاشی سے نشوونما پاتے جاتے ہیں ص۳

نیز دیکھو بہشت۔

جیون داس (منشی) سیکرٹری آریہ سماج لاہور کو روح کی فلاسفی بیان کرنے میں وید و قرآن کے مقابلہ کیلئے دعوت۔ ص۱۳۲

۲- سرمہ چشم آریہ کے ردّ کے درست قرار دینے کے لئے منشی جیون داس صاحب

بطور ثالث جو مجوزہ قسم کھا کر فیصلہ دیں تو پانسو روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اشتہار انعامی پانسو روپیہ۔ کتاب کا آخری ورق

۳۔ منشی جیون داس کو دعوت بغرض مقابلہ چِل روزہ۔ ص۲۵۹

ح

حاضرین مباحثہ کے اسماء۔ حاشیہ ص۶-۷-۹

حجاز:۔ نارِ حجاز جس کے نکلنے کی خبر ۶۵۲ برس پہلے نبی کریمؐ نے دی تھی۔ ص۵۴

حدوث:۔ کیفیت حدوث عارفوں پر بعد مجاہدات کشفی طور پر کھل جاتی ہے حاشیہ ص۱۲۶۔ نیز دیکھو (خلق)

حدیث:۔ طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة ص۱۳۴

حقیقت:۔

۱۔ حقیقت عیسویہ و حقیقت محمدیہ میں فرق۔

حقیقت عیسویہ مظہر اتم صفات الوہیت نہیں بلکہ اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔ اسی لئے بوجہ نقصان حضرت مسیح کو ابن سے تشبیہ دی گئی۔ برخلاف حقیقت محمدیہ کے کہ وہ جمیع صفات الٰہیہ کا اتم و اکمل مظہر ہے۔ اس لئے آسمانی کتابوں میں آنحضرتؐ کے آنے کو خدا کا آنا قرار دیا گیا ہے۔ ص۲۲۵ حاشیہ

۲۔ منکرین حقائق سوفسطائی ہیں۔ ص۲۲۶

۳۔ ایک چیز کا پیدا کر لینا اور اس کی حقیقت کامل طور پر جان لینا لازم و ملزوم ہیں۔

حاشیہ ص۱۷۸، ۱۸۱، ۲۱۵، ۲۲۱

حکماء:۔ دیکھو فلاسفر یا فلسفی۔

حمل:۔

۱۔ طب کی رو سے بغیر صحبت مرد عورت حاملہ ہو سکتی ہے۔ ص۴۸

۲۔ یونانیوں اور ہندوؤں میں بھی ایسے قصے پائے جاتے ہیں۔ رگ وید میں ہے کہ اندر دیوتا کی توجہ سے ایک رشی کی لڑکی کو حمل ہو گیا تھا۔

ص۴۸-۴۹

۳۔ پنڈت دیانند کے خیال کے مطابق صرف عورت کا نطفہ موجب حمل ہو جاتا ہے۔ رُوح شبنم کی طرح گھاس پات پر پڑتی ہے جس کے کھانے سے عورت کو حمل ہو جاتا ہے۔ حاشیہ ص۴۳، ۷۴، ۱۳۶

خ

خارق وخوارق :-

۱۔ خارق عادت امر کی حقیقت اور اس کا وقوع کیونکر ہوتا ہے۔ صفحہ ۳۰، ۵۷ حاشیہ

۲۔ خارق عادت اس کو کہتے ہیں جس کی کوئی نظیر نہ پائی جائے۔ صفحہ ۱۹ حاشیہ

۳۔ خارق عادت امور کی مثالیں :- بن باپ پیدائش۔ آگ میں نبات کا پیدا ہونا۔ بکرے کا دودھ دینا۔ مردوں کا عورتوں کی طرح دودھ پلانا۔ آگ کا بے تاثیر ہو جانا۔ بچھو کا ڈنگ نہ مارنا وغیرہ۔ صفحہ ۴۸-۵۱

۴۔ خرق عادت یا معجزہ کیا چیز ہے۔ حاشیہ صفحہ ۲

۵۔ خوارق اور معجزات قرآنی کی اقسام دیکھو معجزات۔

۶۔ خوارق کی کل جس سے عجائبات قدرتیہ حرکت میں آتی ہیں۔ انسان کی تبدیل یافتہ روح ہے۔ صفحہ ۵۸

۷۔ خوارق کے ظہور کا باعث۔ آتش محبت الٰہیہ کے ایک سخت استیلاء کے وقت عبودیت پھر ربوبیت کا کامل اثر پڑنے سے خوارق ظاہر ہوتے ہیں۔ صفحہ ۵۹

خُداتعالیٰ :-

۱۔ خداتعالیٰ کے وجود پر گواہی ہر ایک چیز کے اندر مستور ہے۔ صفحہ ۲۰۳

۲۔ خداتعالیٰ کی نادر وفاداریاں کن کے لئے ظاہر ہوتی ہیں۔ صفحہ ۵۹

۳۔ خداتعالیٰ کے وجود کی گواہی دینے والے ملہم بے شمار ہیں۔ اور یہ کہ وہی سب چیزوں کا خالق ہے۔ صفحہ ۱۶۷ حاشیہ

۴۔ خداتعالیٰ کی طاقتوں کو دوسروں پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے۔ صفحہ ۱۶۳ حاشیہ

۵۔ خدا کے معنے۔ خود آئندہ کہ وہ کسی کے پیدا کرنے کے بغیر خود بخود ہے۔ صفحہ ۹۸ حاشیہ

۶۔ خداتعالیٰ کی عزت وعظمت روح و مادہ کو صرف جوڑنے جاڑنے سے ہوتی ہے یا انہیں پیدا کرنے سے۔ صفحہ ۲۰۲، ۲۱۲

۷۔ خداتعالیٰ کی قدرتوں کو محدود ماننے میں نقص۔ صفحہ ۱۶

۸۔ خداتعالیٰ کا علم۔ دیکھو علم

۹۔ وید ایسا خدا پیش کرتا ہے جس سے حق جو آدمی نفرت کرتا ہے۔ صفحہ ۹۶، ۱۹۵

۱۰- خدائی کامل اور پوری خوبی اسی بات میں ہے کہ اس کی خدائی اسی کی غیر متناہی طاقتوں سے چلتی ہو۔ صفحہ ۱۱۵

۱۱- روحوں اور اجسام کو انادی اور غیر مخلوق ماننے سے خدا تعالیٰ کے وجود پر کوئی دلیل قائم نہیں ہو سکتی۔ صفحہ ۱۱۴، ۱۵۶، ۱۹۵، ۱۹۶

۱۲- روح و مادہ میں کشش اتصال خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ صفحہ ۱۵۹

۱۳- مثلث کی شکل اوّل سے خداوند کریم کے صانع عالم ہونے کا ثبوت۔ صفحہ ۱۶۱

۱۴- روح و مادہ کو قدیم ماننے سے خدا کی ہتک ہے۔ صفحہ ۲۰۵ - ۲۱۱

۱۵- خدا سینا سے آیا۔ سعیر سے طلوع ہوا۔ اور فاران کے پہاڑ سے چمکا۔ صفحہ ۲۳۲ حاشیہ

۱۶- وید اور قرآن کے پیشکردہ خدا کی طاقت کا مقابلہ۔ صفحہ ۲۰۷

۱۷- خدا کی ربوبیت عبادت الٰہی کی متقاضی ہے۔ صفحہ ۲۱۶۔ نیز دیکھو (اللہ)

خلاصہ:- مباحثہ شق القمر پر اعتراض کا جواب اور وید و قرآن کا مقابلہ الہامی ہونے کے لحاظ سے۔ ۲۲۳-۲۵۱

خلق:-

۱- ارادہ کی طاقت سے روح اور ہر چیز کو پیدا کیا۔ صفحہ ۲-۵۳

۲- عارفوں پر کشفی طور سے تمام ارواح و اجسام کا کلمات اللہ ہونا۔ اور حکمت کاملہ الٰہی سے پیدا اور ان کا مخلوق ہونا کھل جاتا ہے۔ صفحہ ۱۳۷ حاشیہ

۳- خلق اور امر میں فرق۔ خلق اس پیدائش کا نام ہے جبکہ پہلے وہ چیز کوئی اپنا وجود رکھتی ہو یعنی مرکب چیز کو کسی شکل یا ہیئت خاص سے متشکل ہونا۔ امر اس پیدائش کو کہتے ہیں جبکہ اس چیز کا کوئی کچھ بھی وجود نہ ہو یعنی بسیط چیز کا عدم محض سے پیدا کرنا۔ صفحہ ۱۲۷

خواب اور موت دو حقیقی بہنیں ہیں۔ صفحہ ۱۱۱

د

دائرہ کا انقسام دو قوسوں پر صفحہ ۲۴۵ حاشیہ

دائرہ:- ۱- دائرہ کا نقطہ مرکزی حقیقت محمدیہ ہے۔ صفحہ ۲۲۲ حاشیہ

۲- اسی نقطہ کو فلاسفہ کی اصطلاح میں عقل اوّل اور اصطلاحات اہل اللہ میں نقطہ احمد مجتبیٰ و محمد مصطفیٰ نام رکھتے ہیں۔ صفحہ ۲۲۲ حاشیہ

دعوت :-

۱- کوئی شخص عقائد حقہ مثل اثبات ہستی باری تعالیٰ یا اس کی توحید و خالقیت کے متعلق ایسی عقلی دلیل نہیں پیش کر سکتا۔ جو قرآن میں مذکور نہ ہو۔ آزمائش کے شائق کی ہم تسلی کرنے کے لئے مستعد ہیں۔ صفحہ ۲۵ حاشیہ

۲- نعماء بہشت سے متعلق قرآن مجید و وید کے مقابلہ کے لئے رسالہ لکھنے کے لئے دعوت اور سو روپیہ کا انعام جو کسی برہمو کے فیصلہ پر دے دیا جائے گا۔ غالب آنے کی صورت میں ہم کچھ نہیں مانگتے۔ صفحہ ۱۰۷-۱۰۸

۳- ماسٹر مرلیدھر کو دعوت کہ قرآن مجید سے پیشکردہ دلائل کے مقابلہ میں وہ بھی وید سے روحوں کے غیر مخلوق ہونے پر دلائل عقلیہ پیش کریں۔ بلکہ ہم قرآن سے دلائل پیدائش رُوح اور معارف علم رُوح پر رسالہ لکھیں۔ بالمقابل ماسٹر صاحب بھی ایسا ہی وید سے لکھیں یا منشی اندرمن مراد آبادی یا منشی جیونداس سکرٹری آریہ سماج لاہور یا کوئی اور صاحب جو صاحب العلم مسلّم ہوں لکھیں۔ ہم بطور پیشگوئی کہتے ہیں کہ ایسا مقابلہ وید سے ہونا ہرگز ممکن نہیں۔ بوعدہ انعام کو روپیہ جو شرائط کے مطابق دیا جائے گا۔ صفحہ ۱۲۲ و ۱۲۹-۱۳۲

۴- مسائل علم رُوح و مسائل علم اشیائے مادی کے بیان کرنے میں قرآن شریف اور وید کے مقابلہ کے لئے دعوت۔ صفحہ ۱۳۵

۵- متی باب سوم میں یوحنا کی پیشگوئی "جو میرے بعد آتا ہے" کا مصداق حضرت مسیح ہیں یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کے فیصلہ کے لئے چالیس دن تک کوئی ایسے پادری صاحب جو اپنی قوم میں بزرگ اور روح القدس کا بپتسمہ پانے کے لائق خیال کئے جاتے ہوں۔ اس عاجز کی رفاقت اور مصاحبت اختیار کریں۔ اگر کرشمہ روح القدس دکھلانے میں وہ غالب آجائیں تو ہم اقرار کریں گے کہ یہ پیشگوئی حضرت مسیح کے حق میں ہے اور اخباروں میں بھی چھپوا دیں گے۔ اور اگر ہم غالب آگئے تو پادری صاحب کو بھی ایسا کرنا ہوگا۔ صفحہ ۲۳۷-۲۳۸ حاشیہ

۶- ہم قرآن مجید کے معجزات پر رسالہ شائع کر دیں گے۔ اگر کسی آریہ وغیرہ کو خیال ہو کہ معجزہ نہیں تو وہ بھی وید

یا جس کتاب کو وہ الہامی سمجھتا ہے
تو اس سے وہ مقابلہ کرے۔ اس
صورت میں اپنے حق پہنچتا ہے کہ وہ
تمام معجزات قرآنی سے منکر ہو جائے
یا اور جو اور شرط قرار دی جائے وہ ہم
سے پوری کرے۔ صفحہ ۲۲۷

۷۔ کسی امر دینی میں وید اور قرآن
کے مقابلہ کے لئے دعوت اور مقابل
میں آنے والے کے لئے کسی ثالث
کے پاس انعام جمع کر دیا جائے گا
جو غالب ہونے کی صورت میں اسے
دیا جائے گا۔ اگر کوئی زندہ ہے تو
ہمیں اطلاع دے۔ تین ماہ کے عرصہ کا
تقرر میدان مقابلہ میں آنے کے لئے۔
صفحہ ۲۲۶-۲۲۹

۸۔ دعوت مباہلہ۔ دیکھو (مباہلہ)

دلیپ سنگھ (راجہ) کے ارادہ
سکونت پنجاب میں ناکامی کے متعلق
پیشگوئی۔ اشتہار محک اخیار و اشرار صفحہ ۲۱۸

دھرم جیون (رسالہ) مورخہ ۱۵ جولائی
۱۸۸۶ء کے حوالہ سے کہ پنڈت
دیانند بعض رموز بہبودی کو اشارہ
میں سمجھا گئے تھے کہ میرا ایمان ویدوں

پر نہیں رہا۔ صفحہ ۱۷۵

دہریہ:۔ نو تعلیم یافتہ لوگ جو فلاسفروں
کے جھوٹے فلسفہ پر فریفتہ ہیں۔ ان کا
الہیات سے انکار کا طریق اور شرعی
تکالیف کو اصول فلسفہ کا مخالف
جاننا۔ صفحہ ۳۸، ۳۹ حاشیہ

دیانند (پنڈت)

۱۔ ان کی اکثر تحریریں ایسی ہیں جنہیں غلطستان
کہنا چاہیئے۔ موٹی عقل کے تھے۔ خالص
اور مغشوش دلائل میں فرق نہ کر سکتے۔
گھبرا جاتے۔ جب اعتراضات ہوتے تو
سہو کاتب قرار دیتے اور اس کی متعدد
مثالیں۔ حاشیہ صفحہ ۶۸-۷۳

۲۔ اپنے وید بھاش میں لکھا ہے کہ نیستی
سے ہستی کبھی نہیں ہوتی جو ہے وہی
ظہور میں آتا ہے۔ صفحہ ۱۵۵، ۲۰۲

۳۔ انہوں نے وید کی تاویلات میں بہت
کوشش کی مگر کچھ بھی نہ کر سکا۔ صفحہ ۱۶۸

۴۔ لالہ شرمپت کی شہادت کہ پنڈت دیانند
پہلے روحوں کو مخلوق مانتے تھے۔
صفحہ ۱۷۳-۱۷۴

۵۔ دیانند کو عمر کے آخری حصہ میں ویدوں
کی بعض تعلیموں کی نسبت شکوک اور شبہات

پڑ گئے تھے - اور ویدوں پر ایمان نہیں رہا تھا بحوالہ دھرم جیون ۱۵ر جولائی ۱۸۸۶ء - صفحہ ۱۲۵

۶- آریہ دراصل دہریوں کے مددگار ہیں - صفحہ ۱۵۸

ر

ربوبیت عبادت الٰہی کی متقاضی ہے۔ صفحہ ۲۱۶

رشی :-

۱- وید کی رو سے صرف چار رشیوں کو الہام ہوا - صفحہ ۴۲ و ۱۹۲

۲- ایک رشی کی لڑکی کو اندر دیوتا کی توجہ سے حمل ہوگیا- صفحہ ۴۹ و ۱۳۶

۳- بعض رشی غیر طبعی طور پر پیدا ہوئے - صفحہ ۱۳۶

۴- ان رشیوں کے حالات نامعلوم ہیں - جن پر ویدوں کا نزول ہوا- صفحہ ۲۳۶

رگوید- رگوید میں لکھا ہے کہ ایک نیک بخت رشی کی لڑکی کو اندر دیوتا کی توجہ سے حمل ہوگیا تھا- صفحہ ۴۹

روح و ارواح :-

۱- ارواح کو اجسام سے ایک لازمی اور دائمی تعلق ہے۔ بتجربہ سے ایک ایک ذرہ جسم سے ایک ایک روح کا تعلق ثابت ہے۔ حاشیہ صفحہ ۸۵

۲- (الف) ارواح کو انادی اور غیر مخلوق ماننے سے جو خرابیاں اور قباحتیں لازم آتی ہیں- صفحہ ۶۲، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۸ و ۱۰۰ و ۱۴۹ و ۱۹۵ و ۲۰۵ و حاشیہ صفحہ ۱۷۷

(ب) پانچ قباحتوں کا ذکر- صفحہ ۹۱-۹۳

(ج) خدا کی ہتک ہوتی ہے صفحہ ۲۰۵ و ۲۱۱

۳- ارواح کے عجائب غرائب خواص (۱) قوت کشفی (۲) قوت عقلی (۳) قوت محبت- صفحہ ۹۲

۴- ارواح کے حادث و مخلوق ہونے پر قرآن شریف میں پانچ قطعی دلائل صفحہ ۱۱۹-۱۲۰

۵- ارواح و اجسام کا کلمات اللہ ہونا اور بحکمت کاملہ الٰہی مخلوق ہوجانا عارفوں پر بعد مجاہدات کشفی طور پر کھل جاتا ہے- حاشیہ صفحہ ۱۲۶

۶- ارواح و اجسام کے مخلوق ہونے کی دلیل خدا تعالیٰ کا کامل علم بھی ہے اور انادی ماننے کی صورت میں عقلاً ان کا علم ہونا بھی ضروری نہیں- صفحہ ۱۲۶ حاشیہ

۷- روح انسانی کے متعلق پنڈت دیانند کا نظریہ کہ وہ اوس کی طرح گھاس پات پر گرتی ہے- پھر کوئی عورت کھالیتی ہے اس سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور اس کی

تردید صفحہ ۴۲ و حاشیہ صفحہ ۴۳ و ۴۷

۸- روح و جسم کا آپس میں تعلق اور ایک دوسرے پر اثر- روح بغیر جسم انسانی ترقیات و لوازم حاصل نہیں کر سکتی۔ صفحہ ۱۱۲

۹- روح و مادہ کی مخلوقیت اور غیر مخلوقیت کے پیش نظر اسلامی اور آریہ سماجی عقیدہ کا موازنہ - صفحہ ۱۱۴

۱۰- روح کی مخلوقیت پر اس اعتراض کا جواب کہ نیست سے ہست ہونا محال ہے۔ صفحہ ۱۱۵-۱۱۹

۱۱- روح کی حقیقت - ماسٹر لیدھر کے اس اعتراض کا جواب کہ جب روح کی ماہیت مسلمانوں کے ہادی پر بھی ظاہر نہ ہوئی تو مسلمان کیا سمجھیں۔ صفحہ ۱۲۳

۱۲- روح عالم امر سے ہے یعنی کلمۃ اللہ یا ظل کلمہ ہے جو حکمت و قدرت الٰہی روح کی شکل پر وجود پذیر ہوگیا اور اسکو خدائی سے کچھ حصہ نہیں۔ صفحہ ۱۲۵

۱۳- روح کا علم حاصل کرنے کے لئے ایماندار اور عارف باللہ ہونا ضروری ہے صفحہ ۱۲۵

۱۴- (الف) پنڈت دیانند کے اس اعتقاد کی تردید کہ روح جسم ہے- حاشیہ صفحہ ۴۶

(ب) روح اگر جسم ہے جیسا کہ پنڈت دیانند کا خیال ہے تو اس سے انقسام روح لازم آتا ہے- صفحہ ۱۳۲ حاشیہ

۱۵- روح کے مخلوق ہونے کی دلیل - صفحہ ۱۵۱

۱۶- روح اور ہر ایک چیز کے مخلوق ہونے کی دلیل- صفحہ ۲۳۱

۱۷- روح و ذرات کو انادی ماننے سے خدا کے وجود پر کوئی دلیل قائم نہیں ہو سکتی- صفحہ ۱۱۲، ۱۴۹، ۱۵۷، ۱۹۵ و ۱۹۷ -

۱۸- روح و مادہ کے انادی ماننے کی صورت میں ان کے جوڑنے کے لئے تیسرے وجود کی ضرورت کی دلیل از ماسٹر لیدھر اور اس کا جواب - صفحہ ۱۵۵ و ۱۵۶

۱۹- علم روح کے متعلق رسالہ لکھنے کیلئے چیلنج و دعوٰی اور دلیل اپنی الہامی کتاب سے ہو- صفحہ ۱۳۰-۱۳۱-۱۹۵

۲۰- علم روح اور مسائل علم اشیائے مادی کے قرآن و وید سے مقابلہ کا مطالبہ- صفحہ ۱۳۱-۱۳۵

۲۱- روحیں بوجہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے نکلنے کے اپنے صانع کی سیرت و خصلت سے اجمالی طور پر کچھ

حصہ رکھتے ہیں۔ اور ہماری روحوں میں
اپنے رب کے نقوش اور اس کی صفات
کے آثار آ گئے ہیں۔ جیسے بیٹے کی صورت
میں باپ کے کچھ نقوش آ جاتے ہیں۔ صفحہ ۱۲۱

۲۲۔ (الف) اس خیال کا رد کہ روحیں اور
مواد اجسام خود بخود ہیں اور اس سے
اثبات صانع میں کوئی حرج لازم نہیں
آتا اور صرف جوڑنا جاڑنا اثبات صانع
کے لئے کافی ہے۔ صفحہ ۱۶

(ب) صرف جوڑنے جاڑنے کے ناقص
اعتقاد سے جو خرابیاں لازم آتی ہیں۔
صفحہ ۹۵-۱۷۲-۱۹۵-۲۰۴

۲۳۔ (الف) روحوں کے مخلوق ہونے پر
دلیل منطقی بشکل اول جو بدیہی الانتاج ہے۔ صفحہ ۱۲۱

(ب) روحوں کے مخلوق ہونے پر دلیل
پر اس نقض کا جواب کہ خدا تعالیٰ کی
ذات بھی عجائب قدرت و حکمت پر
مشتمل ہے کیا اس کے لئے بھی کسی موجد
کی ضرورت ہے؟ صفحہ ۱۶۳-۱۶۶ حاشیہ

۲۴۔ روحوں اور اجزائے صغار عالم کا غیر
مخلوق اور قدیم اور انادی ہونا خلاف
عقل ہے۔ صفحہ ۶۲

۲۵۔ روحیں خاص خاص استعدادیں اور
طاقتوں میں محصور اور محدود ہیں۔ صفحہ ۱۱۹
روحیں اپنی بقا اور تکمیل کے لئے ایک
کامل ذات کی محتاج ہیں۔ صفحہ ۱۱۹

۲۶۔ روحیں اجمالی طور پر ان سب متفرق
الٰہی حکمتوں اور صنعتوں پر مشتمل ہیں جو
اجرام علوی اور سفلی میں پائے جاتے
ہیں۔ صفحہ ۱۲۰

۲۷۔ روحوں میں عجیب خواص اور عجیب قوتوں
اور استعدادوں کا ذکر قرآن مجید سے۔
صفحہ ۱۹۶-۱۹۹

۲۸۔ وید کی رو سے سورج چاند اگنی وایو
میں روح ہے۔ صفحہ ۸۵ حاشیہ

رُوحانی:-

۱۔ اس اعتراض کا جواب کہ روحانی امر کیونکر
شراب کے طور پر نظر آئیگا۔ صفحہ ۱۰۹-۱۱۱

۲۔ روحانی مراتب۔ ایقان۔ عرفان
اطمینان۔ یہ سب ایمانی مرتبہ پر مترتب
ہوتے ہیں اس کے بغیر نہیں ملتے۔ صفحہ ۳۰-۳۲

۳۔ صحابہ کی روحانی ترقی کا باعث صفحہ ۲۹ حاشیہ

۴۔ (الف) برکات روحانیہ جیسے اعجاز تاثیری
(قرآن شریف) کہنا چاہیئے۔ صفحہ ۲۵ حاشیہ

(ب) وید برکات روحانیہ اور محبت الٰہیہ تک
پہنچانے سے قاصر ہیں۔ صفحہ ۲۲۵

رؤیا۔ عالمِ آخرت کے کچھ اسرار اس زندگی میں معلوم کرنے کا ذریعہ عالمِ رؤیا ہے۔ جس کا عام قانون یہ ہے کہ وہ روحانیت کو جسمانیات سے متمثل کرتا اور معقولات کو محسوسات کا لباس پہناتا ہے۔ صلا۱۱

رؤیتِ ہلال:۔

۱۔ اس اعتراض کا جواب کہ مسلمانوں کو چاند وغیرہ کی حقیقت معلوم نہیں کہ کب نکلتا ہے کب چھپتا ہے۔ عید آتی ہے تو مسلمان شبہ میں پڑ جاتے ہیں۔ صلا۱۳۷

۲۔ یورپ کے حکماء نے بھی رؤیت کو زیادہ معتبر سمجھا تو آلات دوربینی و خورد بینی ایجاد کئے اور اجرامِ علوی و سفلی کے متعلق صداقتیں معلوم کیں۔ یہ رؤیت کی برکات ہیں۔ صلا۱۴۳-۱۴۵

۳۔ اسلام کے صیام و افطار کے رؤیت ہلال پر مدار رکھنے میں بہت سے فوائد تھے۔ خواہ نخواہ اعمال دقیقہ نجوم کو عوام الناس کے گلے کا ہار نہ بنایا۔ صلا۱۴۴

ز

زمانہ حال کے لوگ روح و مادہ کو قدیم نہیں مانیں گے۔ یا تو دہریہ بن جائیں گے یا سعادتمند ہوئے تو رب العالمین پر ایمان لے آئیں گے اور اپنی مخلوقیت کا اقرار کرینگے مگر اب وید کے پنجہ سے بہر حال آزاد ہو جائیں گے۔ صلا۱۶۴

زبور کی پیشگوئی بحق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صلا۲۲۳-۲۲۴ حاشیہ

س

سراج منیر:۔

(الف) قرآن مجید کے متبعین کو جو روحانی انعامات ملتے ہیں ان کا ذکر سراج منیر میں کیا جائے گا۔ صلا۳۱

(ب) یہ رسالہ پیشگوئیوں پر مشتمل ہوگا۔ صلا۱۹۰

سُرخی کے چھینٹے والا نشان۔ صلا۱۳۱ حاشیہ

سُرمہ چشم آریہ:۔

۱۔ وجہ تالیف کتاب سرمہ چشم آریہ صلا۴-۵-۶

۲۔ مؤلف کتاب ہذا کا اسلام سے متعلق دعویٰ کہ عقائد حقہ اسلام پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا صلا۵ (دیکھو اسلام)

سکھ۔ سکھوں کے دورِ حکومت میں جو صرف پچاس سال پنجاب میں رہا مظالم۔ گائے کو زخم لگ جائے یا کبھی کسی فاقہ کش کے ہاتھ سے ذبح کئے جانے پر چار ہزار سے زائد مسلمان درد انگیز اور بے رحمی کے

طریقوں سے قتل کئے گئے، جلائے گئے
اور پھانسی دیئے گئے۔ ص۱۳۸

سکھ آریوں کو نصیحت۔ ص۱۶۹

سوفسطائی:۔ فلاسفروں میں سے حقائق
اشیاء کے منکرین کا نام ہے۔ ص۲۶

سیل:۔ جورج سیل کی شہادت برنباس
کی انجیل کے متعلق کہ اس میں نبی کریمؐ
کے متعلق پیشگوئی ہے۔
(بحوالہ ترجمہ قرآن شریف ص۱ و
اظہار عیسوی مصنفہ پادری ٹھاکرداس)
حاشیہ ص۲۳ و حاشیہ در حاشیہ
متعلقہ ص۲۳

ش

شرمپت (لالہ) کی شہادت کہ پنڈت
دیانند پہلے روحوں کو مخلوق مانتے تھے۔
ص۱۴۲

شق القمر:۔
۱۔ ماسٹر مرلیدھر کے معجزہ شق القمر پر اعتراض
کا پس منظر۔ ص۱۱
۲۔ شق القمر پر اعتراض کا جواب۔
ص۱۲-۱۵
۳۔ مسلمانوں کے نزدیک معجزہ شق القمر
مدار ثبوت اسلام نہیں۔ ص۱۲
۴۔ شق القمر معجزات تصرفات خارجیہ میں
سے ہے۔ ص۱۵-۱۶ حاشیہ
۵۔ شق القمر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی دعا سے ہوا۔ ص۱۶ حاشیہ
۶۔ شق القمر پر اس اعتراض کا جواب کہ
وہ قوانین قدرتیہ اور علوم طبعی و ہیئت
کے خلاف ہے۔ ص۲۳-۲۴-۶۸
۷۔ (الف) شق القمر پر ماسٹر مرلیدھر
کا اعتراض کہ
۱۔ محمد صاحب نے چاند کے دو ٹکڑے
کرکے دو آستینوں سے نکال دیا۔
۲۔ ایسا ہونا خلاف عقل اور قانون قدرت
کے برخلاف ہے۔
۳۔ اس سے انتظام عالم میں فرق آتا ہے۔
۴۔ کسی ملک کی تاریخ میں اس کا ذکر نہیں
پایا جاتا۔ ص۶۰
(ب) اور اس کا جواب:۔
۱۔ سراسر بے بنیاد اور باطل اس کا ذکر نہ
قرآن میں نہ حدیث صحیح میں ہے یہ ایسا
ہی ہے جیسے کوئی آریوں سے کہے کہ
آپکے ہاں لکھا ہے مہادیو جی کی لٹوں
سے گنگا نکلی ہے۔ ص۶۱

۲۔ کا جواب کہ قادر مطلق کو یہ قدرت حاصل ہے کہ ایسے پُرحکمت طور سے یہ فعل ظہور میں لائے کہ اس کے انتظام میں بھی کوئی خلل عائد نہ ہو۔ ص ۶۱-۷۰

اس میں کوئی استبعاد عقلی نہیں۔ اگر ہو بھی تو انسان کی ناقص عقل کب ہر ایک کام ربّانی کو پہنچ سکتی ہے۔ ص ۶۴

۸۔ شق القمر کا تاریخی ثبوت :۔

۱۔ قرآن مجید سے ص ۶۲-۷۳-۲۳۱

۲۔ ہندوؤں کی معتبر کتاب مہابھارت کے دہرم پرب میں بیاس جی بھی مؤلف تاریخ فرشتہ نے مقالہ یازدہم میں شق القمر کے معجزہ کے متعلق ہندوؤں سے ایک شہرت یافتہ روایت نقل کی ہے۔ ص ۷۹-۲۳۱

۹۔ شق القمر پر اس اعتراض کا جواب کہ قرآن کا بیان تاریخی ثبوت نہیں کہلا سکتا۔ ص ۷۹-۸۱

۱۰۔ شق القمر کا کشفی ہونا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ نبی کی قوتِ قدسیہ کے اثر سے دیکھنے والوں کو کشفی آنکھیں عطا کی گئی ہوں اور جو انشقاق قربِ قیامت میں پیش آنے والا ہے اس کی صورت ان کی آنکھوں کے سامنے لائی گئی ہو۔ ص ۲۲۹

شودر :۔ دیکھو (برہمن)

شیو نرائن اگنی ہوتری (پنڈت)

بطور امین نام پیش کیا ہے جن کے پاس روپیہ جمع کرایا جائے گا۔ تا وہ اگر سمجھیں کہ آریہ نے روح کی کیفیت وید سے بیان کرنے میں قرآن کا مقابلہ کر دیا ہے تو انعام دے دیں۔ ص ۱۳۳

شیطان :۔ وہ خسیس وجود جو سلسلہ خط خالقیت میں انتہائی نقطہ انخفاض پر واقع ہے اور اس کی حقیقت۔ حاشیہ ص ۲۰۰

ص

صادق :۔ مومن خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہوتا ہے۔ ص ۳۹

صانع :۔ روحیں جو خدا کے ہاتھ سے نکلی ہیں۔ اپنے صانع کی سیرت و خصلت سے اجمالی طور پر حصہ رکھتی ہیں۔ ص ۱۲۱

صحابہ :۔ صحابہ کی روحانی ترقی اور حیرت انگیز انقلاب کا باعث کیا چیز ہوئی۔ ص ۲۸-۲۹ حاشیہ

صفاتِ الٰہیہ :۔

۱۔ بعض صفات کاملہ کا ذکر اور ان کا

مخلوق سے تعلق۔ صـ۳

۲۔ آثار الصفات کا نام سُنۃ اللہ یا قانونِ قدرت ہے۔ صـ۳۴

۳۔ صفت کا محدود ہونا ذاتِ باری کے محدود ہونے کو مستلزم ہے۔ صـ۱۱۷

۴۔ صفت علم باری تعالیٰ دیکھو...... اللہ تعالےٰ۔

۵۔ صفت وحدت کا اثر مخلوقات میں۔ حاشیہ صـ۱۸۹

صنعت:۔ صنعت الٰہی و انسانی میں امتیاز صـ۱۴۹

صانع:۔

(الف) روحیں جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے نکلی ہیں۔ اپنے صانع کی سیرت و خصلت سے اجمالی طور پر حصّہ رکھتی ہیں۔ صـ۱۲۱

(ب) فن منطق کی شکل اوّل سے خداوند کریم کا صانع عالم ہونا۔ صـ۱۶۱-۱۶۲

صلوٰۃ:۔ صلاۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اور اصحاب پر صـ۲

ط

طب کی رُو سے ایک عورت کا بغیر صحبت مرد کے حاملہ ہونا ممکن ہے۔ صـ۴۸

ع

عادات:۔

۱۔ عادات ازلیہ و ابدیہ خدائے کریم سے کوئی چیز باہر نہیں۔ مگر اس کی عادات جو بنی آدم سے تعلق رکھتی ہیں۔ دو طور کی ہیں۔

عادات عامہ جو سب پر مؤثر ہوتی ہیں۔ **عادات خاصہ** جو صرف خواص سے متعلق ہیں۔ جب انسان اپنی بشری عادتوں کو جو اس میں اور اسکے رب میں حائل ہیں شوق توصل الٰہی میں توڑتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ بھی اس کیلئے اپنی عام عادتوں کو توڑ دیتا ہے۔ صـ۵۶

عالم:۔

۱۔ عالم کی پیدائش کی غرض دیکھو (اللہ)

۲۔ خدا تعالیٰ نے اپنے عجیب عالم کو تین حصّہ پر منقسم کر رکھا ہے۔

۱۔ عالم ظاہر ۲۔ عالم باطن۔

۳۔ عالم باطن در باطن جو عالم غیب محض ہے اور اس عالم پر کشف اور وحی اور الہام کے ذریعہ سے اطلاع

ملتی ہے۔ صفحہ ۱۲۷-۱۲۸ حاشیہ

۳- **عالم ثالث** یعنی عالم باطن در باطن کی کیفیت اور اس کے عجائبات اور نادر مکاشفات مؤلف نے قریب پانچ ہزار کے بچشم خود دیکھے اور اس کی مثال۔ صفحہ ۱۲۹-۱۳۱ حاشیہ

۴- **عالم عقل** جس تک عقل کی رسائی ممکن ہے اس کے اسرار بھی عقل معلوم نہیں کر سکتی اور اس کی مثالیں۔ صفحہ ۱۳۲ حاشیہ

۵- **عالم مجازات** امور مبداو معاد عالم مجازات کے متعلق فلسفیوں اور انبیاء کے طریق کا فرق۔ صفحہ ۳۵-۳۶ حاشیہ

عبادت:-

۱- عبادت کی جڑ تلاوت کلام الٰہی ہے۔ صفحہ ۲۲۵

۲- عبادت سے غرض اور اس کی ضرورت صفحہ ۲۱۶-۲۲۰

۳- خدا کی ربوبیت عبادت الٰہی کی متقاضی ہے۔ صفحہ ۲۱۶

عبداللہ سنوری (مولوی) سُرخی کے چھینٹے والے کشف کے وقت موجود تھے اور دو یا تین قطرے سُرخی کے ان کی ٹوپی پر بھی پڑے۔ صفحہ ۱۳۲ حاشیہ

عجائب وغرائب:-

۱- نادر الوقوع عجائبات کی مثالیں۔ صفحہ ۵۱

۲- عجائبات الٰہی کا میدان تجارب محدودہ کے ظرف میں نہیں سما سکتا۔ صفحہ ۵۳

عرب:-

۱- عرب کی حالت قبل از بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ صفحہ ۲۸ حاشیہ

۲- اہل عرب میں روحانی انقلاب اور اس کی وجہ۔ صفحہ ۲۹ حاشیہ

۳- اہل عرب کی علوم میں ترقی اور یورپ میں انہی کے ذریعہ علوم پھیلے۔ صفحہ ۱۲۵ حاشیہ

عرفان کی حقیقت جسے **عین الیقین**۔ **ہدایت** اور **بصیرت** سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ صفحہ ۲۶-۳۹

نیز دیکھو معرفت الٰہی۔

عقائد:-

۱- پنڈت دیانند کی تبدیلئے عقائد کی عادت اور اس کی مثالیں۔ صفحہ ۶۹-۷۰ حاشیہ

۲- پنڈت صاحب کے اس اعتقاد کی تردید کہ روح جسم ہے۔ صفحہ ۷۶ حاشیہ

عقل :-

۱- بلند تر از عقل ہونا شے دیگر ہے اور خلاف عقل ہونا شے دیگر ص۶۴

۲- اس دنیا میں صاحب کشف پر ایسے اسرار ظاہر ہوتے ہیں کہ عقل ان کی کنہ کو سمجھنے میں بکلی عاجز رہ جاتی ہے۔ حاشیہ ص۱۳۰

۳- عقل انسانی قدرت ربّانی کے اسرار تک نہیں پہنچ سکتی۔ ص۱۱۸

۴- مناسب حدود کے اندر عقل کام دے سکتی ہے۔ ص۱۱۸-۱۱۹

۵- اس امر کا جواب کہ اگر عقل اسرار قدرت (جو ماخذ علم و حکمت ہیں) نہیں سمجھ سکتی تو پھر وہ کس کام کی ہے۔ ص۱۱۸

۶ فلاسفہ میں نقطہ حقیقت محمدیہ کو عقل اوّل کہتے ہیں۔ ص۲۲۲-۲۲۳ حاشیہ

۷- ابھی تک کسی عقل نے خواص قمری و شمسی پر احاطہ نہیں کیا۔ ص۲۲۵

علم :-

۱- علم کی تین قسمیں :-

(۱)- علم الیقین جسے ایقان بھی کہا جاتا ہے۔ (۲) عرفان جسے عین الیقین (۳) حق الیقین جسے اطمینان کے نام سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ ص۲۶-۳۰

۲- ایک بڑے فلاسفر کا قول ہے میں نے علم اور تجربہ میں ترقیات کیں۔ آخری علم اور تجربہ یہ تھا کہ مجھ میں کچھ علم اور تجربہ نہیں۔ ص۵۵

۳- عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ ص۲۲۵

۴- علم روح کے متعلق رسالہ لکھنے کا چیلنج۔ ص۱۸۵

۵- علم الٰہی :-

(الف) علم الٰہی کا ایک نہایت باریک نکتہ۔ ص۳۱

(ب) اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز موجود و معدوم کا علم رکھتا ہے۔ ص۱۷۷

(ج) علم ممکنات قبل وجود ممکنات خدا تعالیٰ کے لئے ہونا ضروری ہے پس ممکنات باسرہا معلومات الٰہیہ میں داخل ہیں۔ ص۱۷۷ حاشیہ

۶- علم کامل اور خلق

۱- جو شخص کسی چیز کی نسبت پورا پورا علم رکھتا ہے۔ وہ اس کے بنانے پر بھی قادر ہے۔

ص۱۷۸ حاشیہ و ص۱۸۱، ۲۱۵-۲۲۱

۲- اس شبہ کا جواب کہ اگر کسی

چیز سے متعلق کامل علم اس کے پیدا کرنے پر قدرت کو مستلزم ہے تو کیا خدا تعالیٰ جس کا علم اپنی ذات کے متعلق بھی کامل ہے اپنی مثل بنانے پر قادر ہے ص ۱۸۲ ح

۷۔ علوم :۔

۱۔ علوم جدیدہ کا سلسلہ منقطع ہوتا نظر نہیں آتا۔ خواص الاشیاء ختم نہیں ہو سکتے۔ ص ۴۵

۲۔ قرآن مجید میں اعجاز علمی۔ وہ علوم کئی قسم کے ہیں۔ (۱) علوم معارف دین۔ (۲) علم خواص روح و علم نفس (۳) علم مبدأ و معاد و دیگر امور غیبیہ ص ۲۶-۲۷ ح

(۴) علوم قرآن دیکھو (قرآن)

عشلی۔ ایک جانی عزیز جس کا وجود محبت اور ایمان سے خمیر کیا گیا تھا۔ آنحضرت کے بستر پر باشارہ نبوی ہجرت کیوقت لیٹا رہا۔ ص ۱۷ حاشیہ

عوام :۔ عوام مسلمانوں کا عوام ہندوؤں سے مقابلہ۔ ہندوؤں کے عوام پر سادہ لوحی، وہم پرستی اور عجائب پرستی ختم ہے۔ ایک ہندو نے ریل کو دیکھ کر سجدہ کر دیا۔ ہندوؤں کے خواص بھی علوم فلسفیہ سے بکلی بے خبر اور غافل محض ہیں۔ اور اس کا ثبوت۔ ص ۱۳۷

عورت :۔

۱۔ طب کی رو سے ایک عورت بغیر صحبت مرد حاملہ ہو سکتی ہے۔ ص ۴۸

۲۔ دیانند کے خیال کے مطابق صرف عورت کا نطفہ موجب حمل ہوتا ہے اور روح شبنم کی طرح گھاس پات پر پڑتی ہے اور اس کے کھانے سے عورت حاملہ ہو جاتی ہے۔ ص ۱۳۶

غ

غرض :۔

۱۔ مذہب قبول کرنے کی غرض ص ۲۰۳

۲۔ الزامی جواب کی غرض۔ ص ۸۳

۳۔ پیدائش دنیا کی غرض یہ ہے کہ تا وہ اپنی صفات کو شناخت کرائے۔ ص ۲۱۸

غیب :۔ غائب چیزوں پر ایمان لانے کی وجہ۔ ص ۳۵-۳۹

ف

فرشتے :۔

۱۔ ظاہری فرشتے تو معلوم ہی ہیں۔ مگر پاک اخلاق اور پاک حالتیں اور جوش و

محبت اور صدق و صفا و تبتل و وفا وغیرہ
ایک قسم کے فرشتے ہی ہیں۔ ص۲۱ حاشیہ
۲۔ آتشِ شوقِ الٰہی اپنے کمالِ اشتعال کی
حالت میں دخلِ شیطان سے محفوظ رکھنے
کے لئے ملائکۂ حفاظت میں شمار کی جاتی
ہے۔ ص۲۲ حاشیہ

فطرت:۔ فطرت میں قوتِ الہام و کشف
رکھنے کا فائدہ۔ ص۳۹

فلاسفر:۔
۱۔ دہریہ ہیں۔ دیکھو دہریہ۔
۲۔ دوسرے درجہ کے فلاسفروں کو جو
لوگوں کے لعن و طعن سے ڈر کر کئی باتوں
کو ظنی طور پر تسلیم کر بیٹھے ہیں۔ انہیں
اعلیٰ درجہ کے فلاسفر نالائق سوسائٹی
کے بدنام کنندہ خیال کرتے ہیں۔
ص۲۳-۲۴
۳۔ بعض فلاسفر حقائق اشیاء کے منکر
ہو گئے۔ ص۲۶
۴۔ فلاسفر اور مومن میں فرق۔ ص۵۵
۵۔ فلاسفروں کا اپنی رائے میں کچا اور
جلد متذبذب ہو جانا۔ ص۲۷
۶۔ فلاسفروں اور حکماء کی ٹھوکر کی وجہ۔
ص۵۵

فلسفی:۔
۱۔ خشک فلسفی جو عشقِ الٰہی اور اس کی بزرگ
ذات سے غافل اور روحانیت اور
مذہب کی حقیقت سے دور ہیں انہیں
بدلائل شافیہ راہ راست کی طرف
پھیرنا چاہتا ہوں۔ ص۲۲
۲۔ وہ سچا فلسفی نہیں ہو سکتا جو کشف
اور الہام پانے کی قوت کو معطل اور
بیکار اور ہزاروں مقدسوں کی شہادت
کو رد کرتا ہے۔ ص۲۱
۳۔ فلسفیوں اور حکماء کے خیالات ہمیشہ
پلٹا کھاتے رہے ہیں اور اس کا سبب۔ ص۴۳
۴۔ فلسفیوں کی دلی حالت خراب ہے ص۵۵
۵۔ فلسفیوں کی پُر غرور روحیں مقامِ وحدت
کے حصول سے بے نصیب اور دل کے
غریب اور سادہ لوحوں کو یہ حالتیں اللہ تعالیٰ
نے نصیب کیں۔ ص۵۹
۶۔ حال کے فلسفیوں کی تحقیقاتوں نے
کھول دیا ہے کہ کرۂ شمس و قمر وغیرہ
جانداروں کی آبادی سے خالی نہیں
پنڈت دیانند اور اس کے پیرو بھی
اس کے قائل ہیں۔ ص۵۸ حاشیہ
۷۔ فلسفیوں اور نبیوں کا خدا تعالیٰ اور

عالم مجازات اور دیگر امور مبدأ و
معاد ماننے میں مختلف طریقہ۔ ص ۳۶/۲

ق

قاب قوسین کی لطیف تشریح۔
ص ۲۱۶-۲۲۱/۲

قادر۔ اس اعتراض کا جواب کہ امر خلاف
قانون قدرت پر خدا تعالےٰ کے قادر
مطلق ہونے کی وجہ سے یقین کرنا درست
نہیں۔ ص ۵۲

قانون۔ علامہ شارح قانون جو طبیب
حاذق ہے۔ اس کی رائے بن باپ
ولادت اور نادر الظہور اشیاء
کے متعلق۔ ص ۴۸-۴۹

قانون قدرت :-

۱۔ پر بحث اور یہ کہ قوانین قدرتیہ
غیر محدود ہیں۔ صرف اپنے مشاہدہ
وتجربہ کی بناء پر کسی چیز کو قانون قدرت
سے باہر قرار دینا درست نہیں اور
اس پر دلیل۔ ص ۲-۱۵-۴۳-۵۲-۵۳

۲۔ قانون قدرت کی حد بست کرنے کی
صورت میں امور جدیدہ کا دریافت
کرنا غیر ممکن ہو جاتا ہے۔ ص ۴۳ و ۵۳

۳۔ قانون قدرت آثار الصفات کا
نام ہے اسی طرح سنت اللہ ہے ص ۲۱

۴۔ عادت الٰہیہ دوسرے لفظوں میں
قانون قدرت ہے۔ ص ۵۵

۵۔ قانون قدرت خدا تعالیٰ کے ان
افعال سے مراد ہے جو قدرتی طور
پر ظہور میں آئے ہیں یا آئندہ ہونگے۔
ص ۴۵-۸۸

۶۔ قانون قدرت کے پابند کہلانیوالے
اپنی رائے میں کچے اور جلد متذبذب
ہو جاتے ہیں۔ ص ۴۷

۷۔ قانونِ قدرت میں ندرت خواص کی
مثالیں۔ ص ۴۷-۵۲

۸۔ اصول تناسخ قانون قدرت اور
خدا تعالےٰ کے قادر ہونے کے منافی
ہے۔ ص ۸۲-۱۰۰

۹۔ قوانین قدرت کو محدود ماننے
سے ذات الٰہی میں جو نقص لازم آتا
ہے۔ ص ۱۶-۱۷

قدرت :-

۱۔ خدا تعالےٰ کی قدرتوں کو محدود ماننے
میں نقص۔ ص ۱۶

۲۔ قدرت اللہ پر اعتراض کرنا خود

ایک وجہ سے انکار خدا تعالیٰ ہے اور
اس کی وجہ۔ ص۹۳

۳۔ اس سوال کا جواب کہ خدا تعالیٰ
کی وہی قدرت قابل تسلیم ہے۔ جو
ہماری سمجھ میں آئے۔ ص۱۱۷

۴۔ قدرت ربانی یہی ہے کہ عقل انسانی
اس کے اسرار تک نہ پہنچ سکے۔ ص۱۱۸

۵۔ عقل انسانی قدرت ربانی کے اسرار
تک نہیں پہنچ سکتی۔ ص۱۱۸

۶۔ قدرت غیبی سے بعض کشفی امور جن کا
خارج میں کوئی نام و نشان نہیں ہوتا
وجود خارجی پکڑ لیتے ہیں۔ ص۱۳۱/۲

۷۔ قرآن اور وید کے پیشکردہ خدا کی
قدرت کا مقابلہ۔ ص۲۰۰

قدیم:-

۱۔ روح و مادہ کو قدیم و انادی ماننے
سے قباحتیں۔ ص۹۱-۱۰۰-۱۱۴
وحاشیہ ص۱۷۷ و ص۱۹۵ و ص۲۰۵

۲۔ روح و مادہ کا قدیم و انادی و
غیر مخلوق ہونا خلاف عقل ہے۔ ص۹۲

قرآن شریف:-

۱۔ کلام الٰہی نے مسلمانوں کو دوسرے
معجزات سے بکلی بے نیاز کر دیا ہے۔ ص۱۲

۲۔ نہ صرف اعجاز ہے بلکہ اپنی برکات و
تاثیرات کی رو سے اعجاز آفریں
بھی ہے۔ ص۱۲

۳۔ قرآن شریف کو خارجیہ معجزات کی
کچھ حاجت نہیں۔ وہ اپنی ذات میں
ہزارہا معجزات عجیب و غریب کا
جامع ہے۔ ص۱۳

۴۔ قرآن شریف میں معجزات عقلیہ علمیہ و
برکات روحانیہ کا ثبوت آیات
قرآنی سے۔ ص۱۲-۱۵/۲

۵۔ قرآن شریف کے معجزات تصرفات
خارجیہ کا ذکر۔ ص۱۵-۲۰/۲

۶۔ قرآن غایت درجہ خارق عادت
ہے۔ ص۲۱/۲

۷۔ قرآن کے فرشتوں کی حفاظت میں
اُترنے سے مراد۔ ص۲۱/۲

۸۔ قرآن مجید بلاشبہ صفات کمالیہ حق تعالیٰ
کا ایک نہایت مصفا آئینہ ہے۔ ص۲۴/۲

۹۔ قرآن شریف میں معرفت حقانی عطا
کرنے کے لئے تین دروازے۔
(۱) عقلی یعنی اعجاز عقلی ص۲۳/۲ (۲) دقائق
علمیہ یعنی اعجاز علمی ص۲۶ (۳) برکات
روحانیہ یعنی اعجاز تاثیری ص۲۸/۲

۱۰- قرآن میں اثبات ہستی باری تعالیٰ یا
خالقیت اور دیگر صفات کے متعلق
جو دلائل مذکور ہیں کوئی شخص عقائد حقہ
کے اثبات میں کوئی ایسی دلیل نہیں
لا سکتا جو قرآن میں نہ پائی جاتی ہو۔ صـ ۲۵/۲

۱۱- کوئی شخص ایسی صداقت یا ایسا نکتہ
الٰہیہ یا ایسا طریق وصول الی اللہ
کا نہیں نکال سکتا۔ جو قرآن میں درج
نہ ہو۔ صـ ۲۶/۲

۱۲- امور غیبیہ میں دنیا کی کوئی دوسری
کتاب قرآن مجید کا مقابلہ نہیں کر سکتی
صـ ۲۷/۲

۱۳- قرآن کا مختلف علوم کے متضمن ہونے کی
وجہ سے معجزہ ہونا۔ صـ ۲۷/۲

۱۴- قرآن و وید کا مقابلہ بلحاظ تاثیر رُوحانی
صـ ۳۰/۲

۱۵ قرآن و وید کا مقابلہ روح کے خواص
ذکر کرنے کے لحاظ سے صـ ۱۸۰

۱۶- قرآن میں روحوں کی حقیقت اور
ان کے خواص اس قدر بیان ہوئے
ہیں۔ کہ دنیا کی کوئی کتاب اس کا
مقابلہ نہیں کر سکتی۔ صـ ۱۸۲

۱۷- قرآن میں روحوں کے مخلوق اور بندہ
خدا ہونے پر پچاس سے زیادہ عقلی
دلیلیں ہیں۔ صـ ۱۸۱

۱۸- قرآن شریف کے علوم اور ذاتی
اعجاز۔ اپنی ذات میں مجموعۂ دلائل
و براہین ہیں۔ معجزات از قبیل ذاتی
اعجاز اور رُوحانی خواص بیان کرنے
میں کوئی الہامی کتاب مقابلہ نہیں
کر سکتی۔ روحانی خواص اور ذاتی اعجاز
کے ثبوت میں ۱۵ امور کا ذکر۔
صـ ۲۲۵-۲۲۶

۱۹- قرآن شریف کی اتباع سے برکات
الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں۔ صـ ۳۱/۲

۲۰- قرآن شریف کی اتباع سے کیا کیا
روحانی انعامات ملتے ہیں صـ ۳۱/۲

۲۱- قرآن شریف کی یہ برکات ہیں۔ کہ
اس نے ان تمام علوم طبعی و ہیئت
وغیرہ سے خدا شناسی کے لئے خدمت
لی ہے۔ صـ ۱۴۳

۲۲- قرآن شریف علوم طبعی و ہیئت کے
سیکھنے کے لئے ترغیب دیتا ہے۔
صـ ۱۴۳

۲۳- قرآن شریف کی تعریف
جان پورٹ اور کارلائل کے قلم

ہے۔ ص ۱۴۷-۱۴۸

۲۴- قرآن شریف انسان کے مرتبہ مکالمہ الٰہیہ اور الہام کو پانے کی بشارت دیتا ہے کہ الہام کا چشمہ کبھی بند نہیں ہوسکتا۔ مشرق و مغرب کے باشندوں کو یہ مقام حاصل ہوسکتا ہے۔ ص ۱۹۱

۲۵- قرآن شریف نبی کریمؐ کی رسالت کے ثبوت میں ایک معجزہ ہے۔ ص ۲۲۹ حاشیہ

۲۶- معجزات قرآنیہ کی چار اقسام۔ ص ۱۲/۲ و ص ۲۲۵ دیکھو معجزات۔

۲۷- بعض قرآنی آیات کی تاثیرات عجیبہ ص ۵۲

۲۸- قرآنی علوم کا ذکر۔ ص ۲۲-۲۷/۲

قرب الٰہی کی تین قسمیں تین قسم کی تشبیہ پر موقوف ہیں۔

اوّل قسم قرب کی خادم اور مخدوم کی تشبیہ سے مناسبت رکھتی ہے۔ مع تفصیل ص ۲۰۵-۲۱۰ حاشیہ

دوسری قسم ولد اور والد کے تشبیہ سے مع تفصیل۔ ص ۲۱۰-۲۱۳ حاشیہ

تیسری قسم کا قرب ایک ہی شخص کی صورت اور اس کے عکس سے مشابہت رکھتا ہے اور اس قسم ثالث قرب میں تمام صفات الٰہیہ صاحب قرب کے وجود میں بہ تمامتر صفائی منعکس ہوجاتی ہیں مع تفصیل۔ حاشیہ ص ۲۱۳-۲۲۶

قضا و قدر:- اللہ تعالےٰ کے ازلی ارادہ اور قضاء و قدر سے کوئی چیز باہر نہیں۔ ص ۵

قضیہ:- ضروریہ مطلقہ سے قضیۂ دائمہ مطلقہ اخص ہے۔ ص ۹۹

قطرات:- کشفی حالت میں مؤلف کتاب اور آپ کے خادم مولوی عبداللہ سنوری کے کپڑوں پر سُرخ قطرات گرنا۔ ص ۱۳۲/۲

ک

کارلائل:- فضائل قرآن بحوالہ کارلائل ص ۱۴۷

کامل وجود:- جیسے جمادات میں آخری کامل وجود سورج ہے۔ ویسے انسانوں میں کامل وجود حضرت محمدؐ صلعم ہیں۔ ص ۱۹۶-۱۹۸ حاشیہ

کرامت - دیکھو معجزہ

کشف :-

۱- کشف والہام کی قوت فطرت انسانی میں رکھنے کا فائدہ۔ صفحہ ۳۹

۲- ضرورتِ کشف والہام پر دلیل صفحہ ۱۲۵ حاشیہ

۳- کشف کے عجائبات۔ صاحبِ کشف صدہا کوسوں کے فاصلے سے ایک چیز کو صاف صاف دیکھتا اور بعض اوقات عین بیداری میں آواز بھی سُن لیتا ہے اور بعض وقت دوسرا بھی اس کی آواز سُن لیتا ہے بعض وقت عالم کشف میں جو بیداری سے نہایت مشابہ ہے ارواحِ گذشتہ سے ملاقات کرتا ہے۔ وغیرہ صفحہ ۱۳۰ حاشیہ

۴- کشف میں سُرخی کے قطرات کا گرنا۔ صفحہ ۱۳۱ حاشیہ

کشف قبور کے طور پر گذشتہ ارواح سے ملاقات ہوتی ہے مؤلف اس میں صاحب تجربہ ہے۔ صفحہ ۱۳۰-۱۳۱

کشفیہ - امور کشفیہ کبھی کبھی باذنہ تعالیٰ وجود خارجی پکڑ لیتے ہیں۔ صفحہ ۱۳۲ حاشیہ

کلام الٰہی کا نشان اعظم یہی ہے کہ تینوں قسم کے معجزات (عقلیہ علمیہ۔ برکاتِ روحانیہ) اس میں کسی قدر پائے جائیں۔ صفحہ ۱۲ حاشیہ

نیز دیکھو قرآن مجید۔

کلمہ وکلمات :-

۱- سب مخلوقات کلمات اللہ ہیں۔ صرف حضرت مسیحؑ ہی کلمۃ اللہ نہیں۔ آیت قل الروح من امر ربی میں عیسائیوں کے اسی عقیدہ کا ردّ ہے۔ صفحہ ۱۱۶ و ۱۲۵

۲- کلمات اللہ سے مخلوق الٰہی کا پیدا ہو جانا ایک سرِّ ربوبیت ہے سمجھ لو کہ مخلوقات کلماتِ الٰہی کے اظلال وآثار ہیں یا خود کلماتِ الٰہی ہی ہیں۔ جو بقدرتِ الٰہی مخلوقیت کے رنگ میں آجاتے ہیں۔ صفحہ ۱۲۵ حاشیہ

گ

گائے :-

۱- گائے آریوں کے عقیدہ کے مطابق پہلی جون میں فاسقہ بہمنی ہوتی ہے۔ پھر اس کی اتنی عزت کہ اس کے ادنیٰ زخم پر ہزاروں انسانوں کا خون بہانا یکس قسم کی فلاسفی ہے۔ صفحہ ۱۲۶-۱۲۹

۲- گائے کی بیجا تعظیم۔ ص۱۳۷-۱۳۸

گرونانک صاحب کی تعلیم کا توحید اور ویدوں سے اختلاف۔ ص۱۶۹-۱۷۱

گمراہی ایک حکیم کا قول ہے۔ اس سے بڑھکر کوئی گناہ نہیں کہ انسان اپنی عقل کے پیمانہ سے باری عزّ اسمہٗ کے ملک کو ناپنا چاہے۔ ص۵۶

گناہ :-

۱- اس سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہیں کہ اپنے تئیں بے گناہ خیال کیا جائے۔ گناہ انسان کی سرشت کو لازم اور غیر منفک ہے جس کا تدارک صرف رحمت اور مغفرت الٰہی کر سکتی ہے۔ ص۱۰۶

۲- آریوں کا پرمیشر انسان کو گناہ سے علیحدہ کرنا ہی نہیں چاہتا۔ ص۱۰۶-۱۰۷

ل

لوگ۔ عام لوگوں کے دلوں پر قوم کا رعب ایسا غالب ہے جو مخلوق پرستی کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ ص۸۹

لیکھرام :-

۱- پسر موعود کی پیدائش پر لیکھرام کا اعتراض اور اس کا جواب۔ ص۱۸۹

۲- اس کا قادیان آنا۔ اشتہار صداقت انوار ص۲۵۹

م

مادہ۔ دیکھو روح و مادہ

مباحثہ :-

۱- ماسٹر مرلیدھر سے مذہبی مباحثہ کی تقریب کیونکر پیدا ہوئی۔ ص۵

۲- شرائط اور مختصر روئداد مباحثہ ص۸-۱۲

۳- مباحثہ ۱۱ مارچ و ۱۴ مارچ ۱۸۸۶ء کو ہوا۔ ص۵ و ۸

۴- ماسٹر مرلیدھر کی طرف سے شرائط مباحثہ کی خلاف ورزی۔ ص۸ و ۲۶

۵- اسماء حاضرین مباحثہ منعقدہ ۱۱ مارچ ۱۸۸۶ء جو ہمارے صحت بیان کی شہادت دے سکتے ہیں۔ ص۲۶ و ۲۷ حاشیہ

۶- اسماء حاضرین مباحثہ منعقدہ ۱۴ مارچ جو ماسٹر صاحب کی بے جا کاروائی کے شاہد ہیں۔ ص۱ حاشیہ

۷- ۱۴ مارچ کا مباحثہ شیخ مہر علی صاحب رئیس اعظم ہوشیارپور کے مکان پر ہوا۔ ص۷

۸- موضوع مباحثہ ۱۴ مارچ۔ مؤلف کتاب نے آریہ سماج کے اصول کو خدا ت

روح و مادہ کا خالق نہیں۔ اور مکتی
جاودانی پر اعتراض پیش کیا کہ یہ خدا تعالیٰ
کی توحید و رحمت کے منافی ہے۔ ص۷

۹۔ شرائط مباحثہ کے خلاف ۱۱ مارچ کی
بحث سے متعلقہ حوالہ کے مطالبہ پر لالہ
مرلیدھر کا اصرار اور اس کا جواب۔
حاشیہ ص۶۵، ۷۸

۱۰۔ تفصیل مباحثہ مذہبی جو بالمواجہ وقوع
میں آیا۔ ص۶

۱۱۔ ماسٹر صاحب کا جواب الجواب مع اسکے
ردّ کے۔ ص۶۷

۱۲۔ مباحثہ کی غرض۔ اظہار حق اور اس
نیت سے ہونا چاہیئے کہ اگر حق ظاہر ہو
تو اسے قبول کرلیں۔ ص۸۲-۸۳

۱۳۔ مباحثہ ثانیہ منعقدہ ۱۴ مارچ ۱۸۸۶ء
آریوں کے اعتقاد کہ پرمیشر نے کوئی
روح پیدا نہیں کی بلکہ انادی۔ قدیم
اور غیر مخلوق ہیں اور یہ کہ نجات دائمی
نہیں پر مؤلف کا اعتراض۔ ص۹۱

۱۴۔ مباحثات اور مناظرات بڑا نازک
کام ہے۔ ص۱۶۰

مباہلہ کے لئے دعوت:۔

۱۔ اگر کوئی آریہ ہمارے اس رسالہ کو پڑھکر
پھر بھی ضد نہ چھوڑے نہ اپنے کفریات
سے باز آئے تو ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے
اشارہ پاکر اس کو مباہلہ کی طرف بلاتے
ہیں۔ ص۲۳۲

۲۔ آخر الحیل مباہلہ ہے اس کیلئے باتمیز،
باعزت اور نامور آریہ ضرور چاہیئے۔
جس کا اثر دوسروں پر بھی پڑ سکے۔
سب سے پہلے لالہ مرلیدھر پھر لالہ
جیونداس سیکرٹری آریہ سماج لاہور
پھر منشی اندرمن صاحب مرادآبادی۔
اور پھر کوئی اور صاحب آریوں سے
مخاطب ہیں۔ ص۲۵۰

۳۔ مباہلہ کے اثر کے لئے ایک برس کی مہلت
اگر برس گذرنے پر مؤلف رسالہ ہذا پر
کوئی عذاب اور وبال نازل ہوا یا حریف
مقابل پر نازل نہ ہوا تو دونو صورتوں
میں یہ عاجز قابل تاوان پانسو روپیہ
ٹھیر گیا۔ ص۲۵۱

۴۔ دعوت مباہلہ انعامی پانسو روپیہ۔ ص۲۵۱

۵۔ مباہلہ کے مضمون کا نمونہ۔ ص۲۵۲-۲۵۸

مجدد۔ مصنف کو اس بات کا علم دیا گیا ہے
کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور
پر اس کے کمالات مسیح ابن مریم کے کمالات سے

مشابہ ہیں اور اس کو خواص انبیاء و رسل کے نمونہ پر محض بہ برکت حضرت خیر البشر ؐ گذشتہ اکابر اولیاء سے بہتوں پر فضیلت دی گئی ہے۔ اشتہار ملحقہ آخر سرمہ چشم آریہ۔ ص۳۱۹

محبت :-

۱۔ خدا تعالیٰ سے دلی محبت رکھنے والے اپنے علم کے ساتھ خدا تعالیٰ کے علم کو برابر جاننا اس کی ازلی ابدی قدرتوں کو اپنے معلومات سے زیادہ نہ سمجھنا بُرا خیال سمجھتے ہیں۔ ص۲۱

۲۔ محبت الٰہیہ بندہ اور اس کے خدا کے درمیان میں اور محبت کی کیفیت ص۵۸

۳۔ محبت بجز معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔ ص۹۳

۴۔ موجب محبت دو ہی امر ہیں۔ حسن یا احسان۔ ص۹۳

۵۔ کمالیت محبت کمالیت معرفت سے پیدا ہوتی ہے۔ ص۲۳۳

محمد صلے اللہ علیہ وسلم

۱۔ صلوٰۃ وسلام بر نبی کریم خیر الانام محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین اور آپ کی آل و اصحاب مطہرین پر۔ ص۲

۲۔ آپ مبدل تام اور سید المبدلین اور امام المطہرین تھے حقیقت میں سراپا وجود آپ کا معجزہ ہی تھا۔ ص۲۱ حاشیہ

۳۔ آپ اپنی پاک باطنی اور انشراح صدر و عصمت و حیاء اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھکر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ تھے۔ ص۲۳ حاشیہ

۴۔ آپ کی وحی تمام اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و اتم تھی۔ ص۲۳ حاشیہ

۵۔ آپ کا کمال دربارہ قبول انوار وحی الٰہی ص۲۳ حاشیہ

۶۔ آپ کے وجود پر خلافت حقہ جس کے وجود کامل کے تحقق کے لئے سلسلہ بنی آدم کا قیام ہوا اپنے مرتبہ اتم و اکمل میں ظہور پذیر ہو کر آئینہ خدا نما ہوئے۔ ص۱۸۷ حاشیہ

۷۔ آپ انسان کامل اور آفتاب روحانی ہیں۔ جن سے دائرہ انسانیت کا نقطہ ارتفاع پورا ہوا جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہے۔ ص۱۹۸ حاشیہ

۸۔ آپ کا وجود خیر مجسم جس کا نفسی نقطہ انتہائی درجہ

کمال ارتفاع پر واقع ہے۔ جس کا منتہائے مقام عروج یعنی عرش رب العالمین ہے۔ ص۲۰۳ حاشیہ

۹- قرآن مجید میں آپ کو کسی جگہ بھی جمع کے صیغہ سے خطاب نہیں کیا گیا۔ ص۱۲۳

۱۰- آپ کا مقام:-

ا- قرآن شریف میں قاب قوسین اور علم ہندسہ میں اس کو وتر قوسین کہتے ہیں۔ وہ ذات مفیض اور مستفیض میں بطور برزخ واقع ہے۔ ص۲۱۸ حاشیہ

۲- آپ کے کمالات میں حقیقی طور پر مخلوق میں سے کوئی شریک نہیں۔ ہاں اتباع و پیروی سے ظلی طور پر شریک ہو سکتا ہے۔ ص۲۲۰ حاشیہ

۳- عالم جس کو متصوفین اسماء اللہ سے بھی تعبیر کرتے ہیں اس کا اوّل و اعلیٰ مظہر جس سے وہ علی وجہ التفصیل صدور پذیر ہوا یہی نقطہ درمیانی ہے جس کو اصطلاحات اہل اللہ میں نفسی نقطہ احمد مجتبیٰ و محمد مصطفےٰ نام رکھتے ہیں۔ اور فلاسفہ کی اصطلاح میں عقل اول اور اس نقطہ کو دوسرے وتری نقاط کی طرف وہی نسبت ہے جو اسم اعظم کو دوسرے اسماء الٰہیہ کی طرف ہے۔ ص۲۲۱ و ۲۲۲ حاشیہ

۱۱- آپ مظہر اتم صفات الوہیت ہیں اسی لئے تمثیلی بیان میں (الف) آنحضرت کو خدائے قادر ذوالجلال سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ص۲۲۶ حاشیہ و ص۲۲۹ و ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۴۲۔

(ب) جو تشبیہات قرآن میں ظلی طور پر خداوند قادر مطلق سے دی گئی ہیں وہ ان آیات میں درج ہیں۔ ثم دنا فتدلّٰی۔ انما یبایعون اللہ۔ ما رمیت اذ رمیت قل یاعبادی۔ قل جاء الحق ص۲۲۶، ۲۲۸، ۲۳۰ حاشیہ

(ج) بائبل میں آپ کی جلالت و عظمت کے متعلق خبریں جن میں آپ کے آنے کو خدا کے آنے سے تعبیر کیا گیا ہے ص۲۳۲، ۲۳۴، ۲۴۲ حاشیہ

پیشگوئی یوحنا مندرجہ متی باب ۳ کے مصداق بھی آپ ہی ہیں۔

حاشیہ ص۲۳۶-۲۳۷ و ۲۳۵، ۲۴۲

۱۲- آپ کے اسماء گرامی ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے مقام جمع کے لحاظ سے کئی نام آپ کے

ایسے رکھ دیئے جو خاص اس کی اپنی صفتیں ہیں۔ جیسے محمد۔ نور۔ رحمت رؤف۔ رحیم۔ ص۲۲۹ حاشیہ

۱۳۔ اس امر کا ثبوت کہ سب کاملین سے اکمل اور مظہر اتم مراتب الوہیت اور حقیقی طور پہ درجہ سوم قرب سے ممتاز تمام بنی آدم میں سے ایک ہی حضرت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ص۲۴۳۔۲۵۰ حاشیہ

۱۴۔ تمام نبیوں سے عظمت وجلالیت شان ختم الرسل محمد مصطفےٰ پر ایمان لانے کے لئے عہد واقرار لینے کا سبب۔ ص۲۳۱ حاشیہ

۱۵۔ حضرت موسیٰ۔ داؤد۔ یسعیاہ۔ یوحنا نبی اور مسیح علیہ السلام کی پیشگوئیاں آپ کی جلالت اور عظمت کی نسبت۔ ص۲۳۲۔۲۳۶

محی الدین ابن عربیؒ۔ صاحب فتوحات و فصوص ایک بڑا بھاری نامی فاضل اور علوم فلسفہ وتصوف میں بڑا ماہر تھا اور اپنے بہت سے کشف لکھے ہیں۔ ص۵۲ و حاشیہ ص۱۳۱

مخالفین اسلام۔ (الف) مخالفین اسلام کو قادیان میں ایک سال تک قیام کی دعوت۔ معجزہ نہ دکھانے کی صورت میں چوبیس سو روپیہ۔ چالیس دن رہنے کی صورت میں اگر خارق عادت کوئی پیشگوئی نہ کی جائے یا کرنے کی صورت میں جھوٹی نکلے تو مبلغ پانسو روپیہ دیں گے بصورت دکھانیکے مخالف کو اسلام قبول کرنا ہوگا۔ ص۲۵۹۔۲۶۰

(ب) مخالفین اسلام کو اعتراضات پیش کرنے کی اجازت۔ تین بڑے بڑے اعتراض کریں۔ جواب پانے کی صورت میں اسلام قبول کرنا ہوگا۔ بصورت دیگر ہم فی اعتراض پچاس روپے بطور تاوان دیں گے۔ ص۳۔۴ اشتہار مفید الاخیار۔ ۳۱۲۔۳۱۴ روحانی خزائن

مخلوق پرستی۔ عام لوگوں کی مخلوق پرستی۔ ص۸۹ نیز دیکھو روح وخلق۔

مذہب:۔

۱۔ مذہب کیا چیز ہے؟ وہ جس کی برکات کی اصل جڑ ایمان واعتبار وحسن اعتقاد واتباع خبر صادق وکلام الٰہی ہے۔ ص۲۳۔۲۴

۲۔ مذہب کی جڑ خدا شناسی اور معرفت نعماء الٰہی۔ اس کی شاخیں اعمال صالحہ

اور اس کے پھول۔ اخلاق فاضلہ اور
اس کا پھل برکات روحانیہ اور نہایت
لطیف محبت ہے اور اس کے پھل
سے متمتع ہونا روحانی تقدس پاکیزگی
کا ثمر ہے۔ ص۲۳۳

مرلیدھر۔

۱۔ لالہ مرلیدھر صاحب ڈرائنگ ماسٹر
آریہ سماج ہوشیار پور کے رکن
اور مدار المہام تھے۔ جن سے مذہبی
مباحثہ ہوا۔ ص۳ و ۵

۲۔ لالہ مرلیدھر کا ستیارتھ پرکاش کے
حوالے سے انکار پر اصرار کا سبب
تین میں سے ایک ہے ص۶۷-۶۸ حاشیہ
نیز دیکھو مباحثہ۔

مریم صدیقہ۔ حضرت مریمؑ کے آخرت میں
رسول اللہؐ کے نکاح میں آنے کا راز
ص۲۲۲ حاشیہ در حاشیہ

مظہر اتم الوہیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
ص۲۰۲-۲۰۳ نیز دیکھو محمدؐ

معاد۔ امور مبدء و معاد و عالم مجازات
کے متعلق فلسفیوں اور انبیاء کے
طریق کا فرق۔ ص۳۵-۳۶ حاشیہ

معجزات (۱) معجزات اور خوارق قرآنی
کی چار اقسام (۱) معجزات عقلیہ
(۲) معجزات علمیہ (۳) معجزات برکات
روحانیہ (۴) معجزات تصرفات خارجیہ ص۱۲/ح

۲۔ معجزات تصرفات خارجیہ۔ قرآن شریف
میں کئی نوع پر مندرج ہیں مثلاً شق القمر۔
شدید قحط۔ بوقت ہجرت کفار کے شر سے
محفوظ رہنا۔ غار حراء میں کفار کا جھک کر
نہ دیکھنا وغیرہ ص۱۵-۱۶-۱۹ حاشیہ

۳۔ معجزہ کی حقیقت ص۲۰ حاشیہ معجزہ
یا کرامت یا نشان یا خارق عادت سے
کیا مراد ہے۔ ص۵

۴۔ نبی کریمؐ کی رسالت کے ثبوت کے لئے
قرآن مجید بڑا بھاری معجزہ ہے۔
ص۲۳۹ حاشیہ

معرفت الٰہی۔

۱۔ معرفت حقانی عطا کرنے کے لئے تین
دروازے قرآن شریف میں (۱) عقلی
جسے اعجاز عقلی کہنا چاہیئے۔ ص۲۳ حاشیہ
(۲) دقائق علمیہ جسے بوجہ خارق عادت
ہونے کے علمی اعجاز کہنا چاہیئے وہ علوم
کئی قسم کے ہیں۔ اوّل علم معارف دین۔
دوسرے علم خواص روح و علم نفس۔
(۳) علم مبدأ و معاد و دیگر امور غیبیہ ص۲۶ و ۲۷/ح

٢۔ دنیا کی پیدائش کی غرض معرفت الٰہی
ہے۔ ص ۲۱۹
٣۔ کمالیتِ محبّت کمالیت معرفت سے
پیدا ہوتی ہے۔ ص ۲۳۳
٤۔ معرفت صحیحہ تک پہنچنے کا طریق۔ ص ۳۵
٥۔ معرفت الٰہی کا اس سے بڑھ کر کوئی
اور اعلیٰ مرتبہ نہیں کہ انسان اپنے ربّ کریم
سے ہمکلام ہو جائے۔ اسی درجہ پر
انسان اس دقیقۂ معرفت کو پا لیتا ہے
جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ ص ۱۹۱
مقابلہ وید و قرآن کے لئے دیکھو زیر وید اور
قرآن۔
مقدمہ۔ مقدمہ کتاب ہذا کے لکھنے کی وجہ۔
یہ بحث ۱۱ ر مارچ ۱۸۸۶ء کا ایک حصہ
ہے۔ ص ۱
مقرون جو حق کے حاصل کرنے میں اپنے نفس
کی مدد کرے۔ ص ۲۲۸
مکتی۔ دیکھو نجات۔
مکتی خانہ۔ مرلیدھر کے اس اعتراض کا
جواب کہ آریہ سماج کے اصولوں کے
موافق کوئی مکتی خانہ علیحدہ عمارت نہیں۔ ص ۱۰۱
ملعون۔ جو شخص حق سے اپنے تئیں دور لیجاوے۔ ص ۲۲۸
ملہم لوگ بے شمار ہوئے ہیں۔ ص ۱۲۰ حاشیہ

منطقی اصطلاحات:۔
١۔ صناعت منطق میں قضیہ ضروریہ مطلقہ سے
قضیہ دائمہ مطلقہ کو اخص مطلق قرار
دیا جاتا ہے۔ ص ۹۹
٢۔ فن منطق کی شکل اوّل سے خدا تعالیٰ کے
صانع عالم ہونے کا ثبوت۔ ص ۱۶۱
منظوم کلام۔ ہر نظم کا پہلا شعر:۔
ان کو سودا ہوا ہے ویدوں کا
ان کا دل مبتلا ہے ویدوں کا
ص ۱۲۷
اے دلبر و دلستان و دلدار
وے جانِ جہاں و نور انوار ص ۱
اے زتعلیم وید آوارہ
منکر از فیض بخش ہموارہ ص ۱
دنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں
نقصان جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں
ص ۸۹
کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
ص ۴
منوسمرتی۔ برہمن اور شودر کے متعلق
منوسمرتی میں مختلف احکام۔ ص ۱۳۹
مؤلف کتاب سرمہ چشم آریہ کا نام احمدؐ

ہے۔ ص ۲۵۲

مہابھارت میں معجزہ شق القمر کا ذکر۔ محققین یورپ اور پنڈت دیانند کے نزدیک بہت پرانی نہیں بلکہ بعض پرانوں کی تالیف کو صرف آٹھ نو سو برس ہوا ہے۔ ص ۴۷

مہر علی صاحب (شیخ) رئیس اعظم ہوشیارپور کے مکان پر ۱۴ مارچ ۱۸۸۶ء کو مؤلف کتاب اور ماسٹر مرلیدھر کے مابین مذہبی مباحثہ ہوا۔ ص ۷

ن

نادر الوقوع یا نادر الظہور اشیاء کی مثالیں۔ ص ۴۷-۵۱-۵۲

نبی کریمؐ کا آنا خدا کا آنا ہے۔ ص ۱۳۶
دیکھو زیر "محمدؐ"

۲۔ نبی کے آنے سے غرض۔ ص ۲۳۲

۳۔ خدا کے نبی بطور عملی نمونہ ہوتے ہیں۔ ص ۱۹۳

۴۔ نبیوں اور فلسفیوں میں خدا تعالیٰ اور عالم مجازات اور دیگر امور مبدأ و معاد کے ماننے میں فلسفیوں کا طریقہ انبیاء کے طریقہ سے بہت مختلف ہے۔ ص ۳۵-۳۶ حاشیہ

۵۔ نبیوں کے آنے کی غرض۔ ص ۱۵۸

نجات:-

۱۔ نجات کی اصل حقیقت کہ انسان ماسوی اللہ کی محبت سے مُنہ پھیر کر پرمیشر کی محبت میں ایسا محو ہو جائے کہ جیسے عاشق اپنے محبوب کے دیکھنے سے لذت اُٹھاتا ہے ایسا ہی اپنے محبوبِ حقیقی کے تصور سے لذت اُٹھائے ص ۹۳

۲۔ نجات دائمی پر اس اعتراض کا جواب کہ بندوں کے اعمال محدود ہیں اس لئے انکی جزا بھی محدود ہونی چاہیئے۔ ص ۹۴

۳۔ نجات جاودانی کا ثبوت قرآن مجید سے۔ ص ۹۵

۴۔ دائمی نجات سے انکار کا باعث۔ ص ۹۶

۵۔ نجات جاودانی سے انکار اور اللہ تعالیٰ کی خالقیت سے انکار لازم و ملزوم ہیں۔ ص ۹۷-۹۸

۶۔ محدود نجات ماننے سے لازم آتا ہے کہ اسکے بغیر اس کی خدائی نہیں چل سکتی۔ ص ۹۹

۷۔ آریوں کا یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ دائمی نجات کسی کو نہیں مل سکتی۔ ص ۱۰۱

۸۔ وید کے پیش کردہ نجات یا مکتی خانہ کی حقیقت۔ ص ۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴

۹- نجات جاودانی کی لذات کی دو قسمیں ۔ ص۱۴۲

۱۰- ویدک اور اسلامی نجات کا مقابلہ ۔ ص۱۱۳-۱۰۵

نشان - دیکھو معجزہ سُرخی کے قطرات والا نشان ۔ ص۱۳۲ حاشیہ

نظم در حمد و قدرت باری تعالیٰ ۔ ص۱
دیکھو منظوم کلام

نوجوان-

۱- نو آموز لڑکوں کو آوارہ اور ملحدانہ طبیعت کے آدمی خراب کر رہے ہیں ۔ ص۵۳، ۵۵

۲- نوجوانوں سے خطاب ۔ ص۵۴

نوبین چندر رائے صاحب (بابو) ان کا نام بطور امین برائے سو روپیہ انعام پیش کیا ہے تا اگر آریہ روح کی فلاسفی بیان کرنے میں وید کا قرآن سے مقابلہ کریں ۔ تو انعام دیدیں ۔ ص۱۳۳

و

وحی :-

۱- مراتب وحی فیضان وحی حسب استعداد حالت صفوت و اخلاق فاضلہ ملکات صالحہ وحی یاب ہوا کرتا ہے ۔ ص۲۱-۲۴/۲

۲- انوارِ وحی کے کامل تجلیات کے ورود کی جگہ ۔ ص۲۳

۳- وحی الٰہی ایک آئینہ ہے جسمیں خدا تعالیٰ کی صفاتِ کمالیہ کا چہرہ حسب صفائی باطنی نبی منزل علیہ کے ہوتا ہے ۔ ص۲۳/۲

۴- وحی قرآن کی دوسری تمام وحیوں سے افضل و اعلیٰ و اتم ہونے کی وجہ ۔ ص۲۳ حاشیہ

۵- وحی، الہام اور کشف کسی زمانہ میں بکلی بند اور موقوف نہیں رہ سکتا بلکہ اس کے شرائط بجالانے والے ہمیشہ اس کو پاتے ہیں اور پاتے رہیں گے ۔ ص۱۲۸ حاشیہ

وید - (قرآن)

۱- وید و قرآن کا مقابلہ بلحاظ تعلیم و تاثیر روحانی ۔ ص۳۰ حاشیہ

۲- وید نے آریوں کے دلوں پر صرف گالیوں اور دشنام دہی کا اثر ڈالا ہے ۔ ص۳۱/۲

۳- وید آریوں کے نزدیک اخبار غیب سے بکلی عاری ہے ۔ ص۲۲

۴- آریہ الہام الٰہی وید ہی پر ختم مانتے اور صرف چار رشیوں کو اس کا مورد مانتے ہیں ۔ ص۲۲

۵- ویدوں میں بے بنیاد کہانیاں بطور

معجزات گذشتہ دیوتاؤں کے لکھی ہیں اور ان کی مثالیں رگوید سے ۔ صفحہ ۸۳-۸۴

۶- وید کی تناسخ اور قدامت روح و مادہ وغیرہ تعلیموں نے ناستک مت دو مبرلوں (؟) کو بہت کچھ مدد دی ہے صفحہ ۹۶

۷- وید ایسا غذا پیش کرتا ہے جس سے حق جو آدمی نفرت کرے ۔ صفحہ ۹۶

۸- وید و قرآن کا مقابلہ کرنے کے لئے روح کی کیفیت اور علم روح جو دونو کتابوں میں بیان ہوئی ہے بطور رسالہ لکھیں ہم سو روپیہ انعام دیں گے جو بابو نوبین رائے چندر صاحب یا پنڈت شیو نرائن اگنی ہوتری صاحب کے پاس بطور امانت جمع کرادیں گے انہیں اختیار ہوگا اگر وہ دیکھیں کہ آریہ رسالہ نویس نے وید کا مقابلہ کر دکھایا تو وہ خود بخود بغیر اجازت ایں جانب روپیہ آریہ صاحب کو دے دیں ۔ صفحہ ۱۲۹-۱۳۳ و صفحہ ۱۲۲

۹- وید میں مخالف علم طبعی و طبابت و ہیئت باتیں مثلاً تناسخ کا مسئلہ وغیرہ ۔ صفحہ ۱۲۶ و ۱۳۷

۱۰- وید کے چند مسائل قانون و انصاف کے خلاف ۔ صفحہ ۱۴۲

۱۱- وید اور موجودہ زمانہ - وید پر چلنے چلانے کا زمانہ نہیں ۔ اور اس خیال سے کہ روح اور جسمی مادہ کا کوئی رب نہیں ۔ وید پر وبال آئے گا ۔ صفحہ ۱۶۳

۱۲- وید میں اوّل سے آخر تک مخلوق پرستی پائی جاتی ہے ۔ صفحہ ۱۶۷-۱۶۸

۱۳- وید کے زمانہ کے خیالات کو اب کوئی نہیں مانے گا ۔ صفحہ ۱۶۵

۱۴- وید کا مقابلہ قرآن سے ۔
قرآن شریف کے دس ورق سے جو توحید کے معارف آفتاب کی طرح ظاہر ہوتے ہیں ۔ اگر وید کے ہزار ورق سے بھی ویسے کوئی نکال کر دکھا دے تو ہم مان لیں گے کہ ہاں وید میں توحید ہے اور جو چاہے ہم سے شرط کے طور پر مقرر بھی کرالے ہم قسمیہ بیان کرتے ہیں ۔ بہر حال ادائے شرط مقررہ پر جس طور سے فیصلہ کرنا چاہیں حاضر ہیں ۔ صفحہ ۱۹۸

۱۵- وید کا مقابلہ قرآن سے ۔ خواص روح بیان کرنے کے لحاظ سے ۔ صفحہ ۱۸۰

۱۶- وید انسان کے لئے مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ
اور الہام کے درجہ کے حصول کے منکر ہیں
اور یہ وید کی سب سے بڑی غلطی ہے۔ ص۱۹۲

۱۷- وید اور قرآن کے پیش کردہ خدا کی طاقت
کا مقابلہ۔ ص۲۰۷

۱۸- ویدوں کے رشیوں کے حالات کسی کو معلوم
نہیں اور اس امر کا ثبوت کہ وہ تمام بنی نوع
کی اصلاح کے لئے نہیں تھے۔ ص۲۳۵-۲۴۱

۱۹- وید برکاتِ روحانیہ اور محبتِ الٰہیہ تک
پہنچانے سے قاصر اور عاجز ہیں۔ اور جن
وسائل سے یہ نعمتیں ملتی ہیں۔ ان کے بیان سے
بھی محروم ہیں۔ ص۲۲۵-۲۲۶

۲۰- وید کی تعلیم آریہ ورش سے باہر نہیں گئی۔ ص۲۳۴

ھ

ہسپانیہ۔ ہسپانیہ کے اہل اسلام فلسفۂ یورپ
کے بانی ہیں۔ ص۱۲۶

ہندو:۔

۱- ہندوؤں کے عوام اور خواص کا علوم فلسفیہ
سے غافل محض ہونا اور توہم پرستی کا ان پر
ختم ہونا اور گائے جو پہلے خاص تو بہمی ہوتی
ہے اس کی تعظیم اور پرستش کرنا اور اسکی
خاطر انسانوں کو قتل کرنا۔ چنانچہ کوکوں
نے بمقام امرتسر کئی قصابوں کو بے دردی سے
قتل کیا۔ ص۱۳۵

۲- ہندوؤں کا آریوں کے عقیدہ کہ روحیں
خدا تعالیٰ کی مخلوق نہیں بیزاری کا اظہار
کرنا۔ اور امرتسر میں آریہ واعظ سے
ہاتھا پائی تک نوبت پہنچنا۔
ص۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹

ہوشیار پور۔ مارچ ۱۸۹۶ء میں بمقام
ہوشیار پور ماسٹر مرلیدھر سے مذہبی
مباحثہ۔ ص۲

ی

یسعیاہ:۔ یسعیاہ باب ۴۲ کی پیشگوئی
کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں۔ ص۲۳۴/۲

یورپ:۔ اہل یورپ عربوں سے علوم سیکھنے اور
ان کی شاگردی کے اقراری ہیں اور اسکے
ثبوت میں جان پورٹ صاحب کی کتاب کے
اقتباس کا اردو ترجمہ بحوالہ تائید الاسلام
ص۱۲۵-۱۲۶

یورپین مؤلفین جیسے جان پورٹ صاحب اور
کارلائل وغیرہ کا قرآن مجید کی تعریف کرنا۔ ص۱۲۵-۱۲۹

یونانی لوگ بھی عناصر کی عبادت کرتے تھے اور ان کا
نام وہ ارباب الانواع رکھتے تھے ص۳ حاشیہ

انڈکس شحنۂ حق

الف

آریہ:-

۱- جھوٹ سے پیار اور سچ سے بغض کرتے ہیں۔ ص۳

۲- آریہ بلکہ تمام ہندو تسلیم کرتے ہیں کہ بجز وید کے چار رشیوں کے دوسروں پر حقیقی عرفان کا دروازہ بند ہے۔ ص۷-۹

۳- آریہ سماج کو چیلنج کہ اگر رگوید کی ان شرتیوں کے تراجم جو ص۳۱-۳۲ تک نقل کی گئی ہیں درست نہیں تو وہ ان کا صحیح ترجمہ لکھیں۔ اگر چپ رہے تو ان پر ڈگری ہے۔ ص۳۳

۴- آریوں کا عقیدہ کہ تمام روحیں یہانتک کہ کیڑوں مکوڑوں تک کی لازوال روحیں ہیں۔ جو کبھی معدوم نہیں ہونگی محققین نے کبھی قبول نہیں کیا۔ ص۱۰۵

۵- آریوں نے مؤلف کے خلاف گندے اشتہارات اور پُر دشنام گمنام خطوط جو اکثر بیرنگ ہوتے ہیں بھیجے ص ب/۲۲۵ تمام اطلاع۔

۶- خطوط اور اشتہارات کے ذریعہ قتل کی دھمکی دی۔ ص ب/۲۲۵ و ص۹۳

۷- آریوں کی بدزبانی اور سخت کلامی کیلئے دیکھیں آریوں کا اشتہار مؤرخہ ۲۷ جولائی ۱۸۸۶ء مطبوعہ چشمہ نور امرت سر اور اشتہار "بیل نہ کودا کودی گون" نیز رسالہ "سرمہ چشم آریہ کی حقیقت اور فن فریب غلام احمد کی کیفیت" اور لیکھرام کی تحریریں و تقریریں و تکذیب براہین احمدیہ۔ ص۲ حاشیہ

۸- آریوں کی طرف سے قتل کی دھمکی۔ اور یہ کہ آپ کا تین سال کے اندر اندر خاتمہ ہوجائے گا۔ ص۳ و ۴۸
نیز دیکھو "قتل"

۹- آریوں کی طرف سے پنڈت شیو نرائن صاحب کو قتل کی دھمکی بحوالہ دھرم جیون ۶ مارچ ۱۸۸۶ء ص۶-۷ حاشیہ

۱۰- آریوں کا دعویٰ:- (الف) تمام جہان میں وید اقدس کی بدولت علم ظاہر ہوا۔ ص۱۱

(ب) اور یہ کہ قرآن علم الٰہی سے خالی ہے۔ ص۱۵

۱۱۔ آریوں کا راجہ رامچندر اور راجہ سری کرشن کو بُرا کہنا اور گندی گالیاں دینا۔ بحوالہ آریہ گزٹ ۱۸۸۶ء اور باوا نانکؒ کا نام ستیارتھ پرکاش میں فریبی اور مکار رکھنا۔ بحوالہ دھرم جیون ۷ مارچ ۱۸۸۶ء۔ ص۱۸

۱۲۔ آریوں کا ایک شرمناک افترا۔ میاں جان محمد کشمیری امام مسجد نے جب اپنے لڑکے کے لئے جو قریب المرگ تھا۔ جبکہ مرزا صاحبؑ دیکھ چکے تھے۔ دُعا کے لئے کہا تو کہا کہ آپ کے آنے سے پہلے الہام ہُوا کہ اس لڑکے کے لئے قبر کھودو۔ تصفیہ کے لئے ایک جلسہ میں فریقین قسم اُٹھائیں۔ اگر ایک سال تک راوی عذاب الٰہی سے محفوظ رہا تو ہم اپنے جھوٹے ہونے کا خود اشتہار دیں گے۔ ص۵۹-۶۱

آیاتِ قرآنیہ:-

۱۔ ومن یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغماً کثیراً وسعۃ۔ ص۳/۳۲۶

۲۔ قل انّ صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ ربّ العالمین۔ ص۲ حاشیہ

۳۔ اعطی کُلّ شیءٍ خلقہ ثمّ ھدیٰ۔ ص۳۱

۴۔ لاتسجدوا للشمس ولاللقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن۔ ص۳۵

۵۔ ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتائ ذی القربیٰ۔ ص۳۵

۶۔ الحمد للہ رب العالمین۔ ص۴۲

۷۔ اینما تولوا فثمّ وجہ اللہ۔ ص۴۲

۸۔ اللہ نور السمٰوٰت والارض۔ ص۴۲

۹۔ اللہ لآالٰہ الّاھو الحیّ القیّوم۔ ص۴۲

۱۰۔ لیس کمثلہٖ شیءٌ۔ ص۴۲

۱۱۔ لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار۔ ص۴۲

۱۲۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ ص۴۳

۱۳۔ وکان اللہ بکلّ شیءٍ محیطاً۔ ص۴۳

۱۴۔ وان تعدّوا نعمۃ اللہ لا

تمصوھا۔ ص۷۹

تنتھی پتر روزنامچہ راجہ بھوج کے زمانہ سے چار سو برس پہلے بُدھ مذہب کے زمانہ عروج میں گم ہو گیا تھا۔ جو اب برہمنوں کے پاس ہے وہ جعلی ہے اور اس کا ثبوت۔ ص۱۴۲

اخلاق۔ اخلاقی امور کا تمام عقد جواہر اسی ایک ہی رشتہ سے بنتا ہے کہ ہر ایک خُلق اپنے وقت پر صادر ہو۔ ص۴۰-۴۱

ارسطا طالیس حکیم نے ثابت کیا ہے کہ صرف انسانی روح باقی رہیگی۔ ص۱۰۵

اشتہار رسالہ ماہواری قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ جاری کرنے کی وجہ۔ ص۹

اطلاع عام مناظرات اور تالیفات میں مخاطب یا اس کے بزرگ کے حق میں سخت الفاظ استعمال کرنا ہمیں پسند نہیں۔ کیونکہ خلافِ تہذیب ہونے کے علاوہ مخاطب دلآزار کتاب پر نظر بھی نہیں ڈالتا۔ ص الف ۳۲۲

اعتراضات آریہ کے اور ان کے جوابات :-

۱۔ اس اعتراض کا جواب کہ مرزا ہماری کتب سے محض بے بہرہ ہے۔ ص۱۶-۱۸

۲۔ اس اعتراض کا جواب کہ تمہیں سنسکرت نہیں آتی۔ ص۱۷

۳۔ اس اعتراض کا جواب کہ مرزا کوڑی کوڑی سے لاچار اور قرضدار ہے۔ ص۱۸

۴۔ اس اعتراض کا جواب کہ جان محمد امام مسجد قادیان کو مرزا نے کہا مجھے الہام ہوا ہے کہ تم اپنے لڑکے کی قبر کھودو۔ یعنی اب وہ مریگا۔ حالانکہ وہ نہ مرا۔ ص۱۹-۲۱

اس کے ردّ میں جان محمد کی اپنی تحریر۔ حاشیہ ص۲۱

۵۔ اس اعتراض کا جواب کہ اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی پسر موعود کا حمل موجودہ پر حصر رکھا گیا ہے۔ جس سے آخر لڑکی پیدا ہوئی۔ ص۲۱-۲۲

۶۔ اس اعتراض کا جواب کہ ایک ڈوم شکوہ خوری گمنام نے مرزا کی تعریف میں دو ورق کا اشتہار بعنوان رسالہ سرمہ چشم آریہ سیاہ کیا ہے بعنت میں جھوٹ بول رہا ہے۔ ص۲۲-۲۳

۷۔ اس اعتراض کا جواب کہ سرمہ چشم آریہ میں نہ ہماری کسی کتاب کا حوالہ ہے نہ فصل و باب کا پتہ ص۲۳-۲۴

٨- اس دعویٰ کا جواب کہ تمام جہان میں
جو علم و ہنر ظاہر ہو رہا ہے سب وید
اقدس کی بدولت ہے۔ صـ۲۴

٩- اس بات کا جواب کہ اکثر عیسائی اور
اہل اسلام متفق ہیں کہ سب علوم و فنون
آریوں سے تمام جہان میں پھیلے ہیں۔ صـ۳۰

١٠- اس نکتہ چینی کا جواب کہ مرزا نے مکتوب الیہ
کو اپنے خط میں لکھا کہ تم نے یہ جھوٹ
بولا اور یوں کرنا اور یوں کرنا۔ صـ۳۷

١١- اس اعتراض کا جواب کہ براہین احمدیہ
میں جو الہامات لکھے ہیں سب فن و
فریب سے بنائے گئے ہیں۔ صـ۴۵

١٢- اسلام اور قرآن شریف پر پادریوں
اور اندرمن اور کنہیا لال الکھ دھاری
نے جن باتوں کو محل اعتراض ٹھیرایا ہے
وہ عین حکمت ہیں۔ صـ۱۰۸

اعلان :- سراج منیر کے لئے پیشگی خریدار
بننے کے لئے تحریک صـ الف ۳۲۲

افاقۃ الموت :- آریوں کا یہ اجتماعی
جوش افاقۃ الموت کی طرح ہے۔ صـ۵۳

افلاطون حکیم کا خیال تھا کہ سب روحیں
انسانی روح کی مانند قابل بقا ہیں۔
صـ۱۰۵

اگنی پرمیشر کا بحوالہ رگوید جسم اور جسمانی
صفات صـ۱۳

پنڈت دیانند کا وید بھاش میں تسلیم
کرنا کہ اگنی سے مراد آگ اور وایو
سے ہوا ہے۔ صـ۹۱

النبرا لارڈ کی لیڈی کا ذکر صـ۶۶

امثال دیکھو ضرب الامثال

انبالہ میں بابو محمد صاحب اور منشی عبد الحق
صاحب کو اپنا روپیہ لینے کے لئے
میاں فتح خاں کی معرفت پیغام بھیجنا
اور بابو محمد کا جواب دینا کہ میرا کچھ
قرضہ نہیں بطور امداد دیا ہے اور
منشی عبد الحق صاحب کا اپنے پانسو
روپیہ کے متعلق جواب دینا کہ قرض
نہیں آپ اس سے رسالہ سراج منیر
چھاپیں۔ صـ۲۴-۲۵

اندر :-
١- بحوالہ رگوید پرمیشر اندر کا سوم کا
عرق پینا اور کوشیکا رشی کے گھر
جنم لینا۔ صـ۱۳

٢- اندر اور اگنی کا وقت سے زمانہ
گذر چکا ہے۔ صـ۱۴

اندرمن مراد آبادی (منشی) ان کیلئے

چوبیس سو روپیہ بھیجا تھا۔ جب انہیں
سال ہی نشان دیکھنے کی دعوت دی
گئی تھی۔ ص۱۹۱

ب

بائیبل عیسائیوں اور یہود کی خانہ ساز دست
اندازیوں نے اس کے خوبصورت
چہرے کو خراب کر دیا۔ ص۷

برادر ہند رسالہ میں دیانند کے خلاف
مضامین۔ ص۷ حاشیہ

براہین احمدیہ میں وید کے چھپے ہوئے
عیب کھول کر رکھ دیئے ہیں۔ ص۱۴

بچہ:- بچہ کے دودھ پینے کی حقیقت
وہ صرف غذا کا طالب ہوتا ہے۔
خواہ نخواہ ماں کے پستان کا نہیں ص۳۰

بدھ جی نامی مشہور عارف پنڈتوں کے
سرتاج کی تحقیق کہ وید پرمیشر کا کلام
نہیں ہو سکتے۔ ص۶۲-۶۳

بشن داس (لالہ) انبالوی کو گذشتہ
حسابات صاف کرنے کے لئے خطوط
لکھے جو معترض نے اس کے صندوق
سے چرا لئے اور اس کی تفصیل ص۳۸

بنارس ہندوؤں کا دارالعلم یہ شہر شرک سے
بھرا ہوا اس میں بے شمار دیوتاؤں
کے بے شمار مندر بعض ہندوؤں کے
خیال میں اس میں مرنا سرگ میں پہنچا دیتا
ہے۔ ص۸۹-۹۰

بھاگوت گیتا:- دیکھو گیتا۔

بیکن وغیرہ حکماء کا قول ہے کوئی روح
ازلی نہیں صرف انسانی روح دائمی
بقا کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ ص۱۰۵

پ

پرمیشر:-
۱- رگوید میں پرمیشر کو بھی فریبی لکھا ہے۔ ص۴۲
۲- آریوں کے پرمیشر کی حقیقت۔ ص۶۹

پیشگوئیاں:-
۱- جلسہ عام میں قسم دے کر لالہ شرمپت
کو پوچھا جائے۔ دیانند کے مرنے کی
خبر کئی دن پیشتر از موت بتلائی گئی
تھی۔ ص۱۷
۲- لالہ شرمپت کے بھائی پر ایک
مقدمہ کے انجام کے متعلق۔ ص۲۱
۳- دلیپ سنگھ کے سفر پنجاب میں ناکامی
کے متعلق۔ ص۲۱
نیز چند الہامی پیشگوئیاں مع گواہان

از آریہ سماج قادیان۔ ص ۵۵-۵۸

ت

تاریخ طبع مصنف:-

سیدے دکیک بود کہ موسیٰ شکار کرد

روحانی خزائن ص ۳۲۵

تبلیغ:- کلمہ حق سے خاموش رہنا۔ اور خداتعالیٰ نے جو صاف اور روشن علم دیا ہے۔ خلق اللہ کو نہ پہنچانا سخت گناہ ہے۔ ص ۳۰/۳۲۶

تراجم:- قرآن اور وید کے تراجم جو یورپین نے کئے ہیں صاف بتاتے ہیں کہ قرآن میں توحید اور وید میں شرک بھرا ہوا ہے۔ ص ۵۷

تفسیر آیت اعطیٰ کل شیء خلقہ ثم ھدیٰ۔ ص ۳۱

الحمد للہ رب العالمین کی لطیف تفسیر۔ ص ۷

تناسخ:-

۱۔ تناسخ کا اصل موجب روحوں کو محدود اور پرمیشر کو پیدا کرنے سے عاجز اور بالکل ناطاقت ماننا ہے اس پر وید کی اس دلیل کا جواب کہ اعمال محدود کی جزا بھی محدود ہی دی جاسکتی ہے۔ ص ۲۵

۲۔ تناسخ کے ماننے سے تمام مقدسوں اور برگزیدوں اور رشیوں کی بے ادبی ہوتی ہے۔ تفصیل ص ۲۵/۲

۳۔ تناسخ کے ثبوت میں ستیارتھ پرکاش کی یہ دلیل کہ پہلے بچہ کا اپنی پیدائش کے وقت اپنی ماں کا دودھ پینا پہلے جنم کے خیال کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کا منہ توڑ مفصل جواب۔ ص ۲۷-۳۳

۴۔ تناسخ سے یہ لازم آتا ہے کہ انسانی ضروریات کی چیزیں بھی بد عملیوں کی رہین منت ہیں۔ ص ۲۷

۵۔ تناسخ ماننے سے الٰہی قدرتیں اور حکمتیں باطل ہو جاتی ہیں۔ ص ۲۸

۶۔ خداتعالیٰ کی سچی توحید ہرگز تناسخ کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔ ص ۲۹

توحید:- فاضل انگریز ملینٹ لکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں توحید کو دوبارہ قائم کرنیوالے پیغمبر اسلام ہی ہیں۔ ص ۵۷

ج

جگن ناتھ ضلع بنگالہ میں ایک شہر ہے وہاں

مشہور مندر ہے۔ جس میں جگن ناتھ کی مورت نصب ہے۔ میلہ میں اسے بڑی رتھ پر رکھتے ہیں۔ اس رتھ کے پہیوں کے نیچے مرنے والے کو مہاتما اور مقدس سمجھا جاتا ہے۔ ص ۹۲/۲

جگن ناتھ کی رتھ میں تو ان کا جسم کچلا جاتا ہے مگر دیانندی وجود کی رتھ نے ہندوؤں کی سمجھ اور عقل کو کچلا ہے۔ ص ۹۲

جوالا مکھی کی آگ کروڑوں ہندوؤں کی نظر میں ایک بڑی بھاری دیوی ہے۔ ص ۸۵

ح

حقیقت:- کسی چیز کی حقیقت دریافت کرنے کا طریق۔ ص ۲۹

خ

خدا تعالےٰ:-

۱- جسم و جسمانی نہیں آیات قرآنیہ۔ ص ۷۲-۷۳

۲- ویدوں کی رُو سے خدا تعالےٰ ایک باریک جسم ہے۔ ص ۷۳-۶۹

۳- خدا تعالےٰ کے فعلوں سے ویدوں کی ہدایت کچھ مطابقت نہیں رکھتی۔ ص ۷۹

د

دشمن:- ہم دشمنوں کے وجود کو بھی خالی از حکمت نہیں سمجھتے۔ شمع صداقت کے لئے پروانوں کی بھی ضرورت ہے۔ آفتاب کے دشمن بادل اور غبار بھی اسی کے پروردہ ہوتے ہیں۔ ص ۵۲

دُعا:-

۱- ویدوں کی دعاؤں کا نمونہ رگوید سے سارے دشمنوں کو مارنے اور ان کے مال لوٹ لینے کے متعلق ص ۵

۲- الہامی دعاؤں کا ظہور میں نہ آنا اس الہام کے جھوٹے ہونے کی نشانی ہے ص ۱۴

دعوت:-

۱- سرمہ چشم آریہ میں چہل روزہ اشتہار میں نشان نمائی کے لئے دعوت کا ذکر۔ ص ۴۲

۲- مصنف اشتہار سرمہ چشم آریہ کی حقیقت اور فن فریب غلام احمد کی کیفیت کو چالیس دن تک صحبت میں رہنے کیلئے دعوت اور اس کے لئے بقیہ شرائط۔ ص ۴۹

دلیل وہ ہوتی ہے جس کے مقدمات

ایسے بدیہی الثبوت ہوں کہ جو فریقین
کو ماننے پڑیں۔ ص۱۰۱

دھرم جیون رسالہ میں پنڈت دیانند
کے خلاف مضامین۔ ص۲ ح دیکھو "وید"

دیانند پنڈت:-

۱۔ دیانند کے نزدیک ہندوؤں کے
اوتار برے اور باوا نانک فریبی ٹھگ
اور مکار تھے۔ ص۲ ح

۲۔ دیانند خود دنیا طلب فریبی تھے ماں باپ
سے بھی فریب کیا۔ عقل کے موٹے،
زود رنج۔ نیوگ کے قائل تھے۔ ص۲۶ ح

۳۔ دیانند نے وید کا آخری نچوڑ یہ چھوڑا
کہ جیسے پرمیشر خود بخود ویسے ہی
دنیا کا ذرہ ذرہ خود بخود۔ ص۲۴

۴۔ دیانند نے آخر کار یہ کہا کہ اب میرا
ایمان ویدوں پر نہیں رہا۔ بحوالہ دھرم
جیون۔ ص۳۳

۵۔ دیانند مشہور ہو گیا کہ رکابی مذہب
ہے تفصیل بحوالہ دھرم جیون ۱۸۸۳ء
ص۴۳

۶۔ دیانند کی موت کا اصل موجب ذلتیں
ہی تھیں۔ جو یک بیک اس کو اپنی کرتوتوں
سے اٹھانا پڑیں۔ ص۴۳

دیانندی:-

۱۔ دیانندی فریبوں کا ثبوت اور ان کی
اخلاقی حالت بحوالہ رسالہ "سمر موچھیدان"
اور بعبارت "متر" و رسالہ "برادر ہند"
و "دھرم جیون" اور منشی اندرمن
کی سنیاسی کی قلعی کھولنے کی دھمکی و
دیانندی فریبوں کا ایک رسالہ
مؤلفہ پنڈت جگن ناتھ ص۴۲-۴۴

۲۔ دیانندی فریب کا نمونہ۔
ستیارتھ پرکاش میں پنڈت دیانند
کا لکھنا کہ آریوں کو ہندو نام جو اصل
میں فارسی لفظ ہے جس کے معنے
چور کے ہیں مسلمانوں نے بطور تحقیر دیا
ہے۔ مقصد یہ تھا تا ہندو لوگ مسلمانوں
سے ناراض ہو کر آریہ کہلانے لگیں۔
اس کے رد میں مؤلف نے ایک مضمون
۱۸۸۱ء یا ۱۸۷۹ء میں پرچہ اخبار
وکیل ہند امرتسر میں لکھا تھا۔ اور
ایک ہندو مہیش چندر نامی نے
رد لکھا۔ اب پادری ٹامس ہاول نے
جو مضمون لکھا ہے۔ وہ بعینہٖ درج کیا
گیا ہے۔ حاشیہ متعلق ص۴۲ شحنہ حق
ص الف تا د روحانی خزائن ص۳۲۵-۳۴۸

دیانندی فرقہ کی خطرناک پالیسی یعنی لاجواب ہونے کی حالت میں قتل کی دھمکی دینا۔ ص ۴/۴

ر

ربّانی کلام :۔ دیکھو کلام ربّانی

رسالہ :۔

۱۔ ماہواری رسالہ "قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ" نکالنے کی وجہ۔ ص ۱۰۹

۲۔ اس میں قرآنی طاقتوں اور صداقتوں کو ہر ماہ بیان کر کے ویدوں سے بھی ایسے ہی علوم اور معارف کا مطالبہ کیا جائے گا۔ ص ۷۱۰۱۵۱-۱

۳۔ آریوں کے رسالہ ماہ فروری ۱۸۸۴ء مطبوعہ چشمہ نور امرت سر کا راقم یا مہتمم صرف لیکھرام ہی نہیں بلکہ اصل بانی مبانی قادیان کے آریہ ہیں۔ ص ۱

۴۔ رسالہ "فن فریب غلام احمد کی کیفیت" کے مؤلف کا دروغ بے فروغ ص ۵۹

رُوح :۔

۱۔ پنڈت دیانند کا مذہب۔ روح کا اوس کی طرح گھاس پات پر گرنا۔ اور پھر کسی عورت کا اسے کھا کر حاملہ ہو جانا اور یہ کہ روح ایک دقیق جسم ہے۔ ص ۳۳-۶۹

۲۔ روح و ذرات کو قدیم ماننے سے جو خرابیاں لازم آتی ہیں انکا ذکر۔ ص ۹۹

۳۔ پرمیشر کی روح اور دوسری چیزوں کی روحوں کا متحد الحقیقت ہونا بحوالہ یجروید۔ ص ۶۸/۴

۴۔ روحوں کے غیر مخلوق اور قدیم ہونے پر پنڈت لیکھرام کی دو دلیلیں اور ان کا جواب۔ ص ۱۰۱-۱۰۳

۵۔ روحوں کے معدوم ہوجانے یا باقی رہنے کے متعلق آریوں اور حکمائے یونان اور موجودہ فلاسفروں اور مسلمانوں کی رائے۔ ص ۱۰۵-۱۰۷

س

ساگنک ہندوؤں کے آتش پرست فرقوں کو کہتے ہیں۔ ص ۸۳

ستیارتھ پرکاش :۔

۱۔ آریہ اس کا بھی اردو ترجمہ شائع نہیں کرتے۔ ص ۷

۲۔ اس میں نیوگ کا ذکر۔ حاشیہ ص ۷

سخت الفاظ:۔

۱۔ شحنہ حق میں فریق مخالف کے حق میں سخت الفاظ استعمال کرنے کی وجہ عام اطلاع۔ ص ب/۳۲۵

۲۔ راستی کو تہذیب اور نرمی سے بیان کرنا ہمارا شیوہ ہے۔ ص ج/۳۲۲

سخت کلامی:۔ دیکھو زیرِ "مؤلف"

سرمہ چشم آریہ:۔

۱۔ اس نے آریوں کو وہ کاری زخم پہنچایا جس کا کچھ ماہ کے بعد بدزبانی اور افترا بیانی جواب ملا۔ ص۱۷

۲۔ اگر سرمہ چشم آریہ کا رد لکھتے اور منشی جیون داس اس رد کی صحت و کمالیت پر قسم کھانے کو تیار ہو جاتے تو ہم حسب وعدہ خود پانچسو روپیہ دیدیتے ص۱۸

ش

شحنۂ حق:۔

۱۔ اس رسالہ میں بعض سخت الفاظ واقعی صحیح اور اپنے محل پر چسپاں ہیں۔ اور ہماری کانشنس اور حفظ مراتب کے جوش نے پسند نہیں کیا جو سفلہ مزاج اور گندی طبیعت کے لوگوں کے لئے وہ آداب استعمال کریں جو ایک شریف مہذب جنٹلمین کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ص ب/۳۲۵

۲۔ چار پانچ گھنٹے میں یہ رسالہ تیار کیا گیا۔ ص۸

۳۔ اس کا نام شحنہ حق رکھنے کی وجہ۔ ص۸

۴۔ اس کا ظریفانہ نام۔ آریوں کی کسی قدر خدمت۔ ان کے وید دانی و نکتہ چینیوں کی کچھ ماہیت۔ ص۸

شرمپت (لالہ) آریوں کے اشتہار میں لالہ شرمپت کی طرف جو یہ منسوب کیا گیا۔ کہ وہ مرزا کے دعوے الہامات کو مکر و فریب سمجھتا ہے اور کسی الہام یا پیشگوئی کا گواہ نہیں۔ لالہ شرمپت کا حلفیہ اس سے انکاری ہونا۔ ض ۲۰-۲۱

ض

ضرب الامثال:۔

بزرگی بعقل است نہ بسال۔ ص۶۵

تین بلائیں اور رلاجی باغ میں۔ ص۵

دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالہ۔ ص۵

سر جٹے کو ڈنکھٹے۔ ص۵۹

گوسالہ ما پیر شد گاؤ نشد ص۶۶

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ ص۱۵

ع

عالم ان چیزوں کا نام ہے جو معلوم الحدود ہونیکی وجہ سے ایک صانع محدود پر دلالت کریں اور لفظ عالم اسی معلوم الحدود ہونے سے مشتق کیا گیا ہے۔ ص۷

عرفان :- عرفان حقیقی باتفاق جمیع عارفین اس معرفت تامہ کا نام ہے جو قال کو حال کے آئینہ میں دکھلاوے۔ اور علم الیقین کو حق الیقین تک پہنچاوے۔ ص۸

ق

قتل :-

۱- آریوں کی طرف سے مؤلف کو قتل کی دھمکی بذریعہ گمنام خطوط و اشتہارات۔ ص ب/۳۲۵

۲- قتل کی دھمکی اور ۲۷ جولائی سنہ ۱۸۸۶ء سے تین برس تک ہماری زندگی کا خاتمہ بتلانا۔ ص۴۸

۳- مؤلف کی طرف سے قتل کی دھمکی کا جواب :- (الف) ہم انکی قتل کی دھمکیوں سے نہیں ڈرتے اور زبجز ارادۂ الٰہی قتل کر دینا ان کے اختیار میں ہے۔ ص۲

(ب) ایک جان کیا اگر ہماری ہزار جان ہو تو یہی خواہش ہے کہ اس راہ میں فدا ہو جائے۔ حاشیہ ص۳ و ص۱/۴

(ج) اگر ہم مرگئے یا کسی آریہ کے ہاتھ سے مارے گئے تو اس سے ہمارا نقصان کیا ہے۔ ص۳/۴

(د) اے آریہ ہمیں قتل سے مت ڈراؤ ہم ان ناکارہ دھمکیوں سے ہرگز ڈرنے والے نہیں۔ جھوٹ کی بیخکنی ہم ضرور کرینگے۔ اور تمہارے ویدوں کی حقیقت ذرہ ذرہ کرکے کھول دیں گے۔ ص۴/۴

۴- آریوں کی طرف سے پنڈت شیو نرائن اگنی ہوتری کو قتل کی دھمکی ان اظہار خیالات کی بنا پر (۱) وید کم فہم لوگوں کے خیالات ہیں۔ (۲) نیوگ (۳) بحوالہ آریہ درپن اور اپنی تحقیق کی بنا پر لکھا کہ دیانند جی ہندو اوتاروں کو بُرا کہتے ہیں اور باوا نانک رح کا نام فریبی مکار اور ٹھگ رکھتے ہیں۔ ص۶-۴/۴

قدیم :- کسی چیز کا محض قدیم ہونا کوئی دلیل فضیلت نہیں۔ بزرگی بعقل است نہ بسال۔ ص۶۵

قرآن شریف :-

۱- تمام مسلمان قرآن شریف کا ایک حصہ حفظ کرتے ہیں۔ بچے۔ عورتیں اور مرد

ہزاروں کی تعداد میں حافظِ قرآن ہیں ص۵
۲- قرآن شریف کے متعلق آریہ کی ہرزہ سرائی ص۱۱
۳- قرآن شریف کا ربانی صفات بیان کرنے میں
کوئی کتاب مقابلہ نہیں کرسکتی۔ ص۱۳
۴- قرآن شریف ایک معجزہ ہے۔ ص۱۶
۵- قرآن شریف کی دو آیتوں لاتسجدوا
للشمس ولا للقمر واسجدوا
للہ الذی خلقھن اور آیت
ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان
وایتائ ذی القربیٰ کا مضمون
سارے وید سے کوئی نہیں دکھلا سکتا۔ ص۲۵
۶- قرآن شریف کی صد ہا روحانی خاصیتوں
میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سچے پیرو اسکے
ظلی طور پر الہام پاتے ہیں۔ ص۴۷
۷- قرآن شریف کی پہلی آیت الحمد للہ
رب العالمین ہی خدا تعالیٰ کو جسم جسمانی
ہونے سے پاک قرار دیتی ہے۔ ص۷
۸- قرآن شریف کی مثال بمقابلہ وید و بائبل
ایک مکان ہے۔ ص۱۰
۹- قرآن شریف کے نزدیک خدا جسم و
جسمانی نہیں مع آیات قرآنیہ ص۷۲-۷۳
۱۰- قرآن شریف نے توحید سکھائی- انگریز
مصنفوں کا اقرار۔ ص۷

قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ ماہوار رسالہ
نکالنے اور اس میں سب سے پہلے بتائینگے
کہ خدا تعالےٰ کی صفات کاملہ اور یہ کہ
وہ جسم و جسمانی ہونے سے منزہ ہے
قرآن میں صحیح اور کامل طور پر پائی
جاتی ہیں یا وید میں۔ ص۱۲
قسم کا نمونہ جو لالہ شرمپت عام جلسہ میں پیشگوئیوں
سے متعلق شہادت دینے کے وقت
اٹھائیں گے۔ ص۵۸

ک

کتاب الٰہی :-
۱- کتاب الٰہی کا فرض ہے کہ وہ معارف دینی
کو حسب ضرورت تفصیل و توضیح سے
بیان کرے۔ ص۳۵
۲- کتاب الٰہی اور رسول کی علت غائی- ص۷۹
کلام اللہ وہی ہے جو الٰہی طاقتیں اور برکتیں
اور خاصیتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ ص۴۷
کلام ربانی ۱- اس شناخت کرنے کی تین علامتیں
(۱) ذاتی خوبیاں اندرونی خاصیتیں اور
برکتیں بےنظیر ہوں (۲) خدا تعالےٰ کے
قول و فعل کا تطابق ہو (۳) کامل معقول
کے معلوم کرنے کیلئے ہمیں بھی روحانی ہیبل

بخشا گیا ہے جس سے معلوم کر سکتے ہیں کہ کونسی صفات شان خدا کے لائق اور کونسی منافی ہیں۔ ص۶۷

۲۔ یہ تینوں علامتیں وید میں نہیں پائی جاتیں۔ ص۷۸-۸۱

کھڑک سنگھ (پنڈت) جو قادیان آئے بحث کی جواب سے عاجز آ گئے دنیا طلبی کی وجہ سے اسلام تو قبول نہ کیا مگر قادیان سے جاتے ہوئے وید کو سلام کر کے اصطباغ لے لیا اور اشتہار دیا کہ وید علوم الٰہی اور راستی سے بے نصیب ہیں اور خدا کا کلام نہیں۔ ص۳۴

گ

گائے:۔ ایک گائے کا گوشت کھانا منوسمرتی اور ویدوں میں نہ صرف جائز بلکہ موجب ثواب قرار دیا گیا ہے۔ پہاڑی راجے جوالا مکھی اور دوسری جگہوں پر دیویوں کو خوش کرنے کیلئے ابتک قربانیاں کرتے ہیں۔ مع حوالجات ص۷۶

۲۔ پروفیسر ولسن لکھتے ہیں وید کے زمانہ میں علم طور پر گائے کا گوشت کھایا جاتا تھا۔ ص۷۶

گناہ۔ سب سے بڑا گناہ کلمہ حق سے خاموش رہنا اور حق کا خلق اللہ کو نہ پہنچانا ہے۔ ص۲۲۲ ج

گوتم رکھی۔ ویدوں کو سراسر دور از صداقت اور طفلانہ خیالات سمجھتے تھے بحوالہ نیدہ شاستر ص۳۳

گیتا (بھاگوت) سے ویدانت مت والوں کی تائید کہ پرمیشر آپ ہی خالق اور مخلوق ہے۔ ص۱۰۶

ل

لعنت۔ اگر مؤلف رسالہ سرمہ چشم آریہ کی حقیقت برائے امتحان چہل روزہ کیلئے نہ آئے اور بھاگ جائے اور اس پر دس لعنتیں ہونگی۔ ص۵

لیکھرام (پشاوری) ا۔ لیکھرام کے گندے خطوط ص۳۲۵ ب اطلاع عام۔

۲۔ لیکھرام کا قادیان آکر لاثمرہیت کو بھگانا کہ وہ شہادت الہامات سے انکار کر دے۔ ص۷۱

۳۔ لیکھرام پشاوری کے علم اور عقل کا نمونہ (الف) تکذیب براہین احمدیہ مؤلفہ لیکھرام پر مختصر سا تبصرہ اور بطور نمونہ ایک دو باتوں کا ذکر۔ ص۱۰۱

(ب) لیکھرام کی روحوں کے غیر مخلوق ہونے پر اس دلیل کا جواب کہ جب روحیں نہ تو ترکیب پذیر اور غیر منقسم چیز ہیں۔ تو ان کی پیدائش کس طرح ہوئی۔ لہذا ثابت ہوا کہ روحیں انادی ہیں۔ ص۱۰۰-۱۰۴

دوسری اس دلیل کا جواب کہ روحوں پر

عدم نہیں تو حدوث بھی لازم نہیں ہوتا۔ ص۱۰۷-۱۰۸

م

محسن کی شکرگذاری۔ ہم محسنوں کے شکرگزار ہیں ایسا ہی گورنمنٹ برطانیہ کے کیونکہ بڑا بدذات وہ شخص ہے جو اپنے محسن کا شکرگذار نہ ہو۔ ص۳۲

مرید کامل وہ ہے کہ ہوبہو اپنے مرشد کا روپ بن جائے۔ ص۸۷

مسلمان روح کو من حیث الذات واجب البقا نہیں مانتے بلکہ خاص ربانی عطا نے انسانی روح کو تعبد ابدی کی مصلحت سے خلعت دائمی کا بقا بخشا ہے۔ ص۱۰۷

مسیح علیہ السلام کا قول ہے کہ نبی بے عزت نہیں مگر اپنے وطن میں پر میں کہتا ہوں کہ نہ صرف نبی بلکہ بجز اپنے وطن کے کوئی راستباز بھی دوسری جگہ ذلت نہیں اٹھاتا۔ ص۳۲۶

مصلح ربانی۔ ۱۔ مصلح ربانی کے ظہور کیوقت باطل پرستوں کے اشتعال کیوجہ ص۱

۲۔ مصلح ربانی کے مخالفین کی مخالفت کا طریق پہلے گالیاں پھر بہتان اور بیجا الزامات پھر قتل ص۱

۳۔ مصلحین کے مقابلہ میں جاہل ہمیشہ سختی کرتے اور آخر انکی زندگی ہی کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ص۲

منو سمرتی جو ایک طرف ویدوں کا بھاشی اور دوسری طرف آریوں کی سوشل لائف کی تاریخ ہے۔ اس میں سے حقوق العباد کے کچھ نمونے۔ ص۹۷

مؤلف رسالہ شحنہ حق۔ ۱۔ مؤلف کی طرف سے قتل کی دھمکیوں کا جواب۔
دیکھو زیر "قتل"

۲۔ مؤلف کے حق میں آریوں کی سخت کلامی اور بدزبانی ص۱۱ و ۲۷

۳۔ مؤلف پر بیہودہ نکتہ چینیوں کا جواب ص۱۶۔ دیکھو اعتراضات۔

۴۔ مؤلف کیطرف سے سخت کلامی اور بدزبانی کا جواب ہم مجازی حکومتوں کی طرف رجوع کرنا نہیں چاہتے۔ اور اپنا اور اپنے بدگو کا فیصلہ احکم الحاکمین پر چھوڑتے ہیں۔ ص۲۳

۵۔ مؤلف کی آریہ مت کے خلاف تحریروں اور مناظرات کا اثر ص۳۴ دیکھو زیر کھڑک سنگھ۔

ن

ناستک مت والوں کا عقیدہ ہے کہ موت کے ساتھ ہی روح معدوم ہو جاتی ہے

نجات کی اصل جڑ اور نور نجات کیا چیز ہے؟ جواب ص۲۶

نصیحت:- ہم وطن آریوں کو نصیحت کہ اس سرحدی شخص لیکھرام یا لیکھراج سے پرہیز رکھیں کہ اس کے ساتھ انکی در پردہ خط و کتابت اچھی نہیں اسکی تحریریں جو ہمارے نام آتی ہیں سخت خطرناک ہیں ص ۳۴۴/۲ روحانی خزائن۔

نکتہ چینیاں:- مؤلف پر نکتہ چینیوں کا جواب ص ۱۶ دیکھو اعتراضات۔

و

وب الیگزنڈر رامرکن کا خط مؤلف کے نام ص ۲۶-۲۷/۲ نیز دیکھو حاشیہ متعلق ص ۲۴

وب کا خط اور اس کا جواب از مؤلف انگریزی مع اردو ترجمہ روحانی خزائن ص ۴۳۹-۴۴۴

الوداع:- سوئے ہموطنوں ہم تمہیں عنقریب الوداع کہنے والے ہیں۔ ص ۳۴۴/۲ روحانی خزائن

وقت شناس:- خدا کی سچی اطاعت اور نوع انسان کی حقیقی بھلائی وہی شخص بجا لاسکتا ہے جو وقت شناس ہو ورنہ نہیں۔ ص ۳۰

ولسن پروفیسر کی رائے ویدوں کے زمانہ کے اصل باشندے اور تھے جو ویدوں کے دیوتاؤں کو نہیں مانتے تھے۔ اس وجہ سے ان میں باہمی جنگ رہتی تھی۔ ص ۶۲

وید - ۱ - (الف) تراجم - ایک طرف تو آریہ لوگ وید کا اُردو ترجمہ نہیں کرتے۔ اور انگریزی اور اُردو تراجم جو محنت اور کوشش سے کئے گئے ہیں ان تمام کو افترا اور جعلسازیاں کہتے ہیں۔ ص ۷

(ب) اسکے مقابلے میں دیکھو قرآن شریف۔ ص ۵

(ج) نمونہ کے طور پر رگوید کا ترجمہ بھی شائع کردیں۔ ص ۴ (د) آریوں کی وید کا ترجمہ شائع کرنے سے ہچکچاہٹ ص ۶-۷

ترجمہ شائع کرنا ابھی مصلحت نہیں۔ ص ۸

۲- وید کتنے ہیں۔ دیانند نے کبھی چار وید بتائے کبھی بائیس چوبیس۔ ص ۷ حاشیہ

۳- وید میں پرمیشر کے جسم اور اس کی جسمانی صفات کا ذکر بحوالہ رگوید۔ ص ۱۳

۴- وید صرف اس زمانہ کے موٹے اور پست خیالات ہیں جب آریوں میں ہنوز مخلوق اور خالق میں تمیز کرنے کا مادہ پیدا نہیں ہوا تھا اور عناصر اور اجرام سماوی کو خدا تعالیٰ کی جگہ دی تھی۔ ص ۱۴

۵- یہ دعویٰ کہ وید علوم و فنون کا حامل ہے

(الف) اسکے متعلق آریوں کے لائق پنڈت دیانند نے جو ستیارتھ پرکاش میں ویدک فلاسفی بیان کی ہے اس کا نمونہ۔ ص ۲۴-۲۷

(ب) یہ دعویٰ ویدوں کے لئے عزت کا موجب

نہیں بلکہ باعثِ رسوائی و ذلّت ہے۔ ص۲۵

(ج) ویدک فلاسفی کا نمونہ۔ مسئلہ دائمی وجوب تناسخ ص۲۵ حاشیہ۔ دیکھو تناسخ۔

۶- ویدوں میں بجز مشرکانہ تعلیم کے کوئی معرفت اور حکمت کا بیان نہیں اور اس کا ثبوت۔ ص۳۱

۷- ویدوں میں سے قرآن مجید کی دو آیتوں کا مضمون بھی نہیں دکھایا جا سکتا۔ ص۳۵

۸- ویدوں کی دعاؤں کا نمونہ۔ ویدوں نے بجز گالیوں اور بدزبانیوں کے اور کیا سکھایا۔ ص۴۵

۹- وید کے رشی الہام الٰہی اور قبولیت الٰہی سے بالکل خالی تھے جنکی ہزاروں دعائیں اُلٹی پڑیں۔ ص۴۶

۱۰- ویدوں کی قدامت کی تردید۔ ص۶۳–۶۵

۱۱- ویدوں کی تالیف کا زمانہ یورپ کے محققین نے چودھویں صدی قبل مسیح قرار دیا ہے اور اسکی دلیل جو سرایڈورڈ کالبرک نے دی ہے۔ ص۶۳–۶۴ حاشیہ

۱۲- رگوید کے متعلق پروفیسر ولسن اپنے ترجمہ میں لکھتے ہیں اوّل اشٹک کے ۱۲۱ منتروں میں سے ۳۷ منتر اگنی کی تعریف میں اور ۴۵ میں اندر کی حمد برنت ہے اور شرتیاں۔ ص۸۳–۸۸

۱۳- وید کی بزرگی ثابت کرنیکا اصل طریق۔ دیکھو کلام ربانی

۱۴- وید کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ پرمیشر کروڑہا قدیم اور انادی اور غیر مخلوق وجودوں میں سے ایک وجود ہے جو وجوب ہستی میں انکے مساوی کا اور قدیم ہونے میں ان کے برابر اور باعتبار وجود انتشار کے ان میں سے نہایت کم ہیں۔ ص۶۷

۱۵- ویدوں کے ترجمہ کے متعلق مؤلف کی تجویز۔ انگریزی گورنمنٹ لوگوں کو دھوکہ سے بچانے کیلئے ایک سوسائٹی کے ذریعہ ایک کمیٹی سے وید کا اُردو ترجمہ کرادے جسمیں آریہ کے لائق ممبر اور چند فاضل برہمو اور انگریز بھی ہوں۔ ص۶۷

۱۶- ویدوں کی ہدایت خدا تعالیٰ کے فعل سے کچھ مطابقت نہیں رکھتی اور اس کا ثبوت۔ ص۷۹–۸۰

۱۷- وید کی تعلیمیں ہماری کانشنس اور نورِ قلب سے مطابقت نہیں رکھتیں اور اس کا ثبوت۔ ص۸۱

۱۸- ویدوں کی کچھ ماہیت اور انکی تعلیم کا کسی قدر نمونہ۔ رگوید سے بعض شرتیاں جن میں اگنی اور اندر دیوتا کی تعریف کی گئی ہے۔ ص۸۳–۸۸

۱۹- ویدوں میں دیوتا پرستی کی تعلیم ہے یا توحید کی تین باتوں پر غور کرنے سے یہ مشکل بآسانی حل ہو جاتی ہے ان تین باتوں کا ذکر۔ ص۸۹–۹۱

ویدانت :-

۱- یجروید کی شرتیاں جن سے ویدانت کے مسائل نکالے گئے۔ حاشیہ ص۹۹

۲- ویدانتی فرقہ کا یہ مذہب ہے کہ ہر ایک روح پرمیشر سے ہی نکلا اور پھر پرمیشر میں ہی گم ہو جاتا ہے۔ ص۱۰۷

ھ

ہجرت۔ ارادہ ہجرت۔ اب ہم اپنے پیارے زاد بوم قادیان کو مصلحت مذکورۂ بالا کے لحاظ سے چھوڑ کر کسی دوسرے شہر میں جا کر سکن اختیار کریں۔ اور اسکی وجہ۔ ص۳۳ ص۳۲۶ روحانی خزائن

ہندو۔ ۱۔ ہندو تاریخ کے بہت کچے۔ کوئی قول و فعل انکا دروغگوئی یا بیہودہ مبالغات سے خالی نہیں۔ ص۶۵

۲۔ عام ہندوؤں کا وید وید کرنا اُسی وقت تک ہے جبتک انہیں ویدوں کے مضامین کی خبر نہیں۔ ص۵۷

۳۔ ہندوؤں کی ویدوں سے یہاں تک بے خبری ہے کہ گائے بیل کا نہ مارنا بھی ایک مذہبی عقیدہ سمجھا گیا ہے۔ ص۵۷

۴۔ ہندو نام کے متعلق محققین کی تحقیق۔ ص ب و ج مع حاشیہ روحانی خزائن ص۲۳۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

انڈکس

حقانی تقریر بر واقعہ وفاتِ بشیر

المعروف بہ

سبز اشتہار

الف

آیاتِ قرآنیہ - واذا اظلم علیہم قاموا - ص۱۲
وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ - الی - المھتدون - ص۱۵/۲

ابتلاء :-

۱- انبیاء اور اولیاء پر سخت اور پے در پے ابتلاء آتے ہیں - ان کو ذلیل اور تباہ کرنے کے لئے نہیں بلکہ قبولیت کے بلند مینار تک پہنچانے اور الٰہی معارف کے باریک دقائق سکھانے کے لئے - ص۱۱-۱۳

۲- حضرت داؤدؑ اور حضرت مسیحؑ اور آنحضرتؐ کی دعائیں جو ابتلاء کی حالت میں کیں - ص۱۲-۱۳

۳- انبیاء اور اولیاء کی تربیت باطنی اور تکمیل روحانی کے لئے ابتلاء کا ان پر آنا ضروریات سے ہے گویا ان ربانی سپاہیوں کی روحانی وردی ہے - ص۱۳

اتمام حجت - اتمام حجت کیلئے مختلف فرقوں کے سرگروہوں کو بذریعہ اشتہار و خطوط آپکے دعویٰ الہام اور مکاشفات کو آپ کی صحبت میں رہ کر آزمائش کی دعوت - اب علماء کو دعوت - ص۲۳

اجتہادی غلطی :-

۱- پیشگوئیوں میں اجتہادی غلطی محلِ نکتہ چینی نہیں ہو سکتی - کیونکہ اکثر نبیوں اور اولوالعزم

رسولوں کو اپنے مجمل مکاشفات اور پیشگوئیوں
کی تعیین میں ایسی غلطیاں پیش آتی رہی ہیں۔ صفحہ ۵ و ۹ و ۱۰
۲۔ اجتہادی غلطیوں کی مثالیں توراۃ اور انجیل سے
حاشیہ صفحہ ۵ و ۷ و حاشیہ صفحہ ۲۲
۳۔ اجتہادی غلطی نفسِ الہامات و مکاشفات میں
نہیں ہوتی۔ صفحہ ۱
۴۔ اگر اجتہادی غلطی قابلِ الزام ہے تو یہ الزام
جمیع انبیاء، اولیاء، علماء میں مشترک ہے۔ صفحہ ۲۰
اسلام کی اعلیٰ درجہ کی خصوصیت یہ ہے کہ سچائی
سے اس پر قدم مارنے والے مکالماتِ خاصہ الہٰیہ
سے مشرف ہوتے ہیں جو سچی اور حقیقی پیروی
رسول اللہ کی کرتے اور نفسانی وجود سے نکل کر
ربانی وجود کا پیراہن پہن لیتے اور نئی زندگی
پاتے ہیں۔ صفحہ ۲۳
اسلام کی فتح حقیقی اس میں ہے کہ ہم اپنا
تمام وجود خدا تعالیٰ کے حوالہ کر دیں اور ہم
ایک نئے آدمی ہو جائیں یہی فتح حقیقی ہے
جس کے کئی شعبوں میں سے ایک شعبہ مکالمات
الہٰیہ کا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اس فتح
کے دن نزدیک ہیں۔ صفحہ ۲۴

الولد سر لابیہ کی تشریح۔ صفحہ ۹

الہام:۔
۱۔ متعلق بشیر اوّل۔ انا ارسلناہ شاھدًا
و مبشرًا و نذیرًا کصیّبٍ من السماء
فیہ ظلمات و رعد و برق۔ کل شیءٍ
تحت قدمیہ اور اسکی تشریح۔ صفحہ ۱۶-۱۷
۲۔ بیعت لینے کے متعلق الہام۔ اذا عزمت
فتوکل علی اللہ واصنع الفلک باعیننا
ووحینا الذین یبایعونک انما
یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ ۲۴
۳۔ خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے۔ ایک
دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا جس کا نام محمود
بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا
یخلق اللہ ما یشاء۔ حاشیہ صفحہ ۱۷
۴۔ الہامات صحیحہ و مکاشفات صادقہ۔ مؤلف
اب تک قریب سات ہزار مکاشفات صادقہ و الہامات
صحیحہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے مشرف ہوا۔ صفحہ ۳
انزالِ رحمت۔ خدا تعالیٰ کے انزالِ رحمت
اور روحانی برکت بخشنے کے دو طریقے۔
(۱) یہ کہ کوئی مصیبت اور غم و اندوہ نازل
کرکے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے
دروازے کھولے (۲) دوسرا طریقہ انزالِ
رحمت کا ارسالِ مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء
و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء اور ہدایت سے
لوگ راہِ راست پر آجائیں۔ سو پہلا طریق
بشیر اوّل کی وفات سے پورا ہوا اور دوسری

قسم رحمت کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ حاشیہ صفحہ ۱۶ تا ۱۷

ب

بشیر اوّل :-

۱۔ بشیر احمد (اوّل) کی پیدائش ۷ راگست ۱۸۸۷ء کو اور وفات ۴ رنومبر ۱۸۸۸ء کو ہوئی۔ صفحہ ۱

۲۔ بشیر اوّل کی وفات پر اعتراض کا اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء و ۸ راپریل ۱۸۸۶ء و ۷ راگست ۱۸۸۷ء میں لکھا تھا۔ کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت و دولت ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی اور اس کا جواب۔ صفحہ ۱ و ۲ و ۳

۳۔ بشیر اوّل کی وفات پر لیکھرام کا اعتراض اور اس کا جواب کہ جس قدر اس عاجز کی طرف سے اشتہار چھپے ہیں۔ ان میں سے کوئی شخص ایک حرف بھی پیش نہیں کر سکتا۔ جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہو کہ مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا تھا جو فوت ہوگا۔ صفحہ ۲ و ۷

۴۔ بشیر اوّل کو ہم نے کبھی مصلح موعود اور عمر پانے والا قرار نہیں دیا۔ صفحہ ۳ و ۱۰ نیز دیکھو مصلح موعود۔

۵۔ بشیر اوّل کے الہامی نام یا صفات مبشر، بشیر، نور اللہ، صیّب اور چراغ الدین باران رحمت، ید اللہ، بجلال و جمال وغیرہ صفحہ ۴ و ۷

۶۔ بشیر اوّل کی وفات سے اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کہ بعض لڑکے کم عمری میں فوت ہوں گے پوری ہوئی۔ حاشیہ صفحہ ۱۸ و ۲۰

۷۔ بشیر اوّل کی وفات سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے الہامات کے ذریعہ پوری بصیرت بخشدی تھی کہ یہ لڑکا اب فوت ہو جائیگا اور اس کے متعلقہ الہامات۔ صفحہ ۱۵ و ۱۶

۸۔ بشیر اوّل کی وفات سے خدا تعالیٰ کا انزال رحمت اور روحانی برکت بخشنے کا پہلا طریق پورا ہوا۔ حاشیہ صفحہ ۱۶

۹۔ بشیر اوّل جو فوت ہوگیا بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔ حاشیہ صفحہ ۲۱

بشیر ثانی :-

۱۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء تک پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ حاشیہ صفحہ ۷

۲۔ بشیر ثانی جس کا دوسرا نام محمود ہے جو اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا اس کے ذریعہ دوسری قسم رحمت کی جو ارسال مرسلین و نبیین وائمہ و اولیاء و خلفاء ہے پوری کی جائیگی۔ حاشیہ صفحہ ۱۷

۳۔ بشیر ثانی مصلح موعود کا ایک نام ہے۔ صفحہ ۲۱/۲

۴۔ بیعت لینے کے متعلق الہام صفحہ ۲۴

پ

پسر متوفّٰی۔ دیکھو بشیر اوّل۔

پسر موعود:۔ دیکھو مصلح موعود

پیشگوئیاں:۔

۱۔ پیشگوئیوں میں اگر کوئی اجتہادی غلطی ہو بھی جائے تو وہ محل نکتہ چینی نہیں ہو سکتی۔ صفحہ ۵

۲۔ (الف) پیشگوئی مندرجہ اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ پہلے بشیر کی نسبت ہے اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر سے متعلق ہے۔ صفحہ ۱۷ حاشیہ

(ب) بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفّٰی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا صفحہ ۲۱ حاشیہ

۳۔ دوسرے بشیر اور محمود کی پیدائش کے متعلق پیشگوئی۔ صفحہ ۱۷/۲

۴۔ الہام فیہ ظلمات و رعد و برق۔ میں ظلمت کے بعد روشنی آنے کے متعلق پیشگوئی صفحہ ۱۷

۵۔ پیشگوئی مندرجہ اشتہار ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء پر مخالفین کی نکتہ چینی کہ پہلے لڑکی کیوں ہوئی لڑکا کیوں نہ ہوا۔ پھر لڑکا ہوا تو صغر سنی میں کیوں فوت ہو گیا۔ اور اس کا جواب۔ حاشیہ صفحہ ۱۹-۲۰

ت

توکّل علی اللہ:۔ ہمارا اپنے کام کیلئے تمام و کمال بھروسا اپنے مولیٰ کریم پر ہے۔ ہم سب سے اعراض کرکے اور غیر اللہ کو مُردہ کی طرح سمجھ کر کام میں لگے ہوئے ہیں۔ صفحہ ۱۸

ع

علماء:۔

۱۔ بعض اہلِ علم اصحاب کا ناصحانہ مشورہ کہ سلسلہ قبولیت ادعیہ و الہامات و مکاشفات ایک ظنی اور شکی چیز ہے اور ان کا جواب کہ یہ ان کی بڑی بدقسمتی ہے کہ وہ اپنی اس نہایت خطرناک بیماری کو پوری صحت خیال کرتے اور جو حقیقی صحت و تندرستی ہے۔

اس کو بہ نظر توہین و استخفاف دیکھتے ہیں۔
ص۱۹

۲۔ علماء کی قابلِ رحم حالت کا ذکر اور انہیں دعویٰ الہام و مکاشفات وغیرہ کے پرکھنے کے لئے دعوت کہ وہ کچھ مدت آپ کی صحبت میں گذاریں۔ ص۲۳

۳۔ علماء کو فتح صوری کی طرف تو ضرور خیال ہے۔ مگر جن باتوں میں اسلام کی فتح حقیقی ہے۔ ان سے بے خبر ہیں۔
ص۲۳-۲۴

ف

فطری استعدادیں:۔ بنی آدم کے بچے طرح طرح کی قوتیں ساتھ لے کر آتے ہیں۔ خواہ بڑی عمر تک پہنچ جائیں۔ یا خوردسالی میں فوت ہوجائیں۔ جیسے ابراہیم ابن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسی طرح وہ بچہ جسے خضر نے قتل کیا تھا۔ ص۸

ل

لیکھرام:۔ پنڈت لیکھرام نے بشیر اوّل کی وفات پر اشتہار ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء

کا اقتباس نقل کرنے میں صریح خیانت کی۔ حاشیہ ص۱-۲

مصلح موعود

۱۔ پسر متوفی (بشیر اوّل) کو ہم نے کبھی مصلح موعود اور عمر پانے والا قرار نہیں دیا۔ حاشیہ ص۳ و ۱۰

۲۔ اگست ۱۸۸۶ء کے اشتہار سے ظاہر ہے۔ کہ ہنوز الہامی طور پر یہ تصفیہ نہیں ہوا۔ کہ آیا یہ لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے۔ یا کوئی اور ص۲ و حاشیہ

۳۔ پسر موعود ۹ برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ ص۲ح

۴۔ اجتہادی طور پر گمان کیا جاتا تھا کیا تعجب کہ مصلح موعود یہی لڑکا (یعنی بشیر اوّل) ہو۔ ص۳-۱۰

۵۔ اگر ہم قیاسی طور پر پسر متوفی کو مصلح موعود اور عمر پانیوالا قرار دیتے تو بھی وہ اجتہادی غلطی ہوتی۔ ص۹

۶۔ مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی۔ دیکھو پیشگوئی۔

۷۔ مصلح موعود کے الہامی نام۔ فضل،

محمود - بشیر ثانی - فضلِ عمر ص۲ حاشیہ

مکاشفات والہامات -

مؤلف اب تک قریب سات ہزار مکاشفات اور الہامات صحیحہ سے خداتعالیٰ کی طرف سے مشرف ہوا ہے۔ اور آئندہ عجائبات روحانیہ کا ایسا بے انتہاء سلسلہ جاری ہے۔ کہ جو بارش کی طرح شب و روز نازل ہوتے رہتے ہیں۔
ص۲۰-۲۱

وحی :-

علم وحی بھی منجملہ علوم کے ایک علم ہے ص۱۱
ولایت اور اسکے لوازم کا یقین ضروریات سے ہے ولایت نبوت کے اعتقاد کی پناہ اور نبوت اقرار وجود باری کیلئے پناہ ہے پس اولیاء انبیاء کے وجود کیلئے میخوں کی مانند اور انبیاء خداتعالیٰ کا وجود قائم کرنے کے لئے مستحکم کیلوں کے مشابہ ہیں - ص۱۵

تمت

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین